باسمہ سبحانہ تعالیٰ

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ رسولہ وآلہ الطاہرین واصحابہ المہدیین کی بہ

مختصر وافی الہدایہ ماحی الضلالۃ

مولفہ ضعیف العباد شیخ امداد کمترین زلہ خواران خوان نعمای ہدایۃ و
ارشاد مولینا واولینا جناب مجلسی زمان محیی طریقہ حقانیہ اثنا عشریہ جناب
مولوی محمد باقر صاحب دام برکاتہم … تکذیب انکار و اقرار
شیخ حمید بخش عرف شیخ حیدر علی صاحب منتہی الکلام کے مناظرہ و مباہلہ
سے دوسری دفعہ باضافۂ تفصیل ضروری و تصحیح لابدی ظہور
فریب شیخ مرقوم درباب مواہیر وغیرہ مراتب موضحہ تتمہ انجلای
روسیاہی اختیار علی فرار و بروز اعذار
مثل اعذار بارده شیخ فاره خبر
جنین کا اثر … شیخ فاتر کے

مطبع الہدایۃ نو مرزا … میں باہتمام بندہ ضعیف العباد مرقوم الصدر ماہ رجب سنہ … ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اما بعد

حال انکار و فرار مولوی شیخ حیدر علی صاحب منتہی الکلام از مباہلہ بمقابلہ جناب مولوی سید حب علیخان بہادر ذریت خاص جناب حیدر کرار غیر فرار نفس حضرت خیر الانام علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام

ماہ شعبان ۱۲۹۲ ہجری میں حال انکار شیخ صاحب موصوف مباہلہ سے بمقابلہ جناب سید صاحب ممدوح بعد تحریر جناب سید صاحب موصوف و تحقیق از بعض عمائد شہر اس حقیر طابع نے لکھا اور کبھی خلاف بھی اوسکا تا تشریف داشت سید صاحب موصوف نہیں سنا بلکہ سنا تھا کہ شیخ صاحب اور اہل محلہ اونکی بہت دردناک اور نادم تھے اب بعد آٹھویں مہینے انکار کے یہہ نتیجہ پیدا و نمودار ہوا کہ چند ورق محتوی تکذیب اوس خبر کے جو کہ یاد دلاتی ہیں حال نکات اعمال قرطاس قصۂ اقتلوا و اقتلوا کو دیکھنے میں آئی ہی از انجملہ اس بات سے بہت ندامت انکو بلکہ تمام اونکی اہل ملت واحدہ کو ہوئی تھی سو بعد کونسل و کمیٹی کے اس بات پر اجماع ہوا کہ ایک اس قسم کی تحریر چھاپ دیجیے جس سے عوام میں باعث رفع ندامت ہو سو حقیر طابع نے بھی اوسی دیکھا چونکہ منصب وقایع نگار کا لکھنا ہی خبر کا ہے اور ظاہر ہو اور ہر چند بفحوای قضیۂ مشہورہ الخبر یحتمل الصدق والکذب ہر ایک خبر ذو احتمالین تصور کیجا سکتی ہے لیکن حقیر کی تحقیق و رای میں خبر ثانی یعنی نتیجہ نگارش نمونہ اہالی دلالت وہ اہل شعور سند جب اوراق مرقومہ بعد آٹھ مہینے کے اب پیدا ہوا بیشک فاسد معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر یہہ مادہ کچھ بھی بینک صلاحیت و اصالت رکھتا ہوتا تو اوسی وقت بمجرد طبع و اجرا یا حقیر کو آگہی دیجاتی یا اخبار تحت اختیار میں بعض صاحب ہیں اون کے اہل محلہ واحدہ کے جنکی شہادت تا تکلف ان اوراق پر مثل شواہد صدیقین لکھوا ثبت ہی یا اوسی زمانہ میں چھاپ دیئے جاتے جو کہ اس سے بڑھ کر تنوع موضوعہ انکار علم فرستادہ اعلانی بڑی طمطراق سے جاری کر چکے ہیں اور الغیاث و فریاد تک نوبت ہو نہچا چکے ہیں اور جتنے دار اونکی اختیار میں تھی کلمہ گویان حق پر سب حکمنوں سے

سے ختم کر چکے ہین کہ یہہ نہایت ایک بڑی ہی بات ہی جس سے صاف بناوٹ اس تکذیب کی بہی عقلا و ماہرین پر کالشمس فی وسط
النہار ظاہر و آشکار ہوتی ہی چنانچہ ایک صاحب نے دیکہتے ہی کہا کہ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد اور سنا گیا کہ گو ایسیان
جن لوگون کی خاتمہ براہین ادنمین سے بہی بعض سے خلاف دعوی مدعی انواع و اقسام سے حالات اصلی ظاہر ہوئے ہین
اور قلعی کہلتی ہی چنانچہ بعض تحریرین صاف باظہار عدم حضور جلسہ جا گوئیگو اور بعض کے تقریرین محتوی تہولی تہہ تحریر اونکی
دیکہی اور سُنی جاتی ہین بلکہ بعض کہتے ہین کہ ہمنے مضمون اوراق نہین دیکہا اور اسی جہت سے شیخ صاحب سے ترک
ملاقات ظاہر کرتے ہین والعہدۃ علی الراوی بیا و نکا دین ایمان جانے کہ ظاہرا یہہ ہر ہنگامہ ف وسطی دعوے عوام کالانعام
کے ہی بلکہ اگر حلف ان لوگون کی روبرو حکام ہو وین تو یقین ہی کہ سب اہل ہوا ہیر موافق دعوے مدعی یعنے نفی انکار پر متفق اللفظ
ہرگز حلف نہ ادا کرین چنانچہ سب کے تحریرات و تقریرات سے یہہ بات ثابت ہی اور بعض ناقلین و عقلا کی یہہ رای ہی کہ سوا انون مین
جو کچہہ حاکم ذی شعور ہو نکال لے سو نکال لے یا طرف ثانی جو قلعی کہولدی سو کہولدے ورنہ ادای شہادت تو مثل شہود اہل
مقام جواب نفی وجود جواب مین روبرو جناب امیر جمل و رشیل اہل حمص بتصدیق مدعی جمل روبرو امیر او نو صاحب نسبام
برابر متفق اللفظ ادا ہون لیکن انہین اہل ہوا ہیر ین سے بعض ایسے ہین کہ خود روبرو بعض علما ید گے صاف ایسی
کلام اقرار کر چکے ہین کہ ہم ہزار آدمی مین کہدینگے کہ شیخ صاحب نوک دُم مباہلہ سے بہاگ گئے تو البتہ انجام کو ساری
قلعی او منعت کاری ظاہر ہو جاویگی لیکن غالب تر پہلے صاحب کے رای معلوم ہوتی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ بعض
بعض اہل ہوا ہیر اب بہی عجیب عجیب تقریر و تحاریر ظاہر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمنے تو شیخ صاحب کے تقریر تنہا فکر یا ہمہ
گردی یعنے غائبانہ بعد از رسید صاحب ظاہر کرگئے تہی کہ مجہی انکار نہین الامان الحفیظ العیاذ باللہ العزیز بفحوی المضمون مصراع
جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی نہ تہان علما کا یہہ حال ہے تو وای بر جہلا یہہ تو ہی بیان اون معاون جنون کا اور جنکی ایمان
ناقص اس جہت کہ بہی بالیقین فساد و کذب پر اس نتیجۂ بعد بحث ماہی کے حکم کرتے ہے اور یہی اس جہت کہ مرزا احمد حسین خان
وغیرہ چند صاحب مستثنین جو خاص جلسہ کی اقربای خاص جناب مفتی صاحب سے تہے جنکا ذکر اوراق مرقومہ مین نہی ہی کسیکی مہر نہین
بلکہ جنکا وجود بہی نہین تہا اونکی مُہرین ہین اور علاوہ اسکی فساد و کذب و بہتان اسکا اس جہت سے متیقن ہوتا ہی کہ حقہ جا بجا
مفصل چہاپنے والا اشاعیہ کرنیوالا ہی اوسکا جو کہ سید صاحب نے لکہا اور لوگون سے جو کچہہ تحقیق ہوا اگر یہہ صاحب بہید مینی اوسیوقت اوسی
بہی اوسی طرح عمل مین لاتا آگے رہنت و دروغ بگردن اُدی جانا جاتا جناب ہوا اونہون نے خامہ جراز اخلاق لکہا مین سے

بہی اوسی طرح لکہا ان بزرگوارنے مجہہ بیقصور کو ان کلمات سے یاد فرمایا اور وہ بہتان و افترا بے اصل لگائی کہ کوئی عامی
و بازاری بہی نکری یعنے آپ روب لکہتے ہین کہ طابع لب الزامات شیخ صاحب کے جلا ہوا ہے اسلئے جہوٹی بات بنائی اور انکی
طرف منقصت بہاگئی اور عدم فہم کی لگائی حالانکہ شیخ جیو حقیر کے شکل و صورت و قد و قامت تک بہی نہین جانتے او
پہچانتے کیونکہ کبہی ملاقات تک بہی نہین نہ خط و کتابت تو الزام یعنے جہ ظاہر خاصہ ہو رہا اس کمیٹی کا ہی کہ ابہی تو کاذب
کہا ہی کل کو ساحر فرما دینگی آخر کو ہذیان بتلاوینگی شاید اسپر نازان ہونگی کہ کوئی نالش بہی ایسی نسبت کاذبہ کذبیکے
نکریگا تو دعوی دسمس کروالینگے کیونکہ گہمنڈ بر کثرت و اجماع امثال شواہد جواب کے اور حکومت مصداق من لم یحکم بما انزل
اللہ نازان ہین جو بدگوئی سے تخویف و ترہیب کلمہ گویان حق کو کام فرماتے ہین غافل از مضمون صداقت مشحون لا تخشوا
الناس واخشون ولا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون نہین جانتے کہ مولانا
نے مومنین و المتقین یعسوب الدین قاتل الکفرہ امام البررہ ابو تراب جان خرب اللہ مصداق اذلۃ علی المومنین و اعزۃ علی
الکافرین ہمیشہ توکل بر خدا رکہتے ہین اور بتحوائے قل الحق فی الامن والخوف ولا تخش الا اللہ محض نظر برضا معبود داشتہ
رسول محمود و اہل بیت مسعود و اصحاب خیر جر دو دہ و غیر محدثین جس مقام پر جس طرح مامور ہین یعنے جہان جہاد اصغر
مامور ہین وہان اوس سے اور جہان صبر و تحمل وغیرہ مرتبہ سنن انبیا جہاد اکبر کے مامور ہین وہان اوس سے بحکم فی الصحاح الی
ملام بقحوای لا یخافون لومۃ لائم خواہ بسکوت خواہ للہ نمائش و احتجاج خلق محمدی بقحوای و جادلہم بالتی ہی احسن بمقتضائے
اوقات مامورہ و مستنبطہ نص و حدیث کی ہی کوتاہی نہین کرتے ہمیشہ مضمون ایاک نعبد و ایاک نستعین ملحوظ و پیش نظر رہتی و للہ
در القائل ؎ اگر تیغ عالم بجنبد ز جای :: نہ برد رگی تا نہ خواہد خدای ❊ المختصر جب خاص مجہہ پر بہتان مین صرفہ نہین کیے حاضر و موجود
بہی تو بقحوای مضمون مصراع ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا :: یہی حال نفی و انکار و فرار کا بلکہ تمام مضامین کاذبہ بر غائبین کا
خیال کیہ جاتا ہی اور آیہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہی بالاتر اس جگہ کوئی جواب حقیر کے نزدیک بہتر نہین کہ بقیاس خستہ دل سے یہی بات بر جاری
ہوتا ہی۔ اگر شیخ جیو صاحب کے نسبت کوئی بات حقیر طابع نی جہوٹ بنائی ہی تو اونکو لازم تہا کہ ننگ و بنیاد لکہنے اس خبر کے حقیر سے
پوچہتے اگر مین اونہین لہر تک پہونچا دیتا تو مجہہ پر ورنہ اون لوگون پر جنہون نے حقیر نے تحریرا یا تقریرا خبر بائی تہی فورا نالش
کر دیتی اور چونکہ بعض ہندوستانی اہل دول و حکومت باہر قوانین اپنی شواہد امثال شواہد جواب سے ہین اگر شیخ جیو سچ منکر
ہوتے تو اٹہہ بیہتے تک کب چپکی بیٹہتے اور نہ تو ہمنے نام بہی بتلا دیا اگر سچے ہین تو اصل خبر دہندہ پر نالش کرین کیونکہ اسکے گواہ

گواہ تاب ہے تصریح صاحب تحفہ مثل لُنی جواب اگر گذرائین گے تو ادا و احیاء سنت عدول بہشتیون معرکہ جمل کے خیال کر سکتے مین
نہیں تو خاص و عام مین صاف فطرت اور کذب کا رقمی بہتان شعار شیخ صاحب ظاہر ہے اور قطع نظر اسکی بہی اگر سچی تہی تو فوراً شیخ
مولوی سید رجب علیخانصاحب کے یہہ اوراق کیون جاری کئے جواب فطرت سے جاری کئے گئے کہ عنوان پر ماہ شوال لکہا اور جاری
کئے تا کہ لوگ ناواقف دہوکا کہاوین کہ قریب زبان اجرای خبر انکار صرف تین مہینے یہہ نتیجہ فاسدہ ظاہر ہو گیا تہا کہ منہ
آہستہ لوگون مین اب رونما ہوا اور مسابلت اہل مطیع سی عرصہ تین مہینے کا کہنچا لیکن یہہ بہی کچی سمجہ کیونکہ عقلاء ماہرین
جانتے ہین کہ ایک ہفتہ عشرہ مین ایک ہزار کاپی تک اُن اوراق معدودہ کی چہپ سکتے تہے الحق. الحق ابلج والباطل لجلج اور یہہ
بہی کہ اتنا آپ سے باہر کیون ہو گئی کہ ایسی منہیات کذب و فحش مندرجہ اوراق کو کام فرمایا البتہ بقول شیخ صاحب یہان
اتنا لکہا گیا تہا کہ انکار مباہلہ کم از فرار جہاد نہیں سو فرار عن الجہاد بہی ونکی لئے کچہہ نئی بات نہیں کیونکہ اونکی مقتدا اون
سے ہوتی آئی ہے عین اداے سنت جماعت فارہ کہا چاہیے اور عدم فہم کے نسبت بہی ونکی لئے کچہہ قابل ایسی برا ماننے کے
بات نہیں او نہیں بقولہ خلیفہ کل الناس افقہ حتی المخذرات فی الحجال ہر وقت پیش نظر رکہنا چاہیے مگر یہہ صفت
فظاظت و غلاظت زیادہ پسند خاطر ہے علمای عدالت مآب کو دقت غیظ و غضب اتقا و پرہیزگاری حفاظت جاتے
لیکن ظلا آپ کو ہر طرح اتقا سے نفرت ہی۔ سُنا گیا کہ اصل بات یہی کہ مدت تک بعد شغور و اجماع تمام مواد افترا و بہتان
و اتہام و خیالات خام کا جو جو کہ لکائے گئے مین بقول شخصے دم پخت کیا گیا لیکن بقول مشہور دروغی را نمی باشد
فروغی آٹہوین مہینے جو بروز کیا تو پہر بہی وہ مادہ فاسدہ خام کا خام ہی رہا علاوہ اسکی برخم نواہی اوامر آیات
و احادیث لا تسبوا الذین یدعون من دون الله الآیہ اور بئس الاسم الفسوق بعد الایمان
الآیہ اور لا تسبوا اباءکم اور لا تکونی فاحشۃ الحدیث اور ارشاد ہدایت بنیاد الصالحون لله والطالحون لی
وغیرہا مصرحہ صحاح و شرف نبوہ ورد و باب غیرہا کے اکثر الفاظ فحش و کریہہ غلیظ و سب و شتم جابجا و اموات سادات کرام مومنین
آل یسین (بلکہ معاذ الله اس سے بڑہ کر) بے محابا اوراق مرقومہ مین دیکہے گئے کہ نمونہ مصدقہ ہی اسکی پیشینگوئی حرکات
کا خدا محفوظ رکہی ہر بشر کو اس بلا و غضب الٰہی سے جسکی ہر ایک عاقل زیادہ تر خیال کر سکتا ہے کہ جس شخص کو ارتکاب مین ایسے
منہیات خدا و رسول کے پروا نہیں تو اسکو صادق اللہجہ نہین خیال کر سکتے ہان وہ لوگ معاذ الله ایسی کو بہی صادق اللہجہ خیال کر سکین جو
مداح قاتلان اور لاعنان نفس و آل رسول مقبول کو صادق اللہجہ ممدوح جانین اور کلہم کو عدول اور معاذ الله یزید کو خلیفہ کہین

خلفای اثنا عشر رسول مقبول کو سمجھیں اور مرید ہوں اونکی جو مستحسن جانیں بحاذ اللہ مقتول قتل الحسین بسیف جدہ کو اور مولائے
مومنین مخاطب بخطاب سید عرب و عجم نفس رسول مقبول کو رعیت اور اغیار کو انکا حاکم و بادشاہ اولی بالتصرف سمجھیں اور حاربان
نفس رسول کو جنتی جانیں اور ہر نیک و بد کے پیچھے نماز جائز جانیں اور سیدۃ النساء عالمین جگر گوشہ رسول امین کا قول
نامعتبر اور گواہی اہل بیت کو رد کریں اور بشیر انصاری یا جابر وغیرہ غیر اہل بیت کے تنہا قول پر اعتماد اور بلا گواہ برادر
روپیہ بیت المال حقوق اہل بیت و اہل اسلام میں سے حوالہ کر دینے پر اور قرآن جلانے پر ممدوح جانیں اور تابعین و رسول
جانیں اور خود توڑ تاڑ ہی لینا اور قشقہ لگا لینا تک مقام خوف و مجبوری میں جائز جانیں اور پیغمبر کے لئے خوف قوم جنات سے جائز
نفس رسول کے نا درست چھوڑنا تعمیر بنای ابراہیمی کی حدیث کریں اور پھر تقیہ کو نفاق کہیں کہ کیفیت اس مقال صدق مآل
کے ناظرین بخاری و کرمانی و شرح بخاری و تہذیب الکمال و تاریخ الخلفاء و غنیہ و جمع بین الصحیحین حمیدی وغیرہ کتب احادیث و
رجال اوٹھا سکتے ہیں جس شخص کو شوق احقاق حق منظور ہو تو کتاب بہجۃ البرہان و تکسیر الصنمین مرزا ابو علیخان مرحوم عماد الاسلام
جناب مولینا مولوی دلدار علی صاحب و طعن الرماح جناب مولینا و مقتدانا مجتہد العصر در رد باب کید صاحب تحفہ و رد باب مطاعن
مولفہ مفتی محمد قلیخان مرحوم سیف صارم جناب مولینا مولوی محمد باقر صاحب اور رد منتہی الکلام یعنی فتح الکلام مولفہ مولوی
صبغۃ اللہ صاحب ازیں جن جن کے جواب میں آجتک قلم ہاتھہ میں لیتے ہوئے اتباع نواصب و شیوخ فارہ کے ہاتھہ کانپتے ہیں
دیکھیں تو حق و باطل اور درست و دروغ و علم و جہل ہوا بان باب مدینۃ العلم قایل سلونی اور تابعان جاہلان کلالہ و
اباً و قایل اقیلونی کا کالشمس فی وسط النہار ظاہر ہو انکار ہو المختصر کہ اوراق مکذبہ انکار خود کا بہ معلوم ہوتے ہیں —
علاوہ اسکی مناظرہ مذہبی میں کلمات فظاظت و غلاظت عامیانہ جو اوسمیں ہیں اونمیں بھی بہت بہتان اور تحریفیں
مصداق یحرفون الکلم عن مواضعہ اور کلمات بازاری ہیں معانیونکی ہیں کر اونکا جواب اس جگہ مفصل لکھنا بلا اعادہ انکے
کلمات کا خلاف رای سلیم سالکان صراط مستقیم اور منافی وضع و غرض مطبع ہی جو کہ واسطے تہذیب اخلاق اور ایتلاف
ہر ذی اختلاف کے ہے اور حتی الوسع کلمات مہذبہ و صادقہ اور نصایح اسی قسم کے اوسمیں چاہتیں اور اوراق مرقومہ میں
اگر گویا نمونہ ہے صحیفہ قاطعہ اور فرمان حکومت ثالثہ کا :: در باب امورات مذہبی بھی نہایت بہتانکاری اور کذب شعاری پائی
جاتی ہے اور بہت خیانت کاری کلام عامیانہ و بازاری بلکہ بہت تعجب تھا بعضے مہروں سے کہ باوصف مندرج ہونے
ایسی الفاظ فاحشہ و کریہ کے ایسے صاحبان علم و فضل نے کیونکر ایسے کاغذ پر مہر کی لیکن سنا گیا کہ بعض اونمیں سے

ظاہر کرتے ہین کہ ہمنے ایسے لفظ نہین دیکہی اور نہ ہین کے جو کہ فتو و نیز جاری ہو اور فی الحقیقت دیکہا جو جاتا ہی تو مہر مشتبہ
بعض فتاوی کا غذ دیگر برخلاف ہی مہر مشتبہ خاتمہ اوراق مجریہ مرقومہ کے سبحان اللہ یک شد دو شد اور بعض تحریرات سے
ظاہر ہے کہ شیخ صاحب نے ایک کاپی اخیر رسالہ پر اپنے نام سے لوگون سے مہر کروائی چنانچہ ہمنے تمام قلمی اونکی خود اونکی
اصل سواہیر سے کہلوا دیا ہے کہ صاحب حکیم احسن اللہ خانصاحب اور غلام نجف خان صاحب نے اپنے ہاتہ سے لکہدیا کہ شیخ جیو
اپنی رسالہ کی ایک کاپی ورق اخیر لائی تہی اور ظاہر کیا تہا کہ مینے یہہ رسالہ واسطی اعلان معتقدات اپنی کے سبا لکہ کے واسطے
لکہا ہے سو بپاس خاطر اور بنظر صدقیت اونکی تقریر کے ہمنے مہر کردی اور سوا اسکی اور کچھہ حال کسی مضمون کا جو رسالہ مین درج
ہو مطلق معلوم نہین غرض اس سے یہ ظاہر ہی کہ شاگردی کے رسالہ پر مہر اپنا ہونیہ ظاہر کرنے دوسرا جعل ہے کیون نہو
نمونہ ہین اقبلوا اقبلوا کے دیکہین گے ناظرین کہ تفصیل ان مراتب کی انشاء اللہ ظاہر ہوگی الیانی حال ہے شیخ جیو صاحب
کے مکاتیب وغیرہ تمام باتونکا خیال کیا چاہیے کہ کہین کہتے ہین سبحان علینی نکویون قائل کیا کہین معاذ اللہ جناب
مجتہد العصر کے جناب مین کچھہ کہتے ہین درحقیقت اون تمام باتونکا یہ ایک نمونہ ہی وہان کا حال جو اگر کوئی سنے تو
معلوم ہو کہ قبلہ و کعبہ مجتہد العصر کے حضور مین شیخ جیو صاحب کے موہنہ سے بات بہی نہین نکلتی تہی اور سبحان علینی ان
صاحب سے ہمیشہ الزام کہاتے رہتے تہے بلکہ یہہ اونہین کے ضربونکا نتیجہ ہے کہ اتنا قلم پکڑنا بہی نصیب ہوا جناب سید
اسمعیل حسین صاحب منیر کے تحریر کو کوئی دیکہی تو روشن ہووے کہ مضامین خطوط جناب خانصاحب مرحوم کے سید صاحب
ممدوح اور مولوی احمد حسین خان بہادر شیخ جیو کس کس منت و سماجت سے سمجہے ہیں آج جو خانصاحب مرحوم سے میدان خالی پایا تو یہہ
دُہر بنگے ہانکتے ہین اور مومنی کے حق مین کس کس کلمہ کریہہ سے جہک مارتے ہین کہ ایسے کلمات علما و شرفا کو شعرا اور عرفا
زبان پر لانے ممنوع ہین عوام مذہب حقہ سی جو جو بک جہک کرتے تہے اوسکا حال کوئی لکہنو مین جا کے پوچھے
حتی کہ اسی قسم کے بہتانون سے مثل طریدہ مشہور مطرود ہوئے اور یہان جو الزام کہائی اور برخلاف اوسکی مضامین کاذبہ لکہوائے
اور بہی اوراق دیباچہ منتہی الکلام مین جو جو کارستانی لسنت فرمائی مرقومہ الصدر کا مہی لا انشاء اللہ تفصیل اسکی
طالبین منصف پر قریب ہے ظاہر ہوگی غرض بہتان و افترا مین اس زمانہ مین آپ یکتا بلکہ ثانی علی بن جہم قرشی ہین جسکی صفات
باب کید صاحب تحفہ مین کوئی دیکہے تو کیفیت اچہا ہی کہ صاحب کاتین آپکے مطابق اوراد خصلت کے ہین خاصۃ ایسے صاحبون
کا یہہ ہے کہ عوام بیچارے جنہین اصلا و مطلقا کتابون سی خبر نہین علم سے اثر نہین اون مین یا اپنے بچگانون مین دہہ کر دہی

ہاں دونی دس کتابونکا نام شیعونکی لکھدیا وہ غریب کیا جانین کہ سچ مضمون شیعونکی کتابونکا ہی یا اونکی اپنی ترا اختراع
و خراش و تحریف ہی چنانچہ اکثر جگہ اسی طرح حوالہ دیکر طمطراق کردیا ہی کوئی ہار فتح الکلام رد منتہی الکلام کو دیکھی تو
کو الیف ظاہر ہون اس عجالہ مین گنجایش اوس تفصیل کی نہین اور ایسی بچکانو نکو دہوکا دیا جاتا ہی کہ منتہی الکلام کا
جواب نہین ہوتا اور بہتیری عبارتین اور مضامین خود انکی اپنی کتابونکی ہین اور کوئی علمای شیعہ مین سے ایسی بات
نقل لایا ہی یہہ اپنی شرح روسی جنابنکو اونہین سے منسوب کرتے ہین چنانچہ ماہرین اور ناظرین کتاب سقیفۂ ابوبکر جوہری
کی جان سکتے ہین کہ جو خلاصہ مضامین ارشاد جناب سیدۃ النساء حق الیقین مین درباب ارث و حقوق وغیرہ
مرتے کے منقول ہی ابوبکر جوہری سے تو لازم ہی کہ جو کلمات نسبت اہل حق کے اوس مضمون پر لکھی ہین وہ
اسی ابوبکر جوہری وغیرہ محققین کو فرماوین لیکن دیکھہ لین کہ وہ ہمنام کسکے ہین المختصر یہ مختصر جواب بھی شیخ جیو کا ہوگیا اور
قلعی بہی کہل گئی کہ حضرت کے یہہ کہتک ہین فریب کار ہوئین وقس علی ہذا بہتیری حدیثین ہین کہ اونکی بعرض سے حقیقت اونکی اور معانی
اونکی جو ظاہر ہوتے ہین یہہ صاحب تحریف خلاف اونکی دہوکا دینی کو عوام کالانعام کے برخلاف ظاہر کردیتی ہین بہلا غضب خدا
بقول انہین ان سچی منکر پڑے کون عاقل باور کرسکتا ہی کہ شیعہ لوگ منکر ہونگی جناب سیدۃ کے اہل بیت ہونے سے جنکی آل عبا و
اہل بیت ہونے پر اپنے جان تک کہپاتی ہین اور آیۂ تطہیر مین سوا رسول مقبول اور جناب معہ وجہ اور اونکی شوہر و فرزند و دیگر
کے کسیکو نہین شمار کرتے غرض اسبار امیر و ہست شام امیرہ جمل کے عجیب عجیب خوارق ہین ـ اور شیخ نے بہی اس فن مین انکی
کم نہی کہ معاذ اللہ عبد اللہ سبا کو موجد و محدث مذہب شیعہ لکھہ گئی ہین تاکہ عوام لوگ مذہب شیعہ سے متنفر کرین حالانکہ
شیعہ ناجیہ اوس شقی پر ہزار دل سے نفرین کرتے ہین کہ جناب مولای مومنین نے اوسکی سزا دی ہی کیونکہ العیاذ باللہ وہ جناب
مولی کو خدا کہتا تہا بلکہ لقب شیعہ از روی احادیث کتب فریقین وسطی پیروان جناب مولای مومنین کے عطای نبوی ہی ہے
بتصریح ابن حجر وغیرہ انہین کے سرگروہونکی صواعق وغیرہ سے ظاہر ہی کہ پیغمبر نے تفسیر خیر البریہ مین فرمایا کہ یا علی خیر البریہ
تو اور تیری شیعہ ہین چنانچہ سلمان فارسی و عمار یاسر و مقداد و اباذر وغیرہم صحابہ کبار رض شیعیان علی آل اطہار کہلاتے
ہی جو ہمیشہ جان نثاری اہل بیت کے کرتے شیعہ اونکی جان نثار مین ماہران کتب تاریخ صفین جمل سب جانتی ہین کہ دشمنی
تمام دشمنان نفس رسول شیعیان عثمان کہلاتے تہے شیخ جیو شرماتی نہین بچکانو نکو یہہ نہین سناتی کہ لقب سنت و جماعت
دو نو ماہ یہ مثبون یعنی حارب نفس رسول و قاتل فرزند جگر گوشہ رسول مقبول کا ہستخد ہی کہ تفصیل اسکی ماہرین کتب تاریخ و حدیث

پر ظاہر ہی جسکے تفصیل دیکھنی ہو تاریخ الخلفاء و صواعق وغیرہ دیکھے المختصر کہ عبد اللہ سبا کا بہتان تابعان شیطان کا
احداث ہی غرض بات بنا لیتی بلکہ اپنی والونکی لکھین اور ونکو لگا دینی ان نیک صفات کو ادنی سی بات ہی چنانچہ معاذ اللہ ایک اونمیں سے
یہہ ہے کہ ثانی عطفہ صحیفہ قاطعہ مین معاذ اللہ لکھا ہی کہ نقل کفر کفر نباشد شیعہ لوگ نسبت ام المومنین کے تہمت زنا کی معتقد
ہین لا حول ولا قوۃ الا باللہ ایسی بات کے جواب مین جملہ لعنت اللہ علی الکاذبین کافی و وافی ہی واضح ہو کہ یہہ محض بہتان ہی عقاید
شیعہ پر عوام بے خبر از کتاب تو کیا جانین لیکن تہوڑا پڑہا لکھا آدمی بہی کتب عقاید شیعہ دیکہکر جہوٹے سچے کے منہہ مین شیرینی یا اور
کچھہ دی سکتا ہی تمام کتب عقاید موجود ہین بلکہ جو شخص کسی ام المومنین رض کے حق مین نسبت زنا کے اعتقاد کرے شیعہ کی نزدیک وہ مکذب
کلام خدا و رسول ص ہی مگر ہان خود انکی طرف اسطرح کے نسبت کوئی کرے معتقد است و صادق ہین معاذ اللہ نسبت دہندگان زنا کی
تو البتہ زیبا ہی کیونکہ یہہ بمقتضای حدیث موضوع کل صحابی عدول آن معتریان نسبت دہندگان کو بہی عادل جانتے ہین چنانچہ جو مختصر
احادیث صحاح ستہ دیکہی تو معلوم ہو کہ حسان بن ثابت اور مسطح اور مسماۃ حمنہ تہمت کنندہ تہے اس کام کے اور میان مسطح صاحب
فرزند ارجمند ہمشیرہ خالہ زاد تہی خود انہین کے بڑی ابو الفضل خلاف دستگاہ کے حق مین بمضمون اولو الفضل آیۃ قرآنی بہی عوام کے
بہلا نیکو ظاہر کرتے ہین گر ماہرین کتب تفاسیر و صحاح اس حال کو خوب جانتی ہین جتنی کہ فارسی خوان آدمی بہی مدارج النبوۃ مین دیکہہ
سکتا ہی لیکن مقام عبرت و افسوس ہے کہ یہہ سب بزرگوار باینہمہ کردار تو عادل گنی جاوین اور شیعہ بیچارے کہ تہمت کنندہ زنا
کو فاسق و کافر جانین وہ اس تہمت مین مبتلا ہون غرض دونو تابعون کو اسوہ ہی اپنی اپنی مقتداؤن سے انکی امیر شام خلیفہ پنجم
تہمت ترک دین و اذیت ام المومنین جو ارسید المرسلین کے گئے جناب نفس رسول ص کو نسبت کرتے تہی کہ مکاتیب سے ہویدا ہی بالاتفاق سو یہہ
شیعیان نفس رسول کو ایسی نسبت لگاوین الحق بکل تابع اسوہ فی متبوعہ غرض کہین کتاب کافی کتاب حدیث کو معاذ اللہ لال
کتاب تعبیر کیا جسمین قال اللہ وقال الرسول ص جا بجا اور مملو از احادیث مرویہ اہل بیت رسول مقبول ص جنکے لئے پیغمبر ص فرمادین اخذ
ثقلین کی یہہ حدیث صاحب تحفہ تک لکہتی ہین کہ اخیر زمانہ مین پیغمبر ص نے فرمایا انی تارک فیکم الثقلین فان تمسکتم بہما لن تضلوا
بعدی احدہما اعظم من الآخر کتاب اللہ و عترتی سو سبحان اللہ بیشینیون کا تو یہ حال کہ یہ عظمت کیے دونو کے ایک تو صدہا
آگ مین جلائے ایک کے یہہ عظمت کی کہ خود تو تخت سلطنت پر جلوہ فرما اور وہ بیعت کو طلب ہون رعایا مین اور پہر ہوئی ہی تابع
فرمان رسول ص در عظمت کنندہ آل رسول ص بلکہ اقرار زبانی غلامی تک کہ خط غلامی تک بچون سے لکہوا اور زبانی اقرار مولا علی،
اور خمس منفعت خدا و فرمودہ رسول ص تک اونکی بے عزتی اور بے ریتگی کے لئے ضبط اونکی اپنی احتمال جلب منفعت اونکا قوائی شہادت

نامسموع اور ایک صحابی کا قول تنہا مسموع غرض خوب مومنین عاملین آیات یاایہا الذین آمنوا لم تقولون مالاتفعلون
کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالاتفعلون ہین بسینیونکا یہہ احوال کہ منسوب کرین اپنی مذہب کو ائمہ اربعہ مستحد نہ کیسے اور دعوی تکرار و
گفتار مین بنسبت ذریت اہل بیت کے اتنی یہہ تو کوئی پوچہی کہ دعوی تو میان ابو حنیفہ کی شاگردی کا حضرت امام جعفر صادق
سے پہر سنیے کہلانا یعنے چہ خصوص این لب لباب اولوالالباب تیرہوین صدی والون کا یہ حال کہ کتاب احادیث مرویات کو
اون احد بما اعظم من الآخر کے یہہ عظمت کہ لال کتاب لقب دین جو کہ خاص کلمہ السنہ منکرین ولقب بو تہی کفار ہی اور اہل فارس کہ
جان نثار حیدر کرار اور دعا داده احمد مختار ہون بلقب آتش پرستی یاد کئی جاوین اور با وصف دعوی حفظ قرآن و اتباع
قائل حسبنا کتاب اللہ مضمون آیہ لاتنابزوا بالالقاب کو پس پشت کہین مگر یہہ بہی ادای سنت سمجہی ہونگی اونہین کے جو
سلمان فارسی وغیرہ کو اور حضرت ام المومنین ام سلمہ و صفیہ کو ذکور و اناث مقتدا انکی القاب کذائی سی یاد فرماتی تہی
جو مورد عتاب و خطاب آیات نواہی سورہ حجرات ہوئے ذرا دیکہین بخاری مین جسے اصح کتب بعد کتاب اللہ جانتی ہین بلکہ
نفس الامر مین تو فوق کتاب اللہ کہ جو حدیث اوسکی مخالف آیات قرآنی بہی ہو تو سر اور آنکہون پر ۔ چنانچہ وہ جناب امیر جو بتصریح
مفسرین و نقل شامل اہالی آیہ تطہیر قربے اور بخاری صاحب کتاب الاحکام مین معاذ اللہ تحت آیہ من یشاقق اللہ حدیث
کرین باب من شاق اللہ علیہ مین اور وہ مقبول حضرات تبعہ امیر شام فاعتبروا یا اولی الابصار لیکن حیرت پر حیرت یہ ہی کہ
اسی کتاب الاحکام مین پہلی حدیث ذیل آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم مین ہے کہ فرمایا رسول خدا کو جو
شخص ہمیری اطاعت کری اوسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے میری نافرمانی کی اوسنے خدا کی نافرمانی کی اور جسنے اطاعت
کی میرے امیر کی اوسنے میری اطاعت کی اور جسنے نافرمانی کی میرے امیر کی اوسنے میری نافرمانی کی آیا حضرات کسی حالت مین بہی
جناب امیر کو امیر جانتے ہین یا نہین کہ زمان مرتبہ چہارم کے جارہین منکرین امارت پر بہی جارہین مقاتلین علی کو عدو خدا
و رسول نہین سمجہتی ڈوب مرین چلنے بہر پانی مین کسی بات مین بہی بہدرک نہین سوائے اتباع ہوائے نفس کے مصداق
یتبعون اہواءہم کچہہ کام نہین رکہتے فبای حدیث بعدہ یومنون اسی غضب الہی اور غلبہ شیطان کہتے ہین کہ اب علی جیسا
امیر انکو عاصی خدا و رسول نظر آوے اور کچہ سمجہتے نہین کمر بستہ ہون الحق استحوذ علیہم الشیطان فانسٰہم ذکر اللہ بالجملہ آیہ وآخرین منہم لما
یلحقوا بہم کے نیچے ذیل سورہ جمعہ مین انکی بخاری مین ہے کہ سلمان فارسی اور انکی قوم یعنے اہل فارس کے کسقدر مدح کمال
کے او علیہ مرتبت ایمانی بیان فرمائی اور احادیث صحاح سی مدارج النبوة تک ہین کہ فرمایا تین دفعہ سلام علی ہمدان سو

سو یہہ مدعی ایمان اہل ایران کو آجتک آتش پرست تعبیر کرین اور سورہ حجرات کی آیات منہیہ سے مہجور اختیار کرین مگر
سو خشگی ایرانیون سے بسبب لا ولائی اونکی با مولا مومنین اور لڑائی با محاربین صفین خیال کیا چاہیے اغلب کہ سعید بن قیس ہمدانی
کے کلام سودت القیام بمقابلہ امیر شام جگر خراش و دلسوز مریدان و لشکریان امیر شام آجتک ناسور جگر ہین جو کہ سر معرکہ
بمقابلہ پور جگر خوار عم رسول مقبول ادا کئی تھے ۔ الم تران والدنا علی ۔ ابو حسن و نحن له بنون وانا لا نرید له سواه
۔ وذاك الرشد والحظ الثمين ۔ اور جو کہ تمام عمر بت پرستی کرتے رہے بلکہ مرتے دم تک بت گلے مین ڈالے مر گئے جیسا
مصابیح اور امان اہل وغیرہ مین موجود ہے چونکہ انکی تنقیص بولائے مومنین سے رکھتے ہین اونکی خطا بھی محتوی استحقاق ثواب
سمجھی جاتی ہے اور دیہودہ ہی علی ذل فاعتبروا یا اولی الابصار سکو نہایت نفرت و انکار ہے کلمات عامیانہ و خلاف آداب
اہل علم و غیرہ قرب سے نہین تو کیا خوب ہوتے کہ بخاری صاحب جو اونکو اسی طرح سفیہہ ملت سابقہ اونکی یاد کرتے او
جتنے معتقد اونکی سالہا سال بت پرستی مین پڑے رہے بوڑھے ہوئے انہین کے طرح ہم بہی یاد کرتے لیکن شرائط و علامات ایمان
سے ہی کہ آدمی وقت مخاصمت خوف خدا و تعمیل احکام خدا و خلق رسول خدا صلعم و آداب اخلاق ہاتھ سے مرعی رکھے ورنہ جیسے الفاظ
نسبت جناب سید حبیب علیخان سلمہ اور نسبت مسیحان علیخان مرحوم کے فحش آمیز کریہہ لکھی ہین کیا ہم نہین لکھ سکتے تھے ہی کہ وزیر خلیفہ
ثالث جناب مروان صاحب سے کیسی نسبت ظاہری و باطنی اونکو ہے ہم کیا باضافہ یائی نسبت تعبیر کرنا نہین چاہتے یا فلح کا
نام عمر بہر ہمنے نہین سنا یا کلمہ ہا اور وزن صیغہ جمع رجل نہین جانتے اور تصریح فیروز آبادی جو اشی شرح اسباب
وغیرہ ہمنے نہین دیکھے لیکن بفحوای الانار تیر شیح بما فیہ ۔ تنکو ہر کس بقدر ہمت اوست ۔ لازم ہے کہ شرم کرین مدعی
اسلام و ایمان اور ایسی کلمات نسبت ایسی کتاب و رکسی ممدوح رسالت مآب کے نہ کہین بقول مشہور تھا مین اپنی اللہ کو
ایسی زبان دراز اپنی اہل نحلہ کے نزدیک بہی اونکو ایمان ہے کہوتے ہے اگر بالفرض والتقدیر تمام کاغذ کتاب ہر رنگ
احمر یعنے سرخ یا مجدول بسرخی ہو یا کتاب مملو از روایات روات موسومہ و ملقبہ احمر یا حمیرہ ایسی ہو تب بہی کسی مومن متدین کے
مونہہ سے ایسا کلمہ نظر بپاس نام اہل بیت رسول و احادیث نامہا در رسول مقبول نہ نکلیگا علی الخصوص جبکہ بہترے حدیثین کافی
مین مطابق احادیث موجودہ بخاری کے ہین جیسی اصح کتب بعد کتاب اللہ وہ جانتی ہین تو ایسی کتاب کو ایسے لقب سے یاد کرنا محض شقاق
با خدا و رسول و مصداق مضمون من شاقق اللہ ورسولہ ہو جاتی اور تصدیق کرنا ہی مضامین نص فظ غلیظ کا اور یاد
دلانا ہی قول قول ہذا المرء لیہجر کا اور زمانہ لف تیہر کا فاعتبروا یا اولی الابصار المختصر کہ جن کے دیانت کا یہہ حال ہو انکی

تکذیب انکا مباہلہ پر تصدیق کیونکر تصور کیجاوے بالجملہ یہہ مجملاً سردست عجالۃً لکھدیا گیا جواب تفصیلی اونکی بہتانات مذہبی کا اول
تو اغلب ہی کہ ذریت و تلامذہ جناب مولوی سید رجب علیخان صاحب مجتہد وصول صحیفہ قاطعہ لکھین اور یہان بھی قاری جعفر علیصاحب
مولوی مدرسہ سرکاری وغیرہ مومنین بالیقین کوٹھی جناب معلی القاب شیعہ نامی و گرامی نواب اعتماد الدولہ بہادر لکھین اور نہین تو
یہان سے جو کچھہ کہ انشاء اللہ لکھا جاویگا اوسوقت ناظرین پر گہر تک پہونچا دینا زیادہ مفصل ظاہر ہو جاویگا اور ہویدا ہووے
صغار و کبار دیار و امصار ہوگا کہ بوابان باب مدینۃ العلم ہوید بتائید عالم الغیب ہین یا تابعان قوال لولا علی لہلک اوسوقت
بحول و قوۃ الٰہی ظاہر ہو جاویگا القول اونکی کہ کیا کیا بیتی کے باتین ہویدا و آشکار ہوتی ہین اور کیا کیا بہکاوٹین حضرات
کی کہلتے ہین کہ آیہ و اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ کے تفسیر مین بیچارہ کم خواندون اور ناخواندونکو غلطے اور دہوکا
دیتی ہین کہ معاذ اللہ پیغمبر نے فلانے فلانے صاحبون کے لئے خلافت کو فرمایا معاذ اللہ قاتلہم اللہ انی یوفکون اور
کتب شیعہ سی بتحریف نقل کرکے ناواقفونکو دہوکہ بازبان دیتی ہین سو تمام حال سقیفہ اور احتجاج سلمان فارسی رض وغیرہ صحابیان
کرام اور خطبہائے جناب نفس رسول انام سے انکی سادہ کاریان ظاہر ہوجاوینگی اور مصداق مضمون وجعلناہم ائمۃ یدعون
الی النار دیکہین گے کہ کنکے لئے ہے اور مضمون وجعلناہم ائمۃ یہدون بامرنا کسکے لئے اور خبر فرمودہ رسول در باب خلیفہ ہونیکے
بطریق اخبار کے ہی مثل خلافت بنی امیہ و شہادت جناب سید الشہداء وغیرہ مراتب شدنی کہ اونکو معجزات سے گننا چاہیے ورنہ خلافت
یزید وغیرہ جمیع بنی امیہ حکام زمن الف شہر سبکو خلفای منصوصین مرضیہ رسول جانا جاوے کہ اس پر کوئی مہتدین نہین رضے
ہوسکتا بجز مخالفین رسول و آل رسول کے شمرادین بتصریحات قاضی عیاض اور تحسین ابن حجر سے سبحان اللہ رہی بندوا
کہ بارہ خلفاے رسول مین جو یزید اور اوسکے باپ اور عبد الملک بن مروان وغیرہم کو معاذ اللہ خلیفہ جانین اور حسنین کو بھی
بھی نہین اور پہر سرخرو چہرہ دعوے کرتے ہین اتباع ثقلین کا اور تابعان ثقلین پر طعن کرتے ہین جسکا جی چاہے تاریخ
الخلفا تو سردست ہر کسیکے ہاتہہ لگ سکتی ہے اوس سے صاف ظاہر ہوجاویگا کہ سنی صاحبونکی خلفای اثنا عشر رسول مقبول
مین یزید اور اوسکا باپ و عبد الملک بن مروان وغیرہ بنی امیہ کذائی مصرح ہین سبحان اللہ رہی علم و فضل شیخ صاحب
تفسیر مجمع البیان دیکہنے کا دعوی ہی کہ اخبار خلافت شیخین جابرین کو بتحریف نسخہ وسطی دہوکے عوام کے بروایت
عیاشی سے لکھتے ہین یہہ بہی نہین معلوم کہ عیاشی کے بہی تفسیر ہے یا نہین لیکن دیکہی ہو تو جانین دس بیس کتابین
دیکہہ لین عوام مین دہوکہ بازبان کرنے لگے المختصر اخیر اوس تحریف کی بہی قلعی کہول دیتا ہے لازم ہی کہ بچکانے

بجکانے اونکی تفسیر زاہدی مین اپنی ہان بہی دیکھہ لین کہ وہان بہی یہہ مضمون مصرح ہی اور ظاہر ہی کہ صرف
خبر دی تہی رسول خدا صلعم نے کہ فلان و فلان خلیفہ ہونگی اور یہہ نہین کہ خلیفہ ہین جسکو یہہ بہلی بالتس راست نما مصداق
یحرفون الکلم عن مواضعہ و سطی ہوکے عوام کے خلیفہ مین تعبیر کرتے ہین جسکا جی چاہے تفسیر عیاشی و مجمع البیان
بلکہ انہین کے تفسیر زاہدی بہی دیکہہ لے یعنے خبر دی ہی پیغمبر صلعم نے کہ میرے بعد یون ہونیوالی ہے جیسے کہ کتب احادیث
صحاح بلکہ مدارج وغیرہ سب کتابون مین مسیلمہ کذاب و اسود عنسی مدعیان کاذبان نبوت کے تعبیر بہی اسی طرح کی ہی اور
ذیل آیہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر مین اور جواب سنیدہ جگر خوار غم برزرگوار رسول مختار ہین کہ اونکی اکثر تفاسیر
عزیزی تک مین موجود ہی اسی طرح پیغمبر نے خبر دی تہی حکومت بنی امیہ و آل سطیح کی بہتیری خبرین ہین کہ غیر مرضی
خدا و رسول ہین مگر خبر وقوع واقعہ دی ہی تو لازم ہی مخالفان اہلبیت رسول و آل طاہرہ کو کہ ہزار مہینے کی خلافت
جابرین و غاصبین بنی امیہ کو حق ظاہر کرین تعجب ہے شیخ صاحب سے کہ بموجب تصریح قاضی عیاض و ابن حجر وغیرہم صاف صاف
یزید وغیرہ کی خلافت کا کیون نہین اقرار کرتے کہ اوس اپنے احد خلفای اثنا عشر سے بمصالح تقیہ عوام سے
ظاہر کرتے ہین اور پہر تقیہ کا انکار - ابہی تو اس خبر محرفہ سے صرف دو صاحبون کا نام بتایا ہی جس سے ظاہر ہی کہ تیسرے
صاحب کا بہی پتہ ٹہکانا نہین اب شدہ شدہ آیندہ جمیع حکام جابرین از یزید و حجاج و مستقبل سبکی حکومت باظہار
قول جعلنا ہم ایمۃ حق ظاہر کرینگی اور سبکو اولی الامر برحق کہین گے گو داعی الی النار ہون یا ہادم خدا
- خدا نخواستہ ذرا بہی مثل خلیفہ پنجم وغیرہ انکی بقیہ خلفای اثنا عشر سے کوئی جایزہ و انعام مقرر کردی تو جدیث بتمامی
ملتمسات حقہ مصداق لا یخافون لومۃ لائم کے بمقتضای مودت و اتباع قائل ہو کہ حقیقت ظاہر ہوجاوے کہ ایسی
حضرات کیا کچہہ کرین - جو شخص جامع الاصول وغیرہ کتب حدیث و لسان العیون و استیعاب وغیرہ دیکہی جانے کہ حکومت حکام
جور مین کس قدر حدیثین بنائی گئین مین اور محض بہوای نفس و طمع جاہ کیسے کیسی عالم فقیہہ بپاس حکام کام کرتے تہی ایک
نمونہ سکی تصدیق کا کتاب ابن جوزی ہی جسمین صدہا احادیث کا موضوع ہونا ثابت و محقق ہی انکو دیکہی تو خود اوس
پکار اوٹہی کہ احادیث فضایل منش کردہ نواصب سب موضوع ہین کہ بطمع جایزہ و انعام جاگیرات وضع ہوتی ہین
اور نمونہ اسکا اب دیکہہ لیجئے کہ پانچ چہہ سو روپیہ مہینے کے طمع پر تو سو دو سو کے حکم اور فتوی بموافق رای حاکم وقت کے
جاری ہوتے ہین اگر حکومت موصل و رے و بصرہ و شام دیجاوے تو کیا کچہہ نہ کیا جاوے تہوڑی طمع و ہوا نفس پر تو

سادات کشی ہوتی ہے مملکت ملی تو زیادہ اس سے دیکھو تو قربان حسین کے آل رسول سب کچھ ظاہر کر گئے کہ چشم
بصیرت ہو تو جانو کہ باپ سے بھی یہی ہوتا جو بیٹے سے ہوا وہان یون دیکھادیا یہان یون دکھادیا غالب کل
غالب اور حجت اللہ انکو کہتے ہین کہ کسی طرح کسیکو مجال چون چرا نہ رہے فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ - ای لکھا تو شیخ جیسے
ایسے ضالین مضلین کے کلامون سے بچو جو اس طرح تحریف و مسخ کر کے حوالہ کتابونکی دیوین تمہین لازم ہی کہ کتابین طرفین
کے دیکھو اور فرق و تمیز جھوٹ سچ مین کرو انکدن خدا کے ہان پوچھے جاؤ گے - شیخ صاحب دعوی کرتے ہین اپنی اطلاق
سے شرم نہین آتی کتاب سیف صارم مولفہ جناب قبلہ و کعبہ مولانا مولوی محمد باقر صاحب دام برکاتہم چھ برس سے شیخ
صاحب ابجد ورق گردانی دیکھکر بیٹھے ہی آجتک قلم نکو بنکوہاتھ نہین ہلا حسین کے درباب جناب ام کلثوم کتب نو صب
سے وہ وہ جواب دندان شکن بموجب روایات او نہین کے ہین کہ نو صب کے دانت کھٹے ہوتی ہین جنہین طالبین
حق دیکھین تو حقیقت حال تو نکی معلوم ہو کہ اہل شیخ صاحب دعویٰ کیوں لینے کا کرتے ہین دیکھین طالبین جو سیف صارم
کو کہ تمام مجادلات درباب ام کلثوم اور درباب صبر و تحمل از منہ غصب خلافت اور رنج کشی اور شدہ کفار و منافقین انبیاء و اوصیاء
بر مصداق مضامین والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا و عملوا الصالحات و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر کے
اور اسوہ اوصیاء با انبیاء ظاہر ہو اور معلوم ہو منصف بالصبر کو کہ طوق و زنجیر و قید و حبس اور رسی پڑنا تک گلی مین اور
اور صبر و تحمل نظر برضائی باری عین اسوہ ہمہ اوصیا کو با انبیاء اور باعث افتخار ہو ایسی نفس کشی اور غالب آنا الفس پر
جناب مولائے مومنین کا جو کہ جہاد اکبر تعبیر کیا گیا ہی بموجب احادیث مشکوۃ کے عین بصورت تصدیق لقب غالب کل غالب
ہی ورنہ جب انبیاء مصیبت رسیدہ از کفار ہین نہ کہ قران تمام ان قصص سے مملو ہی اور گلی مین چادر پڑنا پیغمبر خدا کے اور تو شید
رہنا مدتون دار الارقم مین اور غار ثور مین اور ڈاڑہی پکڑ لینا عروہ کا غزوہ حدیبیہ مین اور صفت رسالت کو عہد نامہ
سے کاٹ دینا اور صلح کر لینی کفار سے اس شرط پر کہ کفار کے گرفتار واپس دئے جاوین اور مسلمان واپس نہ لیا جاوے
معاذ اللہ تمام ان کلمات سے یاد کئے جاوین جسطرح کہ یہ نیک بخت ایسی اسوہ انبیاء پر مولائے مومنین و موالیان مولائے مومنین
کو یاد کرتے مین آیا نہین دیکھتے کہ ایک کافر نے روی مبارک پر سرور اوصیا کے در حالیکہ شمشیر برہنہ در دست تھی تہوک دیا
اور اپنی قتل سے اسی وقت ہاتہ اٹھا لیا کہ مبادا شمول شائبہ النفس سے جان اسکی ہلاک کیجاوی جس پر افتخار انبیاء او اولیا
کے کہلانے کے لایق ہوے ہین تک سر گروہ انکا کہتا ہی ع اذ خیو اندخت بر روی علی شیر افتخار ہر نبی و ہر ولے

الحق صدق رسول اللہ القرآن مع علی وعلی مع القرآن کما فی معجم الکبیر وصدق مولینا علی ابن ابیطالب انا القرآن
الناطق کما فی الاستیعاب وغیرہا وصدق اللہ ان ہذا القرآن یہدی للتی ہی اقوم جیسا کہ قرآن سے اہل عقل
وادراک قویم ورای مستقیم وذہن سلیم ہدایت پاتے ہین اسی طرح حرکات وسکنات ہم اہی قرآن بلکہ قرآن ناطق سے
اہل ہدایت ہدایت پاتی ہین اور کفار ومنافق بمقتضای لایزیدہم الا خسارا لزیادہ تر گمراہ ہوتے ہین ختم اللہ علی قلوبہم
وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوہ ولہم عذاب الیم — قصہ حدیبیہ دیکھنے سے قلعی بہتیری عدالت مآبون کی کہلتی ہے
کہ وہ بہی بسبب رنجش گیری رسول مقبول دبیلکے عروہ وغیرہ مرتب صبر رسول دیکہکر نبوت سی پہر گئے تہی کہ بموجب
حدیث بخاری وغیرہ صحاح عمر بہر صدقہ وغیرہ صحاح عمر بہر صدقہ وغیرہ مکافات ظاہر کرتے رہتے اور خود کہتے تہے
کہ اوس دنکی برابر کبہی بہی شخص نبوت سے نہین پہرا یعنے جس سے ظاہر ہی کہ ہمیشہ آپکا یہی خاصہ تہا چنانچہ بموجب حدیث
صحیح مسلم کے ہمیشہ حذیفہ رازدار رسول سے پوچہتے تہی کہ پیغمبر نے مجہی تو منافق نہین کہا یا منافقین مین نہین شمار
کیا سو حقیقت مین یا خود اونکی تابعین کو بہی کہ جناب مولای مومنین کی امامت سے بہی بسبب ایسی ہی صبر وتحمل کے منکر ہوئے حضرت
سلامت ذرین خدا سی اور مکافات روز جزا سے لازم ہے کہ اس قسم کی احادیث بہی مرید ونکو سناوین اور کتمان کو کام نفرماوین
ورنہ مستحق مضمون ان الذین یکتمون الآیہ ہونگی سبحان اللہ داڑہی پکڑنا کفار کا یا گلی مین رسی یا چادر پڑنے سے تہتک
تہوکنی کافر کا موہنہ پر کیا کم ہے اسپر تو صبر وتحمل وفرو گذاشت سے افتخار انبیا واولیا شمار ہون اور گلی مین رسی پڑنے وغیرہ
تہتک کا صبر وتحمل اور درگذر باعث طعن ہوا اور تحمل غالب کل غالب کرار غیر فرار بلکہ صاحب بصر وبصیرت بسبب عدم فرار کے
معرکہ جہاد اصغر سے جیسا کرار غیر فرار جان سکتا ہے اوسی طرح بسبب مصائب کشی اور تحمل کرات ومرات کی کرار غیر فرار صعوبات
جہاد اکبر تصور کر سکتا ہی — سبحان اللہ کل کو انبیا کشی دیکہنے پر کفار کے اور کعبہ توڑنے اور منجنیق مارنے کی کعبہ پر ذکر فوج
فاجر خلیفہ صاحب منجملہ خلفای اثنا عشر حضرات نی کس کس قدر زیادتیان کین اور پروردگار عالم نے تحمل فرمایا ایسی ہی عقیدہ
تو بیشک بغرا کوشی مضمون انما نملی لہم صفت قہار وقوت وقدرت خدا تعالے کے منکر ہو جاوینگے فویل لہم ثم ویل لہم جسپر
دعوی ہی حفظ قرآن کا اور عمل سنت رسول کا آیہ فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل اوران اللہ مع الصابرین وعلی اللہ توکلنا
ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین کا حکم دلسے بہلا دیا یا یہہ دروغ گو را حافظہ نباشد کا مصداق اذا لم تستحی فاصنع
ماشئت کہا جاوے یا یہہ کہ ذہن عالی مین وجوب تعمیل امر صرف مخاطب جو دے گئے متخیل ہو گی جیسے ابو مسروق زخم کے

خطا جیسا اور لوگونکی مباہلہ کو قیاس اول مین قیاس تعبیر فرماتی ہین لیکن مرجا اس رای پر جمیع اوامر و نواہی سے
اب بری کر دین اپنی اہل نحل کو کیونکہ اونکی نزدیک تو مخاطبین ماموربہ ہین اور جن آیتون مین خاص پیغمبر خدا بصیغہ
واحد مخاطب ہین اونسے تمام اوس وقت کی حضار اپنی مقتداؤن کو بھی بری تصور کرین نہین تو سب کو مثل عالمین امر
خطابی ابی مسروق اوتہم نہین کلمات سی یاد فرماوین جو ادہر کو کبھی تہی نہین تو بہرکیف مرجع و مقر اون کلمات کا بجز
ذات سامی کے اور کہین نہوگا ایسی اپنی تیر بازگشتے کا مزہ شیخ صاحب کے کبھی نصیب ہوا ہوگا جو یہان پایا اور ان شاء اللہ
یارونکی جو ٹوٹی آوین گے تو خوب مزا پاوینگے مصراع اور ستی نہین یہہ دلّی ہے ۔ صبر و تحمل میشگی جناب غالب
کل غالب پر وہ فہمائش رسول مقبول نہین یاد کرتے جو محدثین خود اونکی لکھتے ہین کہ پیغمبر خدا نے وقت آخر وصیت
بہی کر یا علی بہت مصیبتین تجہپر ہونگی لازم ہو کہ صبر کرنا اور یاد کرنے چاہیے حدیث جامع الاصول کہ مخاطبہ مین حضرات
فاریعن غیرہم طلب ریاست کے کیا فرمایا رسول خدا نے ستحرصون علی الامارۃ وستکون لکم ندامۃ یوم القیامۃ اور دیکھین
کہ کن کن حضرات نے حرص امارت کی اور آل رسول کو ناراض کیا آپ ذرا گریبان مین موہنہ ڈالین دیکھین صحاح و مدارج
وغیرہ کہ وہ مصیبتین کونسی سوا زمانہ بعد وفات کے ہین جہان صبر کیا جناب غالب کل غالب نی اور تلوار نہین کہینچی فاعتبروا
یا اولی الابصار یہہ جو لیس خیال پر و بال مین مبتلا ہین حقوق اہل بیت طہارت کچہہ ایسے ہین کہ کوئی باطل کرسکی مفت
عمر عزیز برباد دیتی ہین آخر حق حق ہی اور باطل باطل ہر طرح کی سادہ کاری اور بقول شخصے سو طرح سے کتنی گہائے ہو
پیوند لگاؤ لیکن بفحوای مضمون لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا کبہی حجت مین درباب حقوق اہل بیت طاہرہ
کوئی غالب نہین ہوگا عبث خطا رنگی و مخالفت اہل بیت مین جتنا کوئی چاہی نامہ اعمال سیاہ کرلیے مآل کو وبال اسکا روز
جزا کو حضرت قادر ذو الجلال کے آگے معلوم ہوگا سو ہوگا لیکن یہان بہی جتنے چاہو فضیحت ہو لو مصراع با آل
نبی ہر کہ در افتاد بر افتاد قاضی موصل کے حال سے صاحب تحفہ کے احوال سے عبرت پکڑین ۔ بمقتضا سعادت
ازلی جنکو کہ مودت اہل بیت طہارت مخمر ہے اور حقوق انکی متیقن ہین وہ کبہی اغوای شیطانی یا ترہیب تخویف سی ڈگ نگا
نہین سکتے گو کہ عوام ہین یا خواص اس قسم کے نامہ اعمال سیاہ کرنیسے بجز تضیع اوقات و حصول وبال اخروی کچہہ سود نہ
ہوگا ایک نتیجہ تو نامہ سیاہی کا شیخ صاحب نے دیکہا کہ جلاوطنی آجتک اور خانہ خرابی نصیب ہوئی لیکن ابہی عبرت نہین
مضمون آیہ انما علیکم سے از رشد کرنا چاہیئے ابہی توبہ کرنے بہتر ہے دروازہ توبہ کا کہلا ہی مثل بازی اطفال ایسے کلام عامیانہ

عامیانہ بے سروپا زبان قلم پر لانے کو نسبی دانائی اور احقاق حق ہے کہ قبل ازین ذکر تکرار و گفتگو فساد گو ونکا بطن سید
صاحب مین ہوا جس پر کذب صاحب مکافات ارادہ مباہلہ اپنی تحریر مین فی المعنے ظاہر کرتے ہین اور گالیان دیتی ہین فرزند
سادات کرام کو کہ اعادہ اونکی کلمات کا ہم مکروہ جانتے ہین کجا ایام فساد کجا یہہ کہ اگر فساد بعد ہوتا تو بھی سلطنتہ
کچھہ کہتے اور معاذ اللہ مباہلہ جو بحکم خدا تعالی مامور ہوا اوسی کو سناٹا تعبیر کرنا کونسا دین و ایمان ہے بلکہ درحقیقت استہزا
با خدا و رسول ہے مصداق یستہزؤن باللہ ہوتا ہے یہ کلمہ بھی بالاتر از کلمہ بیان ہے پروردگار عالم تو حکم کرے رسول
مقبول صلعم کو مباہلہ کا اور عظمت مباہلہ و اہل مباہلہ یہہ کہ بتصریح شیخ شہاب الدین حنفی کتاب مناقب دہ باب مین ظاہر ہے کہ خمسہ
آل عبا اور چھٹے جبرئیل ع وسطی بقای علامت و نشانی شرکت مباہلہ کے زلفین کہنی کے سزاوار ہوئے وہ علامت سادات کی وہ
زلفین واسطی ظہور عظمت کے مقرر کئی گئی یہہ پہلی مالنس ایسے سپوت امت محمدی صلعم مین پیدا ہوئے کہ مباہلہ کو اہانت سے تعبیر
کرین عوض تو نکا سناٹا بتاوین اور سادات کو گالیان سناوین اچھی سنی خاص سنت یزیدی بجالائے مرحبا صد مرحبا
این کار از تو آید و مردان چنین کنند غرض خدام بیشک مصداق ہین صفات مخادیم مجوزین جو زبان کے جس نے
او نہین دیکھا ہو انکو ہونا اونکا دیکھی تعجب نہین کہ اگر ایسے دین و ایمان کے لوگ ہمراہ اہل نجران ہوتے تو سو ہم مین و
لیس ارادہ مباہلہ ہونیکو اسیطرح کہتے المختصر کہ جب حکم خدا و عمل رسول صلعم کے نسبت یہ حال ہے تو پھر مومن الطاق اور زرارہ رض
کے لئے کیا کہنا جن لفظون سے اور جن اتہامات لیئے اور تحریفات سے ظاہر کیا ویسی باتونکی جواب بالمثل دینی کوئی شریف
نہین پسند کرسکتا اب چاہین سو کہین انکی امام جو اعظم اعاظم کو وہ پانچ سے بتلا کردیا ہے مومن الطاق نے اگر کتب تواریخ
کوئی دیکھی تو حقیقت کہلتے ہے جلتے ہو جو یہہ چاہین سو کہین جلے ہوئے انکی یہ اسی طرح کہتے تھے یہانتک کہ ایسی مومن
کو یہہ بلقب شیطان تعبیر فرماتی ہین حقیقت یہین ہے جو کچھہ جسکی دل مین ہے وہی زبان پر آدے مصراع در دعوی جرا باشد
در دعوی ہم لقبول او نہین کہے جنکے لئے وہ خوش ہون جس او نہین کہین او سیکو ہین تو ہم الیاس مید محسوب ہوا
کہ ان دونو نے ادعای بخشت و طمع ریاست کے بھی خبر دی تھی مخبر صادق ع نے جیسا کہ ظاہر ہوا المختصر کہ جو بات قبل بعد
دائرہ اتباع و اعتقاد امام ع کے ہو بعد بھی لگانی دیانت سے باہر ہی اگر وہ ایسی باتون سے خوش ہین تو ہم بھی کیسیر جانتے
برس لفظ و خنزیر ہواری ہین ہی ہو و نکو ایسی لقب سے پکارین اسکا وبال اونکی سر رہے بلکہ ہم بھی جناب تحریف مروبہ خاص ثانی
جناب ام المومنین صدیقہ موجود ہ آنحضرت غیرہ بڑی لمبی داڑہی والونکی لقب نعثل کو یاد دلا دیتی ہین بلکہ جناب عمر و حسن

بکلمات قتل اور بعض روایت سے طعن یاد فرماتی ہین جنکی خونکا دعویٰ خود انجام کو فرمایا اور ہزارہا صحابہ کرام
کے خونریزی کیے فرزندونکی خون سے مونہہ لال کئی اگرچہ اونکی کرامات سے جاننا چاہیئے کہ اونہین کے دعا سے قتل نعثل ہوا
مگر بموجب اونکی قواعد مسلمہ کے جناب مولائے مومنین ع پر ناحق اس باب مین بھی شرکت خون کا بہتان لیا گیا کہ تمام کتب
احادیث و تواریخ سے ظاہر ہی سو اگر یہہ صحیح تھا تو بقول میر کلال وای بر حال مقتول اور جو صحیح نہین تھا اور معنی و
مقصود خدام والا کلمہ رفض سے بدگوئی صحابہ کرام ہی تو حدیث الکذب فی الرافضۃ حقیقت مین خوب دیباچہ اوراق تکذیب
پر لکہی اور سب راست و درست اور دہری ہوگئی یاد رکہین اسی بہی اپنا تیر بارگشتے سمجھین ذرا صحیح مسلم اور بخاری کو دیکھین
کہ طلوع قرن شیطان کسکے گہر سے فرمایا ہی لیجئے الکفر اور فتنہ کس جگہ بتلایا ہی اور جو پھر بخاری کو اپنی دیکھین تو حقیر
ایک اور حدیث برجستہ یاد دلا دیتا ہی کہ آنحضرت صلعم نے کن صاحب کے صفت فرمائی ہی کہ شیطان بہی جنکے سایہ سے بہاگتا ہی کہ یہ
اوسپر بہی گاڑہی ہی کئی طرح سے اول تو خود فرمودہ رسول ص دوسرے ترقی ہو سن الطلاق سے بہی تیسرے بخاری شریف کی حدیث
جو کہ بی شمول اغیار کے ائمہ اہلبیت سے حدیث لکہی دیکہو کہ مانی اور گریبان مین مونہہ ڈالو یہین حزن اعن الطوالۃ اونکی ایسی خرافات
کیطرف توجہ صرف تضییع اوقات عمر عزیز جانتا ہون مگر اونہین جزا اوسکا بہی جلکہا دیا نہین تو جیسے وہ لفظ شیخ جلی مین الفاظ
ملنے کو کام فرماگئی ہین کیا کوئی اور ابن حجر مین الیسا ہی تہین کر سکتا آجکل سنی اپنی بہتانون عام فریب کا کنظارا احمرات
کو سوای دہوکہ عوام کے راستی و ناراستی سے کچھہ کام نہین کہین یہودیت کے نسبت دیدینی کہین جہل کے کہین حماقت
ظاہر کرنے اپنے بچانکو نکو خوش کرنا فخر جانتی ہین ظاہر ہی کہ خود اپنی حیثیت اور منزلت جتاتی ہے ذرا خود یاد کرین وہ احادیث
مشکواۃ و فتح الباری وغیرہ جو تمام یہودیت بتاتی ہی اون اون عدول کے ظاہر کرین کہ احادیث و روایات اہل توریت
سے لکہوا کر لاتی تہی اور پسند کرتے تہے اور آنحضرت ص خفگی فرماتی تہا تک کہ رنگ مبارک سرخ ہو جاتا تہا چنانچہ متواتر
کہتا اونہہ نے کہ یا پیغمبر ص حدیثیں اور حکایتین اونکی جو ہم سنتے ہین اچھی لگتی ہین تو حضرت ص نے بطریق زجر فرمایا کہ
آیا تم دین اسلام مین متحیر ہو جیسے یہود و نصاریٰ نا آخر جنہون نے پیغمبر ص کو نسبت ہذیان دی جنہین پیغمبر ص فرمادین کہ
کسی آدمی تو تم اوسکی تبعیت کروگی حال آنکہ موسیٰ ع بہی میرے تبعیت کری تو زیبا ہی پیروان ابوتراب یہودیت ونصرانیت
کے نسبت کب دیجا سکتے ہین جبکہ بعد رسول ص سوائے اہل بیت رسول ص کے کسی عمر و بکر کے بات بہی اہلبیت کی ہوتے کان دہر
کے سنین یہودیت کی نسبت وہ دیجا سکتے ہین جو کہ کعب الاحبار یہودی کے مشورہ سے کام کرین اور خبر پوچہین اسکے

اوسکی کتابون سے اور یقین کرین اونکا ذرا دیکھین کتاب طبقات تابعین اپنی اور پہر لطف انیت لسپندی کا حال احوال
سپڑ کی خلافت سے جو پہنچو ہمین کہ صاف مطابق قوانین نصاری ہی تمام کتب تاریخ مین دیکہین بلکہ جناب مولینا مولوی
محمد باقر صاحب کی کتاب سیف صارم ہادی التواریخ و کتاب حدوث مذاہب مین دیکھی جنکو شوق ہو کہ جوابات ان
حضرات کے سب قسم کے موجود ہین اور سیف صارم اور ہادی التواریخ چہپی ہوئی جاری اور شایع ہی اور نقول عبارات
ضرور سب اونمین ہین — درباب حدیث من کنت مولاہ اور آیہ انما ولیکم اللہ جس جس طرح سے اوراق مرقومہ مین کلام
فرمایا ہی محض واسطے دہوکے عوام کے ہے جو کہ بالکل نام سے اس قسم کے کلام کے واقف نہین اس جگہ مین زیادہ طول
دینا نہین چاہتا مختصر اتنا یہان بس ہے کہ بیشک آپ تو ایسی ہی تعلیم یافتہ ہوا بابان بقائل سلونی ہین جو رہیم علم آموختہ
جاہل کلالہ و ابا و اقیلونی اور ایسی ہی پیر طویل القامت ریش دراز ونکی ہمارے حماقت و سفاہت جو ظاہر کرین بجائے
بارہ برس مین سورہ بقر یاد ہو جسکے تہنیت و شکریہ مین قربانیان کرین اور آیہ و ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل
افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم الآیہ تک یاد نہو اور فوت پیغمبر صلعم کے منکر ہون المختصر کہ اونکی خبر لین جنہین فرزند
ارجمند آپ کے خلیفہ پنجم کا الحمق لکھا ہی دیکہو تاریخ بلاذر جنہون نے عبد الملک کے بیعت حجاج کے پاؤن کی اور
چوتہی مرتبہ پر بہی جناب مولای مومنین ع کے دائرہ بیعت سے خروج کو پسند رکہا سو اول تو ہمارے نزدیک بقول مشہور نہین
کے دستار نہین تہے سر کو زیبا ہی کتاب قول مستحسن شرح فخر الحسن دیکہین کہ کسکی حماقت ظاہر ہوتے ہے وہان انکی رب
صاحب تحفہ بلکہ اونکی والد ماجد تک کے دانائی اور قلعے کہلتے ہے اونسکو دیکہکر کبہی پہر انکار معنے اولی بالتصرف واسطے
مولی کے کچہ بہی غیرت ہی تو زبان پر لاوین گے اور زیادہ شوق اسکے جاہین تو باب حدوث مرقوم الصدر ملاحظہ
فرماوین اور شرماوین کہ وہان بہی بیسیون طرح اور تمام کتب لغت و تفاسیر سے اونکی بلکہ صاحب تحفہ تک کے قلعے کہلے ہے
ظاہر ہو جاویگا ناحق عوام کو شیخ جیو دام فطرت مین لاتی ہین کہ مولی بمعنے اولی بالتصرف نہین وہ بہلا پہسلا
کر اپنی بکانون کے جماء اللہم وال من والاہ سے کہتے ہین کہ اب یہان بہی تم یہ معنے بنا سکتے ہو کہ ای خدا تو امام جان اسے
جو اسکو امام جانے اسقدر یہان بہی ہم انہین یاد دلا دیتے ہین کہ بہتری انہین کے محدثون نے یہان من حملہ ہونہ یادتی و اضعین اسے لکہا
ہی اور یہ کمال دیانت شعار آپکے ہی کہ جملہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ کو اوڑا گئی کیونکہ آپ تو نصرت اعدای مولای مومنین کو
محبوب جانتی ہین معلوم ہو گئے روز قیامت کو حسب بمقتضای یوم ندعو کل اناس بامامہم بلای جائین گے آدم

لوای حمد محمدی دست مبارک مولای مومنین مین ہوگا بتصریح محدث دہلوی اور سید علی ہمدانی وغیرہ اور لفظ لوای کل عام
لواء منکر امامت مولای مومنین اپنی لواء غادرین کے نیچے ہونگے او سوقت ہم تحت لواء حمد مخادیم سے پوچھہ لین گے کہ لوای
خلیفہ بلا فصل کو لواء حمد دلوا او سوقت مخادیم کا یالیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا کہنا کچھہ کام نہین آئیگا دیکھین وہان بہی اولی بالتصرف
کسکو بتلاتے ہین گے یاد رہی کہ او سوقت بھو ای اذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا عذر لو ان لنا کرة فنتبرا منہم اصلا و مطلقا
کام نہین آنیکا صدق اللہ تعالی کذلک یریہم اللہ اعمالہم حسرات علیہم وما ہم بخارجین من النار - اور جو شرح فخر الحسن وغیرہ
سے بہی صفر انکلنے بہو اور کچھہ حسرت دل مین باقی رہے تو باجلدی دو ت اذ خاص رسالہ حدیث غدیر مولفہ جناب مولینا مولوی محمد باقر
صاحب کہ رسالہ جداگانہ خاص اسی حدیث کے بیان مین ہے دیکھین اور بڑا نصیب و قسمت ہدایت یاوین و من لم یجعل اللہ لہ
نورا فما لہ من نور لیکن یہان مختصر اجملہ اللہم وال من والاہ کے معنو نکی تعریض پر بفرض تسلیم اتنا ہم لکھدیتی ہین کہ
بہت تعجب ہی کہ شیخ صاحب راقم فرضی اوراق نے کہ مولینا مین اونکی با اہمیہ دعای مشکل پسند تفسیر المشکل
ابو بکر انبار حق کی نہین ملاحظہ فرمائی اور چونکہ وہ تو مولی کے معنی سوا دوست کے نہین جانتے او اونکو جو مولینا بسم اللہ
عنوان اوراق ابر لکہا ہی تو یہی معنی جو انجواد ترجمہ کرنے بڑی کہ ای یا جو زد التفسیر المشکل کو تو ملاحظہ فرمائی وہ تو اس دہوکہ بازی
تعریض و بیان معنی اللہم وال من والاہ مین پہلی ہی سے خاکا اوڑ گیا ہی اور کچھہ اوسی کہنے ہی نہین سکتی کہ ہم نام پسی ہی
زر گو نکلنے او حقیقت مین اس تعریض بالمثل پر فہیم ہر طرح طرح سے کیفیت اوٹھا سکتا ہی یعنی وہ لکھتا ہی کہ مولی کے
معنی اولی بالتصرف کیونکر نہین ہوگا حدیث مین آیا ہی ایما امرأة تزوجت بغیر اذن مولیہا فنکاحہا باطل اب یہ سو بتلاوتین
کہ یہان بہی مولی کے معنی یار دوست کے لیوین اور اگر یہی بات ہی تو فتوی جاری کردین اصحاب کمیٹی کے تجویز سے کہ جو عورت بغیر
اذن اپنی یار دوست کے نکاح کرے یا جبرا کوئی کردی تو وہ نکاح باطل ہی اور جو احیانا ایسا ہو جاوے تو مفارقت
بلا او اکلی یار دوست واجب ہوگی غرض ایسی معنی تراشنے و فتوا پر مولینا جیو یاران فوج خوش سے خوب کچھہ حاصل کر سکتی
ہین باقی تفصیل تمام انت اللہ الملک العلام رسالہ تفصیلی مین دیکھہ لین گے دیکھنے والے اور شیخ جیو صاحب بہی اگر بعد مباہلہ
ہم کسی سزائی مر گئی پھر زندہ اور ہوش مین ہوش ان کی بہی کچھہ قائم رہی تو وہ بہی فرا چکہین گے کیونکہ ہمارا ایمان ہی یقین
ہے کہ بعد کہ یار جیو مباہلہ پر مثل قاضی موصلی اپنی کو داخل ہو جاوینگے یا مثل صاحب تحفہ کوئی نہین کوچہ و بازار
سے پٹا کیا وین گے کیونکہ خطا تکلی نفس وال رسول سہل امر نہین ہے اسی غضب الہی کہتے ہین

٣٠

سوای اس جگہ کے اور ارشادات سرور کائنات مین دیکھین کہ صاف صاف خلیفہ و امام یعنے اولی بالتصرف مولای مومنین
کو فرمایا ہی وہان کھینچ تان جیسو کیا سب پیشین گے چنانچہ تفسیر معالم التنزیل وغیرہ مین ذیل آیہ وانذر عشیرتک الاقربین مین صاف دیکھین
فرمودہ رسول خدا ہے کہ علی خلیفہ ہی میرا اور وصی ہی میرا بعد میرے چنانچہ تفسیر ابن عباس او تفسیر ابو یوسف وغیرہ تفاسیر کثیرہ
مین یہہ حدیث بہت تفصیل سے ہی طالبین حق اوسی دیکھین تو کیفیت ظاہر ہو۔ یہہ نہین دیکھتے اتباع و محبان امیر
نو صحبت چونکہ امام و خلیفہ اولی الامر کے لئے رعایا کو محبت اور جان نثاری ضرور ہی کیونکہ جب تک محبت اسکی انکی دلمین نہو گی
تو نصرت اور ہمراہی کب کرینگے چنانچہ جملہ دعای و انصر من نصرہ و اخذل من خذلہ جسکے ذکر مین یہہ تابعان نواصب دم مارا
گئی زیادہ دلیل توثیق اسکی ہی مفاد الفاظ دعای مذکورہ کا ترغیب ہے دوستونکو اوپر محبت اور دوستی اور نصرت خلیفہ برحق کے
اور ترہیب خذلان و خسران منکرونکو بلکہ حضرات یہہ نہین خیال کرتے کہ کمال فصاحت و بلاغت کلام معجز نظام پیغمبر خدا
ظاہر ہی کہ ایک ماخذ سی جسکی چند معنے ہون مشتقات مستعمل اوسکی رعایتین اون معانی متعددہ مختلفہ سب کی ہون افسوس
ہزار افسوس اس گروہ کو اتنی شرم نہین کہ باوصف اسکی کہ قاموس و منتہی الارب و صراح تک مین تحت مولی اولی بالتصرف و تفسیر معنے
مین مالک و خداوند موجود ہی کہ جسکا جی چاہے دیکھہ لے کیسے صاف دیدہ انکار کرتے ہین الحق حب الشئی یعمی و یصمی
و سلم محبت خلافت اعدای مولای مومنین کہ ملت آبائی ہی انکی بفحوای انا وجدنا آباءنا الآیہ اس درجہ کو پہنچاتی ہے
کہ کچہہ خیال پس و پیش کا نہین رہتا۔ قطع نظر تمام جہگڑون کے ظہور مقصود معنے اولی بالتصرف یعنے امام و حاکم ہمیشہ ظاہر ہونگے
واسطی بولی کے اس جگہ حقیر اس مختصر تقریر پر اکتفا کرتا ہے کہ بنائے ہو ہمارا انتہار الکلام اور جو الجات کتب لغت و تفاسیر
در کنار لیکن جو تصریح و تفصیل اسکی روبرو رسول خدا قصاید معروضہ صحابہ کبار و شعرای مداحین حضار سی ہو پیدا
و آشکار ہی اگر کچہہ بھی ایمان سے بہرہ ہو اور کچہہ پاس سول معقول رکھتی ہو تو بغیر خیال عصبیت اہل ہجر و ہذیان بکے شرماو
اور لوگونسے یہ چہپاؤ جو کہ تفسیر شیخ ابو الفتوح رازی مین چند شعر اوس قصیدہ کے جو قیس بن سعد بن عبادہ نے
کہی تہی منقول ہین ع وعلی امامنا و امام لسوانا اتی بہ التنزیل یوم قال النبی من کنت مولاہ فہذا مولاہ خطب جلیل
— اور شعر دیکہو اوس قصیدہ کا کہ حسان بن ثابت انصاری نی باجازت پیغمبر خدا پڑہا ہے ع فقال لہ قم یا علی فاننی
رضیتک من بعدی اماما و ہادیا جو کہ خطیب خوارزم نے بہی مناقب مین نقل کیا ہی اور ثعلبی نے بہی اپنی تفسیر مین لکہا ہے
اگرچہ صاحب تحفہ جیسے متدین لسنی باقلو جنکے ہان قلعے انکی کہلتے ہے واسطی دہوکے عوام کے تہمت تشیع کی دیکھانی

ہین لیکن عقیل منصف کو چاہیے کہ صواعق ابن حجر وغیرہ کتب معتبرہ انکی بزرگونکی دیکھے تو بہت بازی انسیون کی معلوم ہو کہ ابن حجر کس تعظیم سے خطبے کی کتاب سے نقل کرتا ہے اور خود والد ماجد صاحب تحفہ توثیق ثعلبی تعبیر امام المفسرین کرتے ہین المختصر کہ اس قسم کے قصاید ردبر د پیغمبر خدا کے پڑہے گئے اور خود حضرت نے سنے اور دعا دی او سوقت شیوخ شیخ صاحب نے کہ البتہ اونکی زعم مین اعلم العلما ہونگی یہہ نہین کہا کہ یہہ تعبیر امام کیون کی مولی تو دوست کے معنے کہتا ہی بلکہ خاص جناب عدالت مآب ہی نے بتصریح تخریر ازیے وغیرہ لول سب سے اور بتصریح دارقطنی دونو صاحبون نے جدا جدا مبارکباد دی اور کہا کہ ہنیئا یا بخ بخ لک یا علی ابن ابیطالب اصبحت و امسیت مولای و مولی کل مومن و مومنہ کہ حضرات کمیٹی نے کلمہ اصبحت و امسیت کو ختم فرمایا بلکہ کتاب المودہ سید علی ہمدانی شافعے مین صاف لفظ نصب علیا کے ساتھہ عدالت مآب سی یہہ حدیث منقول ہی جس اصبحت و امسیت سے یہی امرین علم پر ظاہر ہی کہ حدوث اسکا باعث تہنیت امر عظیم خلافت و امامت یعنے مثل نصب و لیعہدی اسی دن ہوا جو کہ تتمہ رسالت ہے ورنہ احادیث تاکید مودت مثل من احب علیا فقد احبنی وغیرہ بلکہ آیہ مودت قربی یعنے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی نص قرآنی تک ہی کہ اوس سے بالاتر کوئی امر وجوب مودت نہین جو کہ بتصریح صاحب صحیح مسلم وغیرہ اہل صحاح واسطے علی و فاطمہ و حسنین کے محبت کے ہی صادر اور نازل ہو چکی تہین اور یہہ مودت بتصریح شیخ شہاب الدین دولت آبادی حنفی صاحب کتاب مودۃ وغیرہ اہل تفاسیر بالاتر از محبت ہی تو چاہیے تہا کہ اوسکی نزول پر اوس سے زیادہ مبارکباد دیجاتی لیکن آیہ قربی جیسی آیہ وجوب مودۃ کے نزول پر بہی مبارکباد کسی کتاب مین نہین بلکہ روز عطاء رایت خیبر بعد فرار حضرت کبار از معرکہ جہاد خیبر بارشاد لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ و رسولہ کرار غیر فرار مصرحہ مسند احمد حنبل وغیرہ جناب مولا مومنین کو لقب محب و محبوب خدا و رسول ظاہر و آشکار ہوا تہا اوسدن مبارکباد کسی نے بڑے چہوٹے شیخ صاحبون مین سے نہ دی روز غدیر ظہور دوستی بندگان خدا و رسول کے اوپر تو مبارکباد اور ظہور دوستی خاص خدا و رسول پر کچھہ بہی نہین مگر خدا کری یہ کہا جاوے کہ در دفرار در حسرت مین اوس منصب کے مبارکباد بہول گئے کیونکہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ سے نادم ہوگا اظہار اس حسرت کا جناب عدالت مآب کے صاحبزادہ تک کی زبان پر دل سے جاری معلوم ہوتا ہی حضرات ڈرو خدا سے کیون محبت ملت آبائی اور طمع ہوائے نفس کے لئے حق پوشی اہل بیت طہارت سے وبال اخروی جمع کرتے مین آخر ایک روز خدا و رسول کو مونہہ دکہلانا ہی مثل یہود وغیرہ اہل کتاب خود تو تحریف و کتمان حق کو کام فرماوین اور اہل حق پر تہمت اور بہتان اوس قسم کے نسبتین دلوین یہہ وہ

یہ بات ہی نہین ہے بعد نصب مبارکباد بعد عمر وغیرہ

احادیث اور وہ روایات اور وہ تصریحات خود اپنی ہانکی مریدونپر نہین ظاہر کرتے جو مکذب اپنی مغفرات کی ہون
جنسے کہ تصریح خلافت و امامت اہل بیت صاف صاف ظاہر ہے اور اون آیتون تک زبان پر نہین لاتے جو مصدق تصریحات
اہل حق ہین تاکہ عوام بیچارے دہوکے اور مغالطہ مین ہین یاد رہے کہ عوام بیچارونکا سب وبال حضرات کی گردن پر ہوگا یہہ
نہین سناتی اپنی مریدونکو اور نہین لکہتے کہ ابو القاسم حسکانی اخطب وغیرہ گروہ کثیر مشاہیر صناد ید و مفسرین
حضرات سنی لکہتے ہین ابی سعید خدری رضی سے کہ بعد اسی سبب مبارکباد دینے کے آیہ الیوم یئس الذین کفروا من دینکم
فلا تخشوہم واخشون الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی نازل ہوئے اور پیغمبر خدا نے تکبیر فرمائی اور ظاہر کیا کہ
مین حمد کرتا ہون خدا کیے اوپر اکمال دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور رضای خدا کے ساتہہ رسالت میری اور ولایت
علی کے - شیخ صاحب کیا جواب دینگی خدا کو کہ شیعیان مولائے مومنین پر جو کہ بمقتضاے حدیث یا علی حزبک حزبی و
حزبی حزب اللہ ہین بہتان لیتے ہین اور کتب پر طعن کرتے ہین اور تحریف ظاہر کرتے ہین کہ ابلاغ پیام خدا مین
پیغمبر کو شیعہ خائف بتلاتی ہین اور آپ نے کیا کیا غضب طمطراق ہی سو در حقیقت آپکا طعن انپر صاف استہزا با خدا ہے
کیونکہ عقیل ماہر پر بلاحظہ آیات مرقومۂ آتیہ سے خود ظاہر ہوگا - افسوس ہی کہ وقت ترتیب قرآن السنی حضرات نبوی
نہین تو جملہ فلا تخشوہم واخشون بلکہ جملہ وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس بہی ان علیا مولے
المومنین قرآن مین نہ رہنی دیتی کیونکہ یہ دونون مضمون صاف صاف ظاہر و باطن جو کچہہ فضیحت بہتان شیخ ظاہر
کرتے ہین ہر عاقل و ماہر پر کالشمس فی وسط النہار ظاہر و آشکار ہے آپ شیخ صاحب اسکی ہم پر تہمت نہ لگادین کہ ان علیا مولی
المومنین کا اظہار اخراج انہین کا ہی بلکہ دیکہیے لیکن کہ ابن مردویہ اور جلال الدین سیوطی وغیرہ صناد ید اونکی عبد اللہ بن مسعود کی زبانی لکہتے
ہین کہ عہد رسول خدا مین ہم اسطرح پڑہتے تہی - اگر کوئی کچہہ بحث یہہ کہی کہ حدیث منصر ذیل آیہ و انذر عشیرتک الاقربین اور حدیث منزلت اور
حدیث بریدہ مشتمل من کنت ولیہ فعلی ولیہ بعدی اور حدیث انا سید ولد آدم و علی سید العرب و العجم مروی صدیقہ صاحب و صحابہ موجود کتب صحاح وغیرہ
سنیاں مین جبکہ احادیث خلافت بہی مختلف زمانون مین ارشاد ہوئے ہین تو اونپر بہی کیسے مبارکباد نہین دی تو احادیث مجیت پر بہی
سابق اسی سبب کہ مبارکباد نہین ہوئے تو اوس عقل منور کے لئے پہلے سے جواب ہوگیا کہ آیۂ مودت بہی اولی تو بالا تر از محبت ہی جلیا
کہ اونپر ظاہر ہوا اور نص قرآنی سو ہان اوسپر مبارکباد نہوئی جہانکہ اونکی مذاق پر نہو مبارکباد دینے سے زیادہ ضرور تہا کہ دوستی
حضرات علی و فاطمہ و حسنین چارون کی بتصریح مسلم وغیرہ ہی بیان ہی گو کہ باعتبار نزول آیت امر تبلیغ منصوصیت متوسل

آیہ تربی بیشک ہے لیکن ارشادِ ہدایت بنیاد حضرت ہین کہ حدیث من کنت مولاہ ہی موجب عقیدۂ حضرات طہور محبت ہی کہ لیست تر
رتبہ ہی مودۃ ہے یہان مبارکباد و قرینہ دیگر یعنے چہ بلکہ یہہ کہ بخ بخ لک اونہین کے جان گئے و بال ہوگی کیونکہ مبارکباد کی لئی ظاہر ہے
کہ قرینہ قویہ وسطی مرتبہ کی نسبت از سابق چاہیئے سو ماہرینِ کتب حدیث و تاریخ پر ہویدا ہے کہ وہ احادیث متفرقہ اشخاص
معدودہ کا ذکور و اناث ازمنہ مختلف مین صادر ہوئین مثل حدیث تعلیم لیلۃ المعراج وغیرہ اوقات اور تبلیغ نہین نازل تہا اب حکم تبلیغ ہوا اور عموماً
لاکہون مومنین بعد اجتماع صغار و کبار دیار و امصار و ادای خطبہ وعظ و نصیحت بے شمار جانشینی عمل مین آئی ظاہر ہی کہ نسبت ان
ظہور ارشادات سابق کے باعث ظہور قرینۂ قویہ مبارکباد ہے کیونکہ یہان نزول آیت یا ایہا الرسول بلغ الآیہ ہی اور پہر الیوم اکملت
الآیہ بعد اسکی حمد و شکر پیغمبر خدا باظہارِ اکمال دین و اتمام نعمت اور رضائے خدا بر رسالت خود لیش و خلافت علی اور اتنی عظمت کا
ظہور کہ اس دن کی روزہ کا ثواب روزہ شش ماہ بلکہ شصت ماہ تک کا ہوا جیسے احادیث موجودہ کتاب مودۃ وغیرہ کے ہی یہان تہنیہ جو ہات
ہین مبارکباد کے کہ اس دن مثل تقرر ولیعہد کے جانشینی عمل مین آئی اور تہ اور نکات جو جو اس مقام مین ہین اہل بصر بصیرت جنہیں
نظر ہے کتب پر اور بصیرت ہی بلا تعصب و محبتِ دین آبائی کے جان سکتی ہین کہ کفار و منافقین خوش بیان کرتی تہی کہ پیغمبر کے کوئی
فرزند نہین بعد اسکی اسکا جانشین کوئی نہین حتی کہ بغض و عداوت مین باوجود اظہارات کی صراحۃً اور کنایۃً خاص منافقین
حضار خدمت سی بہی قرائن و آثار بار بار ظاہر ہوتے تہے چنانچہ حدیث بریدہ من کنت ولیہ وغیرہ سے بہی ظاہر ہی کہ بسبب
تصرف جناب مولی کے نسبت کنیز غنیمت کفار کے کیسے مجادل و شاکی ہوئے بلکہ معاذ اللہ اشال ہذیان گویان زمان قریب
وفات کے ہین (نقل کفر کفر نباشد) کفار بلفظ ابتر تعبیر کرتے تہے اور زمان وفات قریب تر ہونچا اور چونکہ حضرت حال
ہر ایک کا حضار سے اور حرص امارت انکی بہتر تر جانتے تہی خصوصاً حال اون بارہ یا تیرہ یا چودہ صحابیون کا کہ جو حدیث صحیح مسلم وغیرہ
سے ظاہر ہی کہ علی اختلاف الروایات بصفات نفاق متصف تہی کہ حذیفہ رض کو جنکی نام تک معلوم تہی اور جناب عدالت مآب ہمیشہ
اونسے چہپتے تہے کہ مین تو نہین ہون جیسے اطفال مکتب جو ان تک خیال کر سکتے ہین کہ جو رکھتے داڑہی ہین سکا آور
کثرت اس قسم کے حضرات کی بفحوای اکثرہم لا یعقلون واکثرہم لا یعلمون واکثرہم الظالمون ولو اعجبک کثرۃ الخبیث و قلیل
ما ہم شکر دن اور وجود منافقین بفحوای ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ہم بمومنین - اور
الاعراب اشد کفرا و نفاقا وغیرہ آیات کثیرہ کے بہت ظاہر ہویدا تہا خصوصاً حال بڑے بڑے صداقت شعار و نکا
بکا صاف کی بموجب حدیث موطای مالک ظاہر ہے کہ بفحوای الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ صاف فرما دیا کہ تم احداث کرو گے

گے نہین ہین اور بموجب حدیث جامع الاصول سب الیسوں کو فرمایا ستحرصون علی الامارة و ستکون لکم ندامة جن جلسوں حال نکال
اوس حدیث بخاری سے بخوبی ظاہر ہوتا ہی جسمین فرمایا آنحضرتؐ نی کہ روز قیامت کو منجملہ میرے اصحاب کے جانب شمال سے آوینگی
یعنے اہل نار سی اور مین خدا سے عرض کرونگا کہ خداوندا یہہ میرے اصحاب ہین لیکن حکم ہوگا کہ تم نہین جانتے جو جو احداث انہون
نے کئے اور پہر گئی اپنی پچھلے پاؤن یعنے جیسے خطاب مین جناب قوم حدیث ہوطا کے آنحضرتؐ نے ارشاد کیا تہا اوسکا ظہور
ہوگا اب شیخ صاحب سوائے اپنی طالبان و غاصبان خلافت دغیرہم انکی ہمراہیونکی نام بارہ جودہ اصحاب منافقین اور
حارصین امارت و امامت و خلافت اور محدثین کے عنایت فرماکے بتلا دین تا انکی جگہ وہ لکھہ دئی جاوین بالجملہ نظر بر جہات مرقومہ بمقتضاے
بمقولہ حضرت لوط پیغمبر لوان لی بکم قوة اور بمقولہ نوح رب انی مغلوب فانتصر او مقولہ موسی خفتکم اور مقولہ ہارون ان القوم استضعفونی او
بمقولہ خویش انی اخاف من قومک یا عائشہ موجودہ بجمع بین الصحیحین حمیدی منافقون سے جو جو خیال حضرت کے دلمین گذرتے تہے
فحوای مضمون فلا تخشوہم واخشون اور واللہ یعصمک من الناس اور الیوم یئس الذین کفروا سے ظاہر ہا بر ہی۔ شرہا و بین شیخ شیوخ
اور شمار بحار و غیرہ کتب شیعیان ائمہ اطہار غلامان مخاطب بخطاب علی مع القرآن سے مرید و اولاد و بچگانو تکو نہ بہکاوین قول کتب
اہل حق کا موید بہ قرآن ہا وین قرآن سے زیادہ کونسا شاہد قوی اور حدیث قابل ایمان ہی فبای حدیث بعدہ یؤمنون معلوم ہوتا
ہی کہ دعوی حسبنا کتاب اللہ کا اور تبعیت قائل حسبنا کتاب اللہ بہی بفحوای یقولون بالسنتہم ما لیس فی قلوبہم لغو و زور ہی تہا ہی المختصر کہ اس ان
ہزاران ہزار مردم دیار و امصار جو موجود تہی اور حج اخیر تہا پیغمبر خداؐ کا تو اسد خاص تقرر جانشینی سے عمل میں آیا جو مبارکباد و تہنیت
تک نوبت ظاہر ہو ئے ایسی جگہ سے ہی کہ کتاب مودات مین صاف حدیث ہی کہ بعد اس جانشینی کے پہر جو شخص اسلام مین داخل ہوتا تہا
تو اوس سے بعد توحید خدا و رسالت رسول خلافت حضرت مولا مومنین پر بیعت لیجاتی تہی بلکہ دیکہیں حضرت روایت موجودہ
نوادر الاصول اور معجم کبیر اور جمع الجوامع سیوطی جس سے صاف ظاہر ہوگا کہ خطبہ جو آنحضرتؐ نے روز غدیر فرمایا تو مضمون اوسکا صاف
یون لکہا ہی کہ ای گروہ مین لیا پاتا ہون بہی تیئین کہ اب تم مین سے جاؤن اپنی پروردگار پاس اور تم مین دو چیزین نفیس بہار
چہوڑتا ہون کہ ہر ایک اونمین کی بڑی ہی دوسرے سے کہ کتاب خدا ہی اور عترت اہل بیت میری نہین دیکہو کہ کس قدر خلاف کرتے ہو اون
دونون مین یا یہہ کہی کہ کیسا خلیفہ جانتی ہو اُن دونون کو تحقیق وہ نہین جدا ہونگی یہانتک کہ حوض پر وارد ہون میرے
پاس ای گروہ اللہ مولی میرا ہی اور مین ولی ہر مومن کا اور جس کا مین مولی ہون پس علی اوسکا مولی ہے اور مصابیح او مسند احمد حنبل
وغیرہ مین یون ہے کہ مین چہوڑتا ہون تم مین دو بہاری نفیس چیزین کتاب خدا اور عترت اپنی اگر اون دونون سے تمسک پکڑو گے

حدیث بخاری جمیعی بعض اصحاب ہو دن رحمت بکر

تو کبھی گمراہ ہوگی بعد میرے بلکہ بعض روایت مین بجای ثقلین کے خلیفتین موجود ہی بلکہ یہانتک کہ ابن مردویہ وغیرہ جو
بریدہ ہی المحصب سے روایت کرتے ہین شکایت تصرف جاریہ مین تو اسطرح صاف فرمایا ان علیا اولی الناس بکم بعدی کہ یہ معلوم کہ وہ یہی
ہی کہ یمن سے اگر شکایت کی کہ مال غنیمت مین سے جاریہ حصہ کلی یعنے خمس مین جناب علی نے تصرف کرلیا تہا اب شیخ جیو صاحب بتلاوین نزدیک
دو کے معنے ادنی وقت من الاوقات نکالنا کہ اطرح چون چرا کلمہ سولی من اقبال و انکار و احتمال قرینہ کسیکے بہی حاجت نہین رہی
اور جلو شتین اجتماع کے محذورات عقل کے دشمن سورہ برات لیجانے پر بہتان امارت صدیقی مین ہو جاتی ہین اور جسوقت کہ کسی لڑائی
مین کسی شخص کو خدمت سپہ سے تو وہان لوگون پر باوصف موجود ہونے کے وجود دنیا مین وہ حاکم ماموربن کا ہوتا تہا یا نہین کیا یہ بات
ہی لسنت شاہ صاحب تحفہ کہ عوام کو دہوکے دیتے ہین غافل از آیہ و نجعل لکما سلطانا ادہر خدا پر اعتراض کرین یا
ابد اوت صاحب منزلۂ ہارونی وہان بہی محذور بتلاوین ظاہر ہے کہ جیسا غیبت موسیٰ مین بفحوای اخلفنی فی قومی کا حال
تہا وہی حال صاحب منزلت ہارون کا حال تہا بلکہ ہم اونہین اوس حدیث یاد دلاتے ہین جو حاکم مستدرک مین لکہتا ہے کہ فرمایا آنحضرت
نے من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن اطاع علیا فقد اطاعنی کہ مثل حدیث غدیر حدیث بریدہ ہی لسو یہ اطاعتین مین من
جمیع الوجوہ مساوی ہے بلکہ حدیث غدیر و بریدہ قریب زمان وفات او حدیث من اطاع مین زمانہ وسیع باقی تہا تہ رحم کرین مفتر یا
وہ کیون طمع امارت مستحصین امارت مین مذمت دنیا و دین حاصل کرتے ہین اور دیکہین حدیث خطیب خوارزم کہ صاف لکہتا ہی کہ
بعد صدور حدیث غدیر حکم دیا جناب پیغمبر خدا نے سبکو کہ علیؑ کو بلقب امارت سلام کرین اور ہو یا یسکی ہی حدیث ابوبکر بن مردویہ
مناقب مین سالم سے کہ شیخین صاحبون نے جناب مولا مومنین کو ایکدن بعد رسول خدا کے کہا السلام علیک یا امیر المومنین و رحمة اللہ
و برکاتہ سو جب پوچہا کہ تم حیات رسول خدا مین بہی اسی طرح سلام کرتے تہی تو اوسوقت عدالت مآب سرخروئی سے فرمانے لگے کہ وہ
امیر ہے ہمارا۔ اب ہر حدیث ہمیر خوب یقین کرسکتے ہین ہوت کلام سے ان حضرت کے جو درباب اسامہ بہی دیکہی ہوئے ہون کہ
یہ روایت کسقدر کلام عدالت مآب سی مشابہ ہے کیونکہ بتصریح انکی محدثین خاص عام صحاح وغیرہ کے ہویدا ہے کہ اسامہ کو
جو امیر لشکر اور انکو ماموم کرکے پیغمبر خدا نے اوسکی ساتہہ قریب وفات تعیین کیا تہا جسسے آخر یہہ متخلف ہوئے تو اوسی بہی بعد
وفات سرور کائنات سلام بامارت اسی طرح کرتے تہی اور صاف ظاہر ہے سیاق و مذاق سے اوس کلام کے کہ بطریق طعن
و استہزا ایہہ حرکت تہی کہ عقلاے فہیم اوس مذاق سے جان سکتے ہین سو اوسی طرح یہان حال ہی کہ حرکات شیخ صاحب بہترین نمونہ
ہے ادنی شیوخ امیر خوانان بغض سو آن کا شیخ صاحب اپنی سر پر خاک ڈالین کہ امارت مستحصہ کا خود مستحصین عادلین کے زمانے

زبانی بحسن الکلام میں تو خاک اوڑ گیا اب چاہیں یہہ بہتری خاک سر پر اوڑاویں حقیقت میں یہی ہے کہ یہہ بھی جانتی ہیں اور
وہ بھی جانتے تھے لیکن بمقتضاے وجحدوا بها واستیقنتها انفسهم وہ بطمع حرص امارت یہہ بطمع نفسانی لوگوں کی بہکانے سے جحد انکار کی
جا دین مبارک ہی ہیں ہم اور حدیثیں اونہیں یاد دلاتی ہیں کہ دیلمی مسند فردوس میں اور ثعلبی تفسیر میں روایت کرتا ہی کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ حق علی کا امت پر مثل حق پدر ہے فرزند پر اور قاضی ابوبکر باقلانی روایت کرتا ہی کہ حق علی کا مسلمانوں پر یہ ہے
کہ عصیان و نافرمانی اونکی نکریں کیونکہ حال اسکا بھی یہی ہی کہ مثل باپ کے ہی اور نافرمانی باپ کے ممنوع محذور ہی لیعنے اولی بالتصرف کیونکہ
باپ سے زیادہ اس جہان میں کون اولی بالتصرف ہی چنانچہ یہی سبب ہے کہ بیضاوی وغیرہ نے تفسیر آیہ النبی اولی بالمومنین من
انفسهم میں وہو اب لهم فی الدین تک ہی لکھا ہے معاذ اللہ کہ یہہ حضرات نسخہ یہہ جو راوہین کی محققین ظاہر کرتے ہیں جسکی تہمت آپ لوگ
شیعوں کو لگایا کرتے ہیں : اوصاف اولی بالتصرف کی تصریح ہی بلکہ اور کیفیت وہاں ظاہر ہی جس سے حقایق مرتب محاسن حدیث
من کنت مولیہ کے کہ بعد کلمہ کذائی ہی اسی طرح کہیلتے ہیں جسمیں شاہ صاحب و شیخ صاحب ہاتھہ پاؤں پٹیتی تھی لیعنے بہت
تصریح سی لکھتا ہی کہ نبی اولی کل امور میں ہی لیعنے سب امور دین و دنیا میں اسلیے کہ پیغمبر امر کرتا ہی انہیں اور نہیں راضی ہوتا اونسے مگر ساتھہ
اوس چیز کے کہ اوسمیں صلاح و نجاح اونکی ہی برخلاف نفس کے اور اسلیے مطلق جہوڑا تو لیس واجب ہے اونپر یہہ کہ وہ محبوب تر ہی ہو
اپنی نفسوں سے اور حکم اوسکا نافذ بھی ہو اپنی نفوس کے حکم سے اور شفقت اونکی زیادہ ہو اپنی نفسوں کی شفقت سے اور اوصاف سے اور اسمیں
کہ وقت روانگی غزوہ تبوک جو لوگوں کو امر کیا خروج کا تو لوگوں نے عذر کیا کہ ہم باپ سے اجازت لے لیں تو اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی
اور بعض قرات میں وہو اب لهم فی الدین آیا ہی للمختصر اسی لیے کل مومن آپس میں بہائی کہلاتی ہیں کہ ہر نبی باپ ہی امت کا دینی
باین حیثیت کہ وہ اصل ہی اوس چیز میں کہ ساتھہ اسکے زندگانی جاوید ہی ۔ قربان رسول و سبطین کہ امت نے جو کچھہ
کیا اور کرتے ہیں کریں لیکن اونہوں نے جان و مال عرض و ناموس دیکر باپ سے زیادہ کر دکھایا اب بھی منکر ہو اونکی محبت کے
توڑیں جو لیں میں ۔ شیخ جو اونکی ہم کیش ہیں اوفی بالقبول اپنی سر میں اونچا اوڑا دیں کہ بیضاوی نے تمام قلعی انکی
اعتراضات و انکارات کی ملیامیٹ کر دی بعد فصحا و بلغا کو لیعنی حدیث من کنت مولیہ میں ساتہہ خطاب الست اولی بکم اور دعا اللهم
وال من والاہ کے اور سبیت معنے اولی بالتصرف اور دوستی وغیرہ کی ترتیب تاکید کلام بیضاوی کس طرح حاصل کر سکتا
ہی ناصب کو ذرہ شرم ہو تو دیکھے کہ یہ کیفیت ہی یہ غزوہ تبوک کی خود تصریح بیضاوی سے بابت حدیث منزلت کی کہ زمان
غزوہ مرقوم میں وہ بھی نافذ ہی ۔ اب برادران سنت صین امارت کو زیادہ ندامت حاصل کہ حدیث منزلت لیعنے یا علی انت منی بمنزلۃ

ہارون بن موسیٰ اور یہ حدیث غدیر دونون سے تمام ہاون بیٹے انکلے بیکار ہو گئی اور فصاحت و بلاغت درگئی عنایت حمید
مصرحہ بموجب اشارہ سابقہ ہمارے حدیث غدیر مین کس کس طرح ظاہر و باہر ہوئے اور جملہ وال من والاہ کی خوبی اور پسند رہے مقصود خلافت
شکر ہے خلافت مولائے مومنین تطبیق کلام بیضاوی کیا روشن و آشکار ہے و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور — شرما دین شیخ صاحب
حدیث تخریج یحیی ابن عساکر و ابن نجار سے کہ فرمایا حضرتؐ نے انا المنذر و انت الہادی بک یہتدی المہتدون بعدی اور حدیث تخریج
ابو الحسن خلعی کو دیکھیں اور شرماوین کلمہ مولی ہی کیا کلمات ہذیانی ہیں لیے اغوائی عوام مین سرگردان ہیں وہ حدیث کہ
ہے انس بن مالک سے بھی حضرت سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے ما من نبی الا و لہ نظیر فی امتہ و علی نظیری شیخ صاحب اپنی بجائے نون
مین شیخی بگھارتے ہیں تو آیات باب مدینۃ العلم کے سامنے اونکی کچھ نہیں چل سکتی کہ قطع نظر اس نظر و نظائر مصرحہ بالا کی حدیث
غدیر و بریدہ مین اگر ایک جگہ بالفعل ایک جگہ بالقوہ حکومت نیجاوی تو کونسا محذور لازم آتا ہے نہیں جانتے کہ ایک کلمہ مین
معنین مختلفین حقیقے و مجازی تک تو بتصریح بیضاوی و محشی اوسکی مصرح ہیں آیا یہی دعوی ہے حفظ قرآن و علم بے پایان کا دیکھیں
آیات ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ الآیہ اور حروف کرین جملہ آئندہ آیہ مرقومہ سے کہ بتصریح بیضاوی مع وہان علی کے لئے ہے کہ تمام
عمدہ لشکر سیا اونکی باعث اذیت خدا و رسول و نفس رسول ہین فرا آیۂ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم مین تو مہربانی کرکے
فرما دین کہ یہان اجماع اطاعات کا کیا علاج ہے یہ بھی درست ہی بکار ہی تو برا غرا ہو اور حال ظہور فضیلت جن جانی سورہ برات اما
حج صدیق کے کہ بقول حضرات امیر حاج ہوئے تھے امارت مین کیونکر جمع ہونگی یا دو دیار حاج کیا جاویگا سبحان اللہ امیر حاج
بنکے چند آیات سورہ برات لیجا دین اور سوفت اس جزو خاص امارت سے تو بفرمان ایزد سبحان معزول کئی جاوین اور حکم ادی یا اسے
ولیہ ابلاغ ان احکام حق کا یا تم آپ کردیا کوئی شخص تم مین سے دیکھو مدارج محدث دہلوی و روضۃ الاحباب و طبری و غیرہم کہ جناب ہو
مامور ہوے اس کام پر اور بعد رسول خلیفہ بنکے بھی معزول الامارت بیٹھے جہانکہ ابلاغ احکام کلی و امارت عام ہے فاعتبروا یا
اولی الابصار اور جناب شاہ صاحب تحفہ دہلوی کے دین و دنیا کہ عہد و پیمان کفار سے وہان تہا اوسکی لئے یا خود جناب ہو
کہ مثل شاہ زمان اونکی نزدیک ہی تھی یا کوئی تورہ چاہیے اسلئے علی بھیجے گئے اور جناب صدیق مثل وزیر تھی جسکو زیادہ الفضل
صیدقت اشعار شاہ صاحب دیکھنے ہو تو وہ کتاب حدوث مرقومہ الصدر دیکھی اور شاہ صاحب کے شرع تورہ پر تحسین کرے کہ اس جلسہ تو
علی تورہ بنا لئے اور پھر جانشینے کے وقت حضرت علی رعیت اور وزیر صاحب بادشاہ غرض ان حضرات کے کسی بات میں
بھید نہین انکی شرع کا ٹھکانا نہ تورہ کا اور پھر حماقت و سفاہت ہو آیات باب مدینۃ العلم کے حصہ مین لگائی جاوی الحق اذلم

لم نسیحہ فاصنع ما شئت حضرات درین خدا سی کیون لگر بیٹھنے کو بیت مجانی ہین جو خود آنجناب جناب مولی ہین عین حالات
اول پر دیکھین کیا فرماتی تہی کہ ای گروہ کیون نکالتی ہو حکومت محمد صلعم کو اوسکی گہر سیے جیسا تاریخ طبری و روضۃ الاحباب
وغیرہ مین مفصل ہے تم ہم گردہ خدا سے خود تو کہتی ہو کہ پیغمبر نے تینو ملکی خلافتو نکا حکم دیا تہا اور حدیثین ہو منوعہ
اسمین پیش کرتے ہو اور وضع حدیث کی نسبت دوسر طرف اسپر لطف یہ ہے کہ کتب تواریخ و حدیث بہری پڑی ہین
اس سے کہ بڑی صاحب نے لوگون سے پوچہا اسوقت کہ کسکو خلیفہ کرون لوگون نے کہا حضرت عمر کو اور وثیقہ لکہا اس بات کا اور ان
بزرگ نی وقت مرگ اپنی نبیذ فاروقی بیکر چہہ آدمیونکی شوری مین خلافت سونپی دیکہو اب کہو غضب الہی کس پر گرا جہوٹا کون اور کہلاو میعن
تکو تاریخ الخلفا وغیرہ اور شرما و کہ اگر منصوب الخلافت تہی تو پہر استفسار اور چہہ آدمیو نمین سے ایک کسی پر انحصار یعنی چہ الا لعنۃ اللہ علی
الکاذبین وہ خطبہ جناب امیر کا جو ابن مردویہ وغیرہ روز خاتمہ شوری کا نقل کرتے ہین مرید و نکو سنا و تو قلعی کہلی جسمین حضرت نے
اسی حدیث من کنت مولیہ سی بہی دعوی خلافت پر حجت کی اور فرمایا ہی کہ خلافت اول مین یہی نہ مانا الصافی کے اور دیم مین اور
ایسی کہ ایک آدمی جواب دہ نہو سکا۔ کیون چہپاتی ہو روایت انجام تال انکار الولی بالتصرف کو تفسیر ثعلبی سے دیکہو ذیل آیہ سال
سائل بعذاب واقع مین اور دو رہ تہر خدا سے کہ جو مزا حارث بن نعمان فہری نے چکہا تہا وہ مزا شیخ صاحب بہی بحول و قوت الہی وقت مآل
چکہین گے اسی نہین سناتی مرید و نکو کہ مفسرین گو رین وغیرہ لکہتے ہین کہ جب آوازہ حدیث غدیر مشہور و زمین شایع ہوا تو حارث بن نعمان
فہری آیا پیغمبر خدا پاس اور کہا کہ ای محمد صلعم کلمہ شہادت ہمین سکہلایا قبول کیا نماز روزہ کو کہا قبول کیا لیکن اسپر بہی
تو راضی نہوا کہ اپنی چچا کی بیٹی کو ہم پر فضیلت امارت دی ہم پر بالادست کیا اور کہا من کنت مولیہ فعلی مولیہ آیا تو نے از خود
یہ کام کیا یا خدا کے کہنے سے حضرت صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کہ خدا کی طرف سی کیا او سوقت وہ کہتا چلا کہ خداوندا اگر محمد صلعم
سچا ہے تو حارث پر آسمان سے عذاب بہیج چنانچہ اونٹنی پر سوار ہوا تہا کہ ایک پتہر آسمان سے آیا اوسکی سر پر کہ مقعد سی پار ہو گیا
اور ہلاک ہوا خدا کری ایسی ہی شیخ صاحب کذب رافضہ کا لکہہ ہین کہ معلوم نہیں روح شاہ صاحب کی حلول کیا ہے شیخ صاحب مین جو ہو نکی
کو تک تہی وہی انکی ہین بلکہ کچہہ بڑہ کر ہین کہ نزول آیہ انما ولیکم اللہ مین معاذ اللہ عوام کے بہکانیکو بالکل انکار حقیت مولائے
مومنین ہی بلکہ بمقتضائے یستہزؤن باللہ استہزا ہے قصہ تصدق انگشتری پر اور اسپر طرہ یہ کہ ام حیا الحیی ایک
کافی نمونہ ہی مصدق و اسطی منصف کے انکی الگو نکی ایسی صفات کا اور انکی عز خرفات کا ابوذر رض سے جو اس باب میرمانت
تبصرہ کلمات نیابت و امامت وغیرہ لی کہ ہم الفاظ سے حدیث مروی ہے خوب قلعی کہولتی ہے ظرافت کی ہین جو زاعن الطرالبت مختصر آنہ ترجمہ

اسکا بہی لکہہ دیتا ہون کہ ابن عباسؓ ابوذر غفاری سے روایت کرتے ہین کہ کہا اونہون نے کہ مینی اپنی کانون سے سنا پیغمبر خدا
فرماتی تہی علیؑ ہی امام متقیون اور ابرار اور قاتل کفار نصرت دی خدا اوسکو جو علیؑ کو نصرت دیوے اور خوار اوسکو جو علیؑ کو خوار کری
اور بہی بعد اسکی روایت کی کہ فرمایا رسولخداؐ نے کہ خداوندا موسیٰؑ نے تجہسے سوال کیا اور کہا کہ پروردگارا کشادہ کر تو سینہ میرا
اور آسان کر تو کام میرا اور کہول تو گرہ زبان میری کی تا کہ سمجہین لوگ اور میرا بوجہ اوٹہانیوالا حکومت کا کر تو میری آل میرا اہل
مین سے اور شریک کر تو اوسی میرے کام مین پس تو نے بہیجا موسیٰ پر قرآن ناطق کہ جلد قوی کرینگی ہم بازو تیرا اور کرینگی ہم دونو
کے لئے حجت و قدرت و حکومت سلطنت خداوندا مین محمد پیغمبر تیرا ہون اور برگزیدہ تیرا الٰہی کہول تو سینہ میرا اور آسان کر کام میرا اور کر تو
میرے لئے بہی بوجہ اوٹہانیوالا میرے اہل بیت مین سے اور مستحکم کر تو اوسکی سبب سے پیٹہ میری اور بعد اسکی آیت انما ولیکم لائی جبرئیل
اور یہہ بات بعد عطای انگشتری کی ہوئے کہ جناب امیرؑ نے حالت رکوع مین دی کہ ثعلبی جیسے الدیا بعد صاحب تحفہ امام مفسرین لکہتے
ہین اپنی تفسیر مین شرح لکہتا ہی اور ابن سلام جو جدید الاسلام تہی اوسید وہ بہی شکایت لائی تہی اپنی کنبہ قبیلہ کی کہ بسبب
ضد کے وہ تیور کرتے تہے اور مناکح وغیرہ امور ترک کردی تہی اور اس آیت کا نازل ہونا بجی جناب کی تائید مین ان حضرات
کی ان خود کتب تفاسیر و حدیث مین کہین شرح کہین مجمل موجود ہے چنانچہ تفسیر مرقوم جدا گانہ جناب مولینا محمد قمر صاحب نے تہوڑے دن ہوئے
لکہا ہی بہت مصرح ہی اوسمین تفصیل سب مراتب کی ہی حقیر صرف نظر بر ظہور کذب کاری ان صاحب کے کہ کس بیباکی سے اشتہار اور سخن بیہودہ
معاذ اللہ منکر قصہ خاتم و نزول مین مختصراً لکہہ دیتا ہی جس سے ہر ناظر کو ظاہر ہو جاوے کہ جیسا یہ انکار ہے ایسا ہی انکار مباہلہ
کا حال ہی صحیح مین چند کتب کا انکی حوالہ دیتا ہون جسکا جی چاہے دیکہہ لے۔ اسباب النزول علی بن احمد۔ کتاب فضائل ابن معاذ
معجم اوسط سلطان بن احمد۔ تنویر محمد فتال۔ تفاسیر فلکی و ماوردی و قشیری و رازی و نیشاپوری و فردوسی و ابو بکر شیرازی
احکام قرآن ابو بکر رازی۔ کتاب ما نزل من القرآن ابو نعیم و مستدرک حاکم و مناقب ابن مردویہ و سمعانی و تفسیر مواہب و تفسیر
احمدی تفسیر مدارک و تفسیر زاہدی و تفسیر حسینی و تفسیر کشاف و تفسیر رازی اور ابو الشیخ اور ابن عساکر اور صحیح نسائی اور جامع الاصول
وغیرہا سب مین قصہ خاتم اور نزول آیہ حق جناب ولیؑ کے موجود ہی۔ ابی بکا تو شیخ جو کی ایسی ضالین مضلین کے کلامون سے بچی
جو اسطرح تحریف و مسخ کرکے حوالہ کتابونکی دیوین ہمین لازم ہی کہ کتابین طرفین کی دیکہو اور فرق و تمیز جہوٹ سچ مین کرو اگر دن
خدا کے ان پوچہی جاوے۔ اب دیکہو کذب کاری ان نیک شعار کے قصہ عطای خاتم مجمع البیان مین تفسیر ثعلبی و احکام القرآن
ابو بکر رازی اور مصرعات طبری ور مانی وغیرہ سے منقول ہی چنانچہ ابو بکر رازی کتاب احکام قرآن مین لکہتا ہی جیسے کہ مغربی اور

اور طبری و رمانی بھی حکایت کرتے ہیں کہ انہا نزلت فی علی حین تصدق بخاتمہ وہو راکع الخ یہہ پہلی بات ہے یا وصف دعویٰ پر
مجمع البیان انکا ذکر نہیں کرتے کیا جواب دینگی خدا کو۔ کتب محولہ سب لوگ اگر نہیں دیکھ سکتے تو بیضاوی تو شہر میں کوچہ بازار
میں سوداگروں کے پاس موجود ہی دیکھیں وہ بھی لکھتا ہے وانہا نزلت فی علی مرتضیٰ حین سئلہ سائل وہو راکع فی صلوٰتہ فطرح
لہ خاتمہ واستدل بہا الشیعۃ الخ اور یہہ بموجب اپنی عقیدہ مختار کے یعنے راکعون سے متخشعون فی صلوٰتہم و زکوٰتہم اور لزوم
حمل جمع بر واحد ظاہر کرکے توجیہ صحت قصہ میں خاتم کے لکھتا ہے وان صح انہ نزل فیہ فلعلہ جی بلفظ الجمع لیرغب الناس
فی مثل فعلہ فیندرجوا فیہ وعلی ہذا یکون دلیلا علی ان الفعل القلیل فی الصلوٰۃ لا یبطلہا وان صدقۃ التطوع تسمی زکوٰۃ اور
صاحب کشاف لکھتا ہے فطرح خاتمہ کانہ کان مرجا ای مضطربا فی خنصرہ فلم یتکلف لخلعہ کثیر عمل تفسد بمثلہ صلواتہ اور
عبارت تفسیر احمدی یہہ ہے او ہو حال مخصوص بیوتون ای یوتون الزکوٰۃ فی حال رکوعہم فی الصلوٰۃ وہی بہذا المعنے
نزلت فی علی رض حین سالہ سائل وہو راکع فی صلوٰتہ فطرح لہ خاتمہ کانہ کان مرجا فی صلوٰتہ فلم یتکلف لخلعہ کثیر عمل
یفسد صلوٰتہ ہکذا ذکرہ صاحب الکشاف وتابعہ صاحب المدارک ثم قال والآیۃ تدل علی جواز الصدقۃ فی الصلوٰۃ وعلی ان الفعل
القلیل لا یفسد الصلوٰۃ وقال الامام الزاہد والآیۃ تدل علی ان اسم الزکوٰۃ یقع علی صدقۃ التطوع وعلی ان العمل الیسیر مباح فی الصلوٰۃ
ولا یخفے علیک الفرق بین العمل القلیل والکثیر فان الاول غیر مفسد والثانی مفسد والمذکور فی بعض کتب الشافعیۃ ان العمل
الکثیر ایضا غیر مفسد انتہی سبحان اللہ اوس مفسد کو کیا کہنا چاہیے جو باوصف اتنی تصریحات بانی امام المفسرین کے یہہ عمل عطاء
خاتم کو اور معاذ اللہ قرآن و حدیث کو کھیل بتاوے اب بتاوین کہ یہہ جملہ دروغ گو را حافظہ نمیباشد کہ ہر لگا فاعتبروا یا اولی الابصار
اور تفسیر حسینی کہ نہایت صاف فارسی عبارت ہے دیکھیں بحکانے شیخ صاحب کے عبارت تفسیر حسینی میں بھی جو نیچے اسی آیت کے
موجود ہے صاف لکہا ہے حال آنکہ ایشان خشوع و خضوع و فروتنے میکنند در نماز و زکوٰۃ خود و گفتہ اند این حال مخصوص است بیوتون
یعنے زکوٰۃ میدہند در حال رکوع خود در نماز از غایت حرص کہ باحسان دارند و مسارعتی کہ در ادائی آن می نمایند در اکثر تفاسیر آمدہ است کہ
این آیۃ در شان علی مرتضیٰ رض نازل شدہ در اسباب نزول آوردہ کہ حضرت رسالت پناہ صلعم از حجرہ طاہرہ بمسجد آمد مردمان بعضے در رکوع و جمعے در قیام
بودند دیدہ مبارک آنحضرت صلعم بر سائلی افتاد پرسید کہ ہیچکس ترا چیزے داد وی گفت خاتمی از زر یا نقرہ بحضرت صلعم نمود و گفت این خاتم بمن داد
آنحضرت صلعم فرمود کہ این عطا کردہ است و درویش اشارت بعلی رض کرد حضرت صلعم فرمود کہ در چہ حال بتو دادہ سائل گفت عطانی وہو راکع
حضرت رسالت پناہ صلعم تکبیر گفت و این آیت بر خواند کہ گذشت انتہی آئیں دیکھیں منصف لوگ اور شرماویں بحکانے شیخ صاحب کے اعدو طب

مرین شیخ جو حسینی بہر ہالی مین ایسی موٹہہ سی لکہا تہا صحیفہ قاطعہ مین بعد ترجمہ آیت انما ولیکم اللہ بائیسوین صفحہ مین پہلا
جو چیز نماز سی مناسب نہو اوسکی صدور عین نماز مین حرج کرنا بلغا کا کام ہی یہ ولیسا ہوا کہ کوئی کہی تمہارے مقتدا وہ لوگ ہین
جو عین نماز مین قرآن کی آیت لکہتے ہین الی آخر الخرافات فاعتبروا یا اولی الابصار بلکہ واضح ہو کہ سوائے تفاسیر مرقومہ کے ان صحیح
اور جامع الاصول اور جمع بین الصحاح الستہ مین بہی تصدیق اسکی ابن سلام سے موجود ہی اور اخطب قصیدہ حسان سے اس باب مین
جو لکہتا ہی دو شعر مصدق قصہ یہ ہین سه فانت الذی اعطیت اذ کنت راکعا فدتک نفوس القوم یا خیر راکع
فانزل فیک اللہ خیر ولایة وبینها فی محکمات الشرایع اور ابن مغازلی شافعی ابن عباس رض سے لکہتا کہ حضرت انگوٹہی
مولا کو نماز مین سائل کو دی اوسدن فرمایا رسولخدا نے الحمد للہ الذی جعلہا فی اہل بیتی اور پڑہا تہا آیہ انما ولیکم اللہ
کیون تعجب کرتے ہین تو ایسے تعصب اور کیون حیران ہوتے ہین نہین دیکہتے مسند احمد حنبل مین کہ اسی طرح حدیث نور مین فرمایا
فی النبوة وفی علی الخلافة کیون دکہا دیتی ہین لوگونکو ومن یتول اللہ ورسولہ کا اول تو فرا جملہ اللہم وال من والاہ مین اچہی
ہین یاد کرین دوسرے دفعہ ذرا معنے تولی کے قاموس منتہی الارب مین دیکہین کہ ہم اونکی مقلد نہین ہین کہ وہ ہی
دوست ہی دوست کہین تو ہم بہی کہین دیکہین تولی بمعنے تقلد بہی آیا ہی یا نہین فی منتہی الارب تولی ولی
ساختن و بخود گرفتن کاری و بکار کسیے قیام نمودن و ولایت دادن دیگردن کردن کار را التقلد تولی الامر ای
تقلدہ الخ اور پہر ذرا غور کرین مضمون فان حزب اللہ ہم الغالبون کو جو بعد آیہ ولایت کی ہی اور پہر یاد کرین آیہ سابقہ کو
جسکو باتفاق سب کے بخوف فضائح مرتدین نہین ذکر کیا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه
فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومة لائم ذلک فضل
اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم اب پہر یاد کرین حدیث رایت خیبر کو کہ کسکے حق مین فرمایا پیغمبر نے لاعطین الرایة
غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ اور دیکہین حدیث طیر کہ جامع الاصول اور صحیح ترمذی تک مین موجود ہی جو
بتیس شخصون نے انس سے روایت کی ہی کہ دعا کی رسولخدا نے اللہم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی ہذا الطیر اور جناب
مولائے مومنین آئے اور ساتہہ نوش جان فرمایا اور انس کے کیا افعال ظاہر ہوئے المختصر دیکہین کہ مصداق آیہ مرقومہ کا بہی کون
ہے حتی کہ ثعلبی وغیرہ مفسرین تو کس کس تصریح سے لکہتے ہین بالجملہ مضامین آیہ مقدمہ و موخرہ بہی آیہ ولایت کے واسطے
مفہم [illegible] ہوتے معنے ولی کے ظاہر تو انکار ہین ومن لم یجعل اللہ له نورا فما له من نور — اور بہتیری روایات و

روایات و حدیث اس باب مین ہین کہ طول و طویل ہین ہین حذراً عن الطولۃ اس جگہ نہین لکہہ سکتا کہ طومار طویل ہوا جاتا ہے جسکو زیادہ بصیرت مقصود ہو رسالہ تفسیر آیۂ مرقوم مولفہ جناب مولینا مولوی محمد باقر صاحب کو دیکہے جسمین بہی جداگانہ انہون نے رسالہ لکہدیا ہی کہ ابہی تبیض کی بہی نوبت نہین پونہچی ای مسلمانو قطع نظر تمام ان باتون کے اب دیکہو مدعی اسلام کو اسنے جو جو زاغ بانیان اور بدزبانیان نسبت بقصہ خاتم و نزول آیۂ مرقومہ کے ہین وہ شقاق و محاربہ با خدا و رسول ہے یا نہین اور مخالف اپنی ائمہ مفسرین کے کہ بعض بعض کے عبارتین تک بہی لکہدی گئی ہین اور جو کچہہ انہین بطرف شیعیان ائمہ طاہرین کے لگائی ہین دیکہو وہ انکا مستحق کون ہی کیونکہ اب تو خود وہ باتین انکی تفاسیر سے دیکہہ چکے ہو اب ای مسلمانو ہم تمکو قسم دیتے ہین خدا کے اور اونکی بڑی سی بڑی پیر و مقتدا کی کہ تحریرات صاحب استہزا کی انکار کے درباب آیۂ مرقومہ دیکہکر او عبارات تفسیران مرقومہ کے دیکہکر جسکا جہوٹ ہو مبینک وسکی تحریر پر جملہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین لکہدین اور اوسکی تمام تحریرات اسی طرح جانین اس نسخہ کاذبہ کے تمام جہوٹ بہتان مضامین بنام نہاد مکاتیب سبحان علیخان صاحب بہی اسیطرح صنعت کار لیسے بنا رکہی ہین کتاب ردّ مکاتیب کوئی دیکہی تو اسکی کذب کا بیان اسیطرح ظاہر ہوتے ہین غضب خدا کا جسے شرم نہین کہ جو قصہ خاتم کس تفصیل سے اپنی تفاسیر مرقومۃ الصدر مین موجود او سپر کس بے باکی و بی شرمی سی کیسا استہزا ہے کہ معاذاللہ تا کہ عوام ناواقف بالکل نامعتمد جانین عطائے خاتم کو حال نماز مین الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین - ایسی ہی کذب و زور اور انکا میون سے کرمال اونکا گستاخی و جدال و شقاق با خدائے ذی الجلال و رسول ایزد متعال ہے جلاوطنی لکہنو سے نصیب ہوئی ورنہ بہتیرے علمائے سنت جماعت سے فرنگی محل بہرا پڑا ہی اور اکثر اونہین سے صاحبان تصانیف ہین بلکہ سنا جاتا ہی کہ سنے شیعہ تر ایسے خوارج حروری کے اخراج پر خوش تہے اور عجب نہین تہا کہ ہاتہ آتی بہیا جیسو تو صورت نہ پہچانے جاتے بلکہ عجب نہین کہ العیاذ باللہ انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ الآیۃ سزا پاتے خیر ہوئی کہ مثل فارین احد و حنین عریض و طویل منازل طے کرتے گئی کہ اسکا مظہر التواریخ عارف منازل و مقامات جو مدینہ منورہ و فرار شیوخ فارہ ہو سکتا ہی - ظاہر ان صاحب کو کچہہ خیال نہین کہ کوئی شخص کتاب دیکہیگا کذب انکار و حوالہ کتب دیکہیگا اور غیر مطابق واقع کے پاویگا تو کیا کہیگا - ایہا للتائبون اعرتون اعرد و سر کا دہوکا ہے نادانقفون کو دیکر عبث چاہ ہلاکت مین ڈالی ہین او مصداق قد ضلوا و اضلوا ہوتے ہین - احداث فرار خیبر وغیرہ مراتب عصیان خدا و نافرمانی رسول و اغضاب و ایذائی بضعۃ رسول و اذیت رسانی نفس رسول وغیرہ احداث بدعات تمام عذر لنگ توبہ بار بار وضو بر وضو بدتر از گناہ کو مضامین فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ اور ان الذین یوذون اللہ و رسولہ اور اطیعوا اللہ

واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم اور ومن یرتد منکم عن دینہ اور افان مات او قتل انقلبتم اور بل عصیتم ان تولیتم وغیرہ آیات
کثیرہ سے مبطلین اعمال شکست فاش دیتی ہین پھر اس طمع خام کا خیال نکالدین زیادہ دم ہونگی اور فضیحت کیطرف لوٹینگے
اب واضح ہوگا لوگون کو کہ درباب خطبہ جناب سیدۃ النساء کے اور غصب حقوق وغیرہ تمام مرتب کے جو جو اسنے طرف شیعون
کے نسبتین دین ہین سب مین اسیطرح کا زور وبہتان ہے۔ حقیقت مین ایسا نا شدنی آدمی پڑھا لکھا سوا انکی تحفہ کے ہو جون کم
بلکہ نہ دیکھا ہوگا کسی نے بلکہ یہ اونسے بڑھ کر ہی سبحان اللہ زہی علم وزہی دیانت عجب حال کہ حدیث غدیر مین جو کلمہ لبعدی تھا وہان تو انکی تحفہ
معجون کلمہ لبعدی پر خلافت بلافصل کا عذر پیش لائی جب جابر طرف سی لی دی ہو سنئے اور خدا نخواستہ ہو تمین بعدی بہی پایا تو دونون جگہ لبعدی
مین بڑا بازیا فی وقت من الاوقات کی ہانکی ہین اور اولی کی بہی صرف دوست کی معنے ہو یا ہیں عقلا کے نزدیک محض لغو ہین کیونکہ
مضمون یاتی من بعدی اسمہ احمد مین دعوی مسیلمہ کذاب اسود کے تصدیق کرینگی بلکہ جو شخص منکر رسالت آنحضرت ہو اونکی تائید کو
بہی موجود ہونگی کہ وہ احمد اور مین فی وقت من الاوقات آوینگی بہلا کوئی عاقل خیال کرسکتا ہی کہ ایک شخص قریب
وفات وصیت کری کہ میرے بعد میرے تخت پر فلانا شخص بیٹھے تو اس عقلمند جیسا آدمی پہلی تین آدمیونکو تخت نشین
کریگا اور پھر اوس شخص کو اسکے بعد یہ تو پوچھو کہ ولیعہد بہادر جواب موجود منصوب ولیعہدی ہین اور اللہ تعالے بادشاہ کو
سلامت رکہی وہ بہی ولی ہوئے اور ولی ہین سب رعیت کے اب بتلادین کہ ولیعہد بہادر ہین وہ بمعنے دوست ہوئے یا اولی بالتصرف اور ہوئے
ولیعہد بہادر جو منصوب ہوتی ہین کہ بعد بادشاہ کی یہہ تخت نشین ہونگی آیا بلافصل تخت پر بیٹھینگے یا پہلی مرزا جوان بخت
پہر مرزا خضر سلطان پہر مرزا عبداللہ عقل کا دشمن معترض کو بہی نہین جانتا موقع کلام کو نہین سمجھتا جو جی چاہتا ہے دینی
بی وقوف بچکا نونکی خوش کرنیکو بکدیتا ہو واہی تباہی مثالین بی ڈہنگی بے ربط۔ تابعان باب مدینۃ العلم سی گفتگو ادنی
طرح کرنیکا ارادہ کرتے ہین اپنی زعم مین نازان ہونگی کہ جسطرح وہ حوالہ دیتی ہین ہم بہی دیتی ہین بہیا جی تابعان قایل
سلونی کجا تابع قیلونی دو حوالہ بشرطیکہ حق پر بہی ہو وہان جو کبھی کا جہوٹ کہی گا یہاں جو کہینگے سچ کہے یا بندہ مسیلمہ
کذاب بہی آیتین بناتا تہا یہان تابع فرمان مخبر صادق کہ کلام اونکا وحی جانتی ہین تم تابع اونکی جو بزبان گویا مخبر
صادق ہین سے ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ولنعم القائل تو مسیلم را لقب کذاب مانند مر محمد را اولی الالباب مانند
— انہو فقت بیساختہ یاد آگیا وہ کلام نامی خلیفہ پنجم امیر نواصب شام کے وزیر اعظم عمرو عاص انکی عادل صاحب کا کہ جسکو بقیت طرح
خط جناب سوا امیرالمومنین ع کا اونکی پاس لیگئی تو کمال فصاحت و بلاغت سے نہایت دلیرانہ کلام کہے کہ وہ خود در تمام

لطیفہ در باب ولیعہد

حضار دنگ ہوگئی امیر نو صب شام نے چاہا کہ کچھ روپیہ اوسکو دینا چاہیے تا کہ اسکی مدح و تعریف مین بھی کچھ کلمات کہی المختصر کہ
بہت کچھ روپیہ دیا لیکن اونہون نے کچھ نہ کہا اور پھر جو کلام فصیحانہ اسکی نسبت کہی وہ بھی فصیحانہ تھی غرض اونسی یہانتک کہا گیا
کہ اتنا زر کثیر تجھے دیا اور تو نے امیر کی کچھ تعریف نہ کی اونہون نے جواب دیا کہ روپیہ بیت المال کا حق مومنین کا ہے اسکو امیر نے کیا
روپیہ اسکی باپ کا نہین ہے امیر المومنین مولا متقین غالب کل غالب علی ابن ابیطالب ع ہین جو مستحق تصرف بیت المال مین اور
مدح و توصیف و ستایش مولا مومنین ع کے ہر کلمہ مین نمایان تھی یہانتک کہ خط لکھنا بھلا دیا انجام کار جب وہ مرخص ہوئے تو
والی شام نے وزیر صاحب سے کہا کہ بہت افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا آدمی نہین ہے کہ جیسے کلام اس شخص نے اس شہر اغیار
مین بسر دربار کہی اسی طرح علی ع سے کلام کری اوسوقت وزیر صاحب نے جواب دیا کہ اگر تیرا حق بھی مثل علی ع ہوتا تو ہم اس سے
زیادہ کلام کرتے سبحان اللہ دیکھیے شیخ جیسی حق بر زبان جاری کہتے ہین اور یہہ ہی مصداق الکذوب قد یصدق کا
اور یہہ ہے محل اطلاق قول الفضل ما شہدت بہ الاعداء کا اہل حق کہ تابع ہین مخاطب بخطاب مع الحق کے اونکی مثالین اس
طرح لا جنب صادق ہوتے ہین اور سوچین طالبان حق مقام عبرت ہے کہ اتنا حق علی ع کا جانتی تہی لیکن بعوائے نفس و طمع
جاہ و حب منصب نے بفحوائے حب الشئی یعمی و یصم و بکم الیسا اندھا اور بہرا اور گونگا کر دیا تھا کہ مصداق و جحدوا واستیقنتہا
انفسہم ہا وصف اس اقرار کے دو گونہ منکر تہی المختصر امیر صاحب اوسوقت بہت سوختہ ہوئے اور کہا کہ قسم ہے خدا کے کہ طرماح رض کے کلام
نے میرا دل اتنا مجروح نہین کیا جتنا تیری اس کلام نے الحاصل کہ یہی حال ان حضرات عادل ہم اون بزرگوارونکا ہے کہ اگرچہ کتابون
مین حقوق و فضائل دیکھتے ہین مگر بہوائے نفس سے لوگونمین انکار ظاہر کرتے ہین یہانتک کہ اپنی کتابونمین جو خبرین ہین
اونہین نکرتے ہین یا عذرہای لنگ پیش کرتے ہین قاتلہم اللہ انی یوفکون قیاس کرنا چاہیے ان تابعون سے حال اونکی متبوعون
کا خدا محفوظ رکھے ہوائے نفس سے مجھے یاد آئی ہے کلام طرماح رض سے وہ حدیث خود انکی صحاح کی کہ محدث دہلوی بھی لکھتا ہے کہ وقت
وفات وصیت کی تہی رسول خدا ص نے کہ یا علی اتنی درہم واسطے تجہیز جیش اسامہ کے میرا قرض ہین تم ادا کر دینا اب کوئی ان
عقلمندون سے پوچھے کہ بہائی جب خلیفہ تو صدیق صاحب اونکی زعم مین تو ظاہر ہے تصرف بیت المال پر خلیفہ صاحب کا جائے اور خرچ
تجہیز جیش اسامہ کا اور علی ع انکی زعم مین ایک رعیت احد من الناس پھر یہہ وصیت انکو بہی اس کلام سے کہ تم ادا کرنا ہی فہم و فراست
حضرات اصحاب تحفہ اور شیخ صاحب تو رہ کہنا حضرت علی ع کا اور وزیر کہنا عمر و بکر کا اس جگہ بھول جائین گے کہ وزیر تو مالک تخت
و خزانہ ہوتے نہین اور تو اپنا گھر بیچ کر یا [illegible] کر کے قرض سلطان ادا کرے یہی عدل ہے یہی عقل ہے بتلاوین شیخ جیو کہ

نسبتین حماقت اور بیہودہ بہتانون کے طرف شیعونکی لگتی ہین یا شیوخ فارہ و اتباع شیوخ فارہ کی طرف فاعتبروا
یا اولی الابصار ۔ ہم اسی آیہ انما ولیکم اللہ مین اونکی قاضی بیضاوی کی تصریح یاد دلا دیتی ہین جو لکھتا ہی انما قال
ولیکم ولم یقل اولیاء کم للتنبیہ علی ان الولایۃ للہ تعالی علی الاصالۃ و لرسولہ و للمومنین علی التبع شہزادہ بین اور
سونیہ نکر بین بوابان باب مدینۃ العلم کے سامنے یہان للہ علی الاصالۃ و لرسولہ و للمومنین علی التبع یعنی معنیز
مختلفین اور اطاعتین مین بہول جانا کمال حیا و دیانت و فہم و فراست پر دلالت ہی حضرات کے کلمہ حصر مین تو جب
جلیسا دہ لکہین گے ولیسا ہی یہان بہی ہی اوسیوقت پر منحصر ہی جواب دندان شکن پاوینگی لیکن ہم ایک اور
تقریر سے در باب خلافت فی وقت من الاوقات جوکہ اونہون نے ذکر کیا بنسبت صاحب تحفہ کا لکہا ہی اونکی
کان کہول دیتی ہین جو بات اونکی کبہی گوش گذار نہین ہوئے ہوگی جس سے تمام قلعی حضرات مستحقین امارت کی اور تمام
پاندہ بسو یا ندہا سو علمای با فطانت جماعت کا کہل جاوے در اکان ہر گرفتین اور شرم کرین کہ قطع نظر قید بلا فصل اور قید عدم تعدد
یہ تو کہین کہ وقت ارشاد خطبہ انی تارک فیکم الثقلین اور الست اولی بکم یا الست بانفسکم کہ وسطی مومنین کو تہا اور عموم حدیث غدیر
دولایت مین حضرات ثلثہ بہی شامل مومنین صحابہ قائلین بلے تہی یا نہین یا تو سرے ہی سے ہاتہ اوٹہا و تو شیعہ بہی جملہ
الکذوب بصدق خوشی سی کہہ دینگے اور جو شامل مومنین صحابہ تہی تو شامل خطاب واجب العمل بہی تہی یا نہین اگر کہین گے کہ نہین
بتمامہ نہ کہین گے کیونکہ تہنیت جناب ابن خطاب و خطاب اصبحت مولائی اور تسلیم تمام عمر و بکر کی بلقب امیر المومنین جیسے کہ اونکی
سناد دیدے تاکی گلو گیر و زبان بند ہوگی سو نا محالہ شمول سب بزرگوار و نکا خطاب و جوب تعمیل مین خورد و کلان
ظاہر و باہر ہی اب دیکہین حضرات اور یاد کرین فی وقت من الاوقات کہ جب ان بزرگونکو بہی خطاب ہوا تو نہایت ظاہر بات ہی کہ
مسبب خطاب ہر حضرت ہمین کہ یہہ بہی ہی لازم ہوا امیر جاننا جناب مولائی مومنین کا سو خاص ان تینون صاحبون نے اپنی زندگی بہر
کونسی وقت مین کسی اوقات مین سے تعمیل ارشاد و حسب التعمیل کے کی کہ آنپر تمسک کیا اور امیر جانا بعد پیغمبر کے حضرات مقتدایان
مستحقین امارت وہ وقت تمسک اور امیر جاننی کا ہمکو بتلادین تو ہم جانین ورنہ آپکو کہان سے بچا سکتی ہین یہا جیو انکا تخلف تو
مثل تخلف از جیش اسامہ کسی طرح بہی نہین بچا سکین گے بلکہ یہا تو مثل عذر ہای لنگ بہا مبتلا یا باضطرار بہی پیغمبر خدا سے نہین
بنا سکین گے ۔ وہ ہر بنگی جو لوگونکی بہکانیکو اوٹہاتی تہی یہان صرف اس ایک ضربت غلامان حیدر مین ہمیشہ منتو یا ہوگئی
۔ نہ ہی فطانت و فراست و ہیرت از حماقت حضرات سید الافطنت کی کہ فی الواقع اونکی انانیت بیرون از حد ہی خوبے وقت

وقت میں الاوقات کی جیسے لگائی اور پیوند گانٹھ کر بجگا تو انکو خوش کیا کہ ایک پہونک میں اوکھڑ گئے اور ٹانکی ٹوٹ گئے
— بہتیرا جیو کیا کلام کریں گے اور کیا لکھیں گے مقابلہ میں بو آبانِ بابِ بنیۃ العلم کرار غیر فرار کے اونکی صاحب تحفہ تو اجوبہ تحفہ کا
جواب اسوجہ سے سوچتے آرام گاہِ دنیا سے داغ بر داغ سدہاری اور مریدوں سے جو کسی بات کا جواب لکھا وہ مزا چکھا کہ پہر ہوش نہ آیا
اگر یہہ آپ کو یا کسی اور اونکی معتقدین کو دعوی ہی تو قلم ہاتہہ میں پکڑیں پہلا ایک دو باتیں تو اسیوقت ہم بتلا دیتے ہیں
دعوی علم و عقل ہے تو اونکا کلنک مٹا دیں نہیں تو پہر اہلِ حق کے حق میں ایسی کلماتِ واہیات سفاہت
آیات نہ موہنہ نکالیں جنسے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہی اول تو جملہ لعن اللہ من تخلف جسکا اشارہ اوپر بہی ہوا کہ شاہ
صاحب لکہتے ہیں جملہ لعن اللہ من تخلف ہرگز در کتب اہل سنت موجود نیست سو کتاب ملل نحل وغیرہ کتب سنت جماعت
جسکا جی چاہے آنکہیں کہولکر دیکہہ لے کہ یہہ کتاب حضرات کے ہان بے کہٹک معتبر ہے اگر اوسمیں یہہ جملہ نہو تو ہم نرضا ف جو
چاہیں سو کہیں اور جو ہو تو شاہ صاحب کی کتاب کے حاشیہ پر اسی جملہ کو حسب التماس سابقہ لکہدیں دیکہو ہم کسیکا نام برائی بد خلق
سے نہیں لیتے کہ ہمارا علوت فطانت غلاظت نہیں اور نہیں چاہیے کہ سوا کلماتِ ماثورہ قرآنیکے سنت و دشنام کام
میں لاویں — دوسرا اوسی مقام میں وہ غلطے اور فریب عوام کو کام فرمایا ہی کہ اگر مشرق سے مغرب تلک علما و فضلای معتقدین
اونکی زمین و آسمان سے ملا دیں تو وہ دہبہ بہی نہیں مٹ سکتا کہ آپ روپ آپہی تو روز دوشنبہ بست و ششم صفر در روز
چہار شنبہ بست و ہشتم صفر لکہتے ہیں اور پہر روز شنبہ دہم ربیع الاول کو بنظر جماعت نماز صدیقی وغیرہ امور کے غلطی عوام کے
کہ وہان سے مطلب آپکا جس سے دوشنبہ بارہوین ہو کر نکلتا ہی چکر میں آنکر وہ غلطے کی ہی کہ سب دعوی علم و فضل ہوا ہوگئے اور ان امور کے
ثبت اپنی جگہ پر دیا اور رد ایسے اونکی ظاہر ہوتے ہیں یہانپر کلام اسپر ہی کہ دوشنبہ بست و ششم و چہار شنبہ ۲۸ صفر کے ہو جانے
حضرت لکہیں ممکن نہیں کہ شنبہ دہم و دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول ہو خواہ چاند ۲۹ کا ہو خواہ ۳۰ کا اور یہہ امر کچہہ اختلاف
تاریخی نہیں ہی کہ مرید اونکی اختلافِ روایات کا عذر کر سکیں لگے یہانپر ایک ہو کا دینی کو وش دانا ہی کو کام کر گئے ہیں اور یہہ
غلطی ہی انکی اپنی تحریر کے مگر ہان کچہ جگہہ اگر ماہ صفر کو ۲۸ دن کا مہینا مریدین اونکی بہ تبعیت نصاری قبول کریں
تو البتہ پیوند لگ جاتی ہی اور ادای سنت بہی ہی اونکی حضرت یزید خلیفہ کے کہ وہ بہی روز جشن سرور حضور سر مبارک سبط رسول
بسنت نبیذ فارو مخ شراب پیا جاتا تہا اور بمقتضای روایات پسند عدالت مآب یہہ شیعہ ٹہیک تہا انہ فان حرمت یوماً علی
دین احمد فخذہا علی دین المسیح ابن مریم — حضرات کس خواب سحر گو غریق ہیں ہزارہا احادیث حکم اقتدا از خلیفہ ایام جاہلیت

کے علی بعلی کو تمام کتابون مین انکی بہہ ہوئے ہین جو مثبل و موید ہین خلافتِ مقصودہ آیۂ ولایت و حدیثِ غدیر کے جو کوئی دیکہی
تو صاف قلعی ان کذب کاریون کی ظاہر ہو کہ جو جو یہہ کنجلک نکالین اون سبکو وہ تفسیر کرین اور انکی تمام خبط حبط کرین دیکہین
طبرانی کو فرمایا آنحضرت نے سب عمر و بکر کو اتقوا اکرو علی کے بعد میرے کہ وہ میرے طینت سے مخلوق ہے اور علم و فہم میرا دیا گیا ہے اور
جو میرے تکذیب کی تو وہ میری شفاعت نپاویگا — اب مین ایک حدیث مختصر پر ختم کرتا ہون فرآیۂ ولایت کو کہ انکی تمام مغوات سے
فرکی تمام ہو جاوے اور جو سُنے سید صاحب انکی قبلہ پر سردار علیؑ کے منکر ہوئے ان اور اہل بیت پیغمبر کا سردار جانین کسی عمر و بکر کو تو اپنی سردار
و سرفرازی کی ہے البتہ دہاوین کیونکہ اس لقب کے مستحق بہر اولادِ حضرت صدیق کو جانین غور سے اس حدیث کو منصف
لوگ دیکہین کہ کینسے لوگون سے مروی ہے ابو عبداللہ حاکم نے بتصریح محقق دہلوی تحفہ میں بتصحیح حسب شیخین بخاری مسلم مستدرک مین الکتابی اور کتاب مودات
وغیرہ بہت کتابون مین ہی حتی کہ انکی جناب صدیقہ جاریہ علیؑ تصدیق کرتے ہین کہ ایکروز فرمایا آنحضرتؐ نے علیؑ کو ہذا سید العرب
سو ان جاریہ صاحبہ نے کہا کہ حضرت تم نہین ہو سید عرب تو فرمایا حضرت نے انا سید ولد آدم و علی سید العرب اور کسی روایت مین
ہے سید العرب و العجم — اس جگہ سے یہہ لطف بہی ظاہر ہوتا ہے کہ خدشہ فضلیان فرخ و سرداریون یا طاعت نکالا انکی جناب امیرہ
جمل کے سنت ہو گئی وہ ہی لیکن عقلمند یہہ نہین سمجہتے کہ خدا بہی حاکم اور اوسکی رسول بہی حاکم امت کے لیکن خدا احکم الحاکمین
ہی اور یہہ سبکی حاکم اور اوسکی محکوم کہ سید ولد آدم ہے کیفیت انکی صاف کہاتے ہے کہ علیؑ بہی ولد آدم مین آگئی سو جناب ملا وحید نے
ہر چند جواب تو پالیا لیکن بمقام غیرت نے ظاہر ہی کہ دل نے نہین قبولا نہین تون گشتی کرکے کیونکر اڑتین یا بتصریح ابن
عساکر جواب دیا ہوتا کہ عذر جرح مین فرماتی ہتین کہ کان ہذا قبل رتبہ بمقبول معتقدین ہو سو ظاہر ہی کہ خلیفہ سنتم حضرات
کے لئی بلکہ جمیع کفار و جابر نے لیے یہہ جواب تمسک ہو تو اس جگہ بیسے عقیل فہیم کیفیت قیل بعد یہیون بہی اوٹہا سکتا ہی کہ اول و اقدم
حکم رسول اور بعد حکم نایب رسول جیسا کہ سلاطین و وزراء و نواب مین ظاہر ہے تو کوئی دانا اور نادان منع اجتماع حکمو نہین
نہین کہہ سکتا بلکہ عقلا پر ظاہر ہوگا کہ نزول صدو آیت و حدیث ولایت مین جناب صدیقہ و والد ماجد حج مر کرکی کہنا یہ
تہا احتیاط اور شبہ کا ہی حتی کہ انکی عمر صاحب کو نبوت تک شبہ ہو گیا تہا سب سامعین سو یہ جو دین بعد مین کہ آیۂ حدیث ولایت مین سوان تک
یہہ شبہ نہین ہوا جو کہ حضرت تابعین کہ انکی کوئی نہین تو وہ ضرور پوچہتے رسول سے جیسے کہ سید العرب مین پوچہا گیا اور اسی
طرح جواب پاتی جیسے کہ سید العرب مین ایمان صاحب نے پایا اور غلامانِ نفس رسول سے انہون نے پایا لیکن وہان رسول کے
فرمان پر اثر نہین تو انکو بہی یہان اثر معلوم الحق دیست بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ

— اب اول تو دیکھین حضرات سید کے معنے کتب لغت مین کہ مہتر اور سردار اور مالک سب جگہ یہی موجود مین کہ یہان کسی طرح کا دوست کا
نکتہ بھی دوست بھی نہین چل سکتا بلکہ یاد رہی کہ علو حقیقت مولائی مومنین وہ ہے کہ مولی کے معنے صرف دوست کے لیجئین تو بھی خلافت
بلافصل اس زور و شور سے خوب تفصیل مین ظاہر ہو کہ دوست دشمن سب دنگ ہو جاوین ع دیکھین غلامی سے آل اللہ کا اثر
بیساختہ کہہ اوٹھین الحق یعلو ولا یعلی اگر کسیکو زیادہ شوق ہو تو کتاب حدوث مین جناب مولوی محمد باقر صاحب کے جو اب
بھی دیکھ سکتا ہی دوسرے پھر یہان بھی غور کرین کہ حضرات مستحصین امارت عرب و عجم مین داخل ہین یا خارج اگر خارج کہین تو
صاف جھوٹ ہی اور جب داخل ہے تو جناب مولی انکی بھی قطعی سردار ہوئے کہ یہی مآل ہر آیہ و لاایت حدیث غدیر کا الحق بعض آیات قرآنی
جیسے تفسیر کرتے مین بعض کے اسیطرح حدیث ہی - اب کوئی پوچھے ان صاحبان عقل سے کہ بھلا جو تمہارے شیوخ کس دلیل سے
آیہ سے یا حدیث موجودہ فریقین سے سردار بنے اور سردار منصوص کو بچپن برس تک رعیت بنایا - ایک ادنی نمونہ ہے
سرداری منصوص خدا اور رسول کا کہ اولاد آجتک اسی لقب سے پکاری جاتی ہے یعنے سید کہ معنے جسکے سردار اور جسکو حضرت امیر المومنین یا
مولے کہو تو سوائے خلیفہ منصوص مولائی مومنین خاص عام مین دوسرا نہین سمجھا جاتا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یعنی کہ جو
اول سردار اولی بالتصرف بعد رسول خلیفہ بن بیٹھے کہ جنکی رعیت تھی یعنے سید عرب سے بھی بیعت لی اونکی اولاد تک بھی کسیکو اس لقب سے
پکارتے نہین دیکھی کہ بلاتشبیہ سلاطین عالیہ تیموریہ وغیرہ بادشاہ تھے انکی اولاد کو کیسی ہی حالت مین ہون لیکن صاحب عالم و شاہزادہ ہی کہکر
پکارے جاتے ہین اور امرا و وزرا کیسے ہی چڑہ بڑہ جاوین لیکن شاہزادہ و صاحب عالم کوئی نہ کہیگا خوشا قول سعدی نظم ہزار بار تیرا
بیش گفتم ای ناصح کہ جانشین رسول خدا علی ولی است اگر دعوی تم رد کنی ور قبول من و دست و دامان آل رسول
یہی قول سید بزرگ آنست شہ نجف کہ در وزیر است داوند جہانیان بہ پیمانش دست برتخت نبی کہ علی با نگذشت
سیدان بیقین کہ حق بکرسی ننشست کہ مطابق ہی اوس حدیث کے کہ ذیل آیہ نجوی مین تفسیر زاہدی مین موجود ہے کہ پیغمبر خدا نے
بخطاب مولائی مومنین کے الحق الاسلام والولایہ اذا انتہت الیک اور موافق حدیث سمی علی امیر المومنین و آدم بین الماء والطین
کے اور موافق شروع اوس خطبہ کے جو روضہ وغیرہ مین انکی ہان موجود ہی کہ جناب مولائی مومنین نے روز تخت نشینی خلافت ظاہری
فرمایا الحمد للہ حسانہ لقد رجع الحق الی مکانہ صاف صاف کیون نہین کہدیتی جو ابو حامد غزالی نے لکھدیا ہی کہ بیشک خلافت روز غدیر
مقرر ہو گئی لیکن ہوائے نفس سے مستحصین امارت پھر گئے ای گروہ مدعیان بن علی ہو تم جیسے سید عرب و عجم کو تحت بیعت عمر و بکر
خیال کرتے ہو کہ بیعت سے ظاہر ہے کہ مثل غلامون کے آدمی اپنے کو بیع کرتا ہی سو نفس رسول مولائی مومنین سید عرب و عجم حاصل تو ای حمد غیر صاحب جل

[illegible] ابو حامد غزالی [illegible] مولائی مومنین [illegible]

افضل و اعلم امت کو معاذ اللہ مقتدی اور بیعت کنندہ نفس یعنی مثل غلامان تابعین عمر و بکر ساجدین اصنام مغضبین بغضبۃ
خیر الانام کے رعیت اعتقاد کرو اور پھر یہ لوگ احمد سارے شفاعت رسول کے امیدوار کیونکر ہی ہم فہم و فراست اور دعوی محبت اہل بیت و
تبعیت غاصبین سلطنت اچھی تعمیل تعلیم نہ پہنچے جہاں قرآن و اہل بیت کو احدہما اعظم کہا گیا یہ گوارا کریں کہ عمر و بکر بالای منبر بیٹھیں
اور تالی قرآن بلکہ قرآن ناطق بدرجہ منزلت نیچے دست بستہ مریدوں میں بیٹھیں اور خدا سے شرم کرو مصطفی خلق خدا سے
مولوی فخر الدین وغیرہ کی مٹی پلید کرتے ہیں تو نہ با ایں ہمہ صفات معلومہ بیعت سلاطین تخت نشین دوران او واقدار
علما و فضلای صد نقشبندان عمر کو جو لوگ نفس رسول کی سوا کر کے با ایں ہمہ فضل کہ حدیث علی منبر اور رسی علی منبر لیتی بہی اپنی کتابوں
میں موجود رکھتے ہیں عمر و بکر سے بیعت اعتقاد کریں فاعتبروا یا اولی الابصار اذا لم تستحی فاصنع ما شئت دیکھو کہاں تک
اپنی ہاتھ کی قصہ ظلم و ستم کے موجود ہیں یہ شیخ لوگ نکو جھوٹ بتاتا ہے کہ معاذ اللہ شیعہ لوگ حضرت عباس کو اب اور
ایسا کہتے ہیں اور دھوکہ دیتا ہے کہ شیعوں نے غلط لکھا ہے اور ابن قتیبہ کو شیعہ بتلاتا ہے یہ صرف فضائح اپنی بزرگوں کی چھپاتا ہے
بحار و حق الیقین وغیرہ میں جو قصہ حکایات ظلم ہیں انکی کتابوں سے بہت منقول ہیں دیکھو آگ تک کا لیجانا اور جن جن باتوں کا ذکر ہے
وہ باتیں کتاب عقد ابن ربہ و کتاب سقیفہ جوہری اور کتاب محاسن و در الغاس الجواہر اور تاریخ واقدی اور کتاب غزا ابن خرابہ و کتاب سقیفہ
ابن قتیبہ اور ملل و نحل وغیرہا میں ہیں تب جانو کہ اپنی فضیحت مٹنی کو حق الیقین و بحار وغیرہ پر تہمت لگاتا ہے اگر ایمان طلب ہو تو تاریخ
ابو الفدا کا ترجمہ صاف ہے جس میں اوسکو دیکھ لو کہ مثل قصہ انگشتری کے اسکا جھوٹ ظاہر ہو جائے گا گوشہ رسول کا غصب ہونا اسکی معتقد
سے اور فدک کا غصب کرنا انکا بخاری و مسلم تک سے ظاہر ہے کہ اتنی ناراض ہوئیں دنیا سے کہ تا دم واپسیں کلام تک نہیں کیا اور جو احادیث
جو فضائل میں عمر و بکر کے ہیں وضع ہیں تابع محمدی کو سوائے نفس پر عمل نہیں چاہیے جسے رسول نے ممدوح کیا جس نے تبعیت خدا
و رسول کی کی نہ کہ غیر ہو تو اوس سے بھی محبت اور جو مخالفت کرے اوس سے مخالفت لازم ہے شیخ جیو جو دیکھو بعضے نافرمان
ذکور و اناث کی مخالفت نہ کرنے کی نسبت دیتے ہیں فریب شیطانی جانا چاہیے کل کو جملہ آیات قرآنی مثل کانہا من الکافرین یا فقد
ملوکہما یا لیس من اہلک وغیرہ کوئی زبان پر لاوے اور حال ان بیچاروں کا بیان کرے اور نظر بر تعمیل حکم خدا و رسول انسے
مخالفت کرے تو یہی کہے گا کہ یہ دشمن پیغمبر و نکی جو بعد نکی میں اس اہل سے کہ کہ بھائی تمہیں اہل ہو نکی اہل جانے کہ جنہیں خدا
و رسول نا اہل کہیں تخیّبہ گروہ ذوی الالقاب یادلت کو یاد رہے کہ جو شیخ صاحب کو رسٹ گو جانتے ہیں اور ہم مذہب اونہیں کے ہیں
تو اپنے سینہ کیونسے ہاتھ اوٹھا دیں کیونکہ سید کے معنے ہیں سردار کے مالک کے اور حدیث ولایت جو کہ

جو کہ سرداری شاہ ولایت کی ہی اوسمین شیخ صاحب کہتی ہین کہ سردار ہونیکو دو بیت کہو تو ظاہر ہی کہ جسکا باپ سردار نہو بیٹا کیونکر
سردار کہلاوے اور آیہ انما ولیکم اللہ جو نص ہے سرداری پر مانند اوسکا صدق قصہ انگشتری ہی سو وہ کسی آیت تہرا کے شیخ جیو
لغو فرماتے ہین اور آیہ کو عموم مومنین کے لئے ساتہہ یاری و مددگاری کی اور شیعون سے حماقت منسوب کرتے ہین سو ہماری شیخ
تو خیر بموجب اپنی عقیدہ مثبتہ قرآن و حدیث کی جو راسخ ہون ولایت شاہ ولایت پر عبید کہلاوین تو بجا و زیبا ہے
لیکن باوصف صادق ہمارے شیخ صاحب و اختیار عقیدہ عدم سرداری مومنین کسی کو نہیں ہے با نکار آیہ ولایت سردار
کا دعوی ہو سکیگا بلکہ اولاد صدیقی وغیرہ کو سید کہنا اور کہوانا ضرور ہوگا جنکی بزرگی بموجب اونکی عقیدہ کے نہ بندہ
کے اونکی بزرگون کے سردار تہی تو تمہین دوست و دوستزادہ یا یار و یار زادہ کہوانا چاہیے ولنعم ما قیل سعدی اذا
تابع ناصبیا بمذہبہ فما ہو من ابیہ فان الکلب خیر منہ طبعا لان الکلب طبع ابیہ فیہ - اب مبارک
اولاد صدیقیت ماب کو کہ غایت تحقیق شیخ صاحب سے لقب ساداتی اونکی لئی عطا ہوا اور اگر کچہ کہٹکا اونہی اونکو
حدیث الحسن والحسین سید اشباب اہل الجنۃ کا تو وہ مظلوم اونکی نزدیک بعد تشریف بری از دنیا سردار اہل جنت
ہونگی کیونکہ دنیا مین تو بنی تیم و بنی عدی و بنی امیہ سب سے مظلوم و مجبور ہی اور لوگونکی عقیدہ مین تو رعیت یہان
تو اہل دین حقہ اونکو سید زادہ جانین جو قائل ہین حدیث ہما امامان قاما او قعدا کے بلکہ ائمہ ہی شیخ جیو در اونکی
بچکا تو نکو وہ بہی شرم کرین کیونکہ اونکی ہان بہی حدیث ہی بحق جناب امام حسین انت الامام ابن الامام و ابو الائمۃ التسعۃ
و تاسعہم المعصومون جو کہ صحاح مین بہی موجود ہی المختصر کہ اگر حضرت ممدوح الصدر اپنی ساداتی رکہنی چاہین تو اسمعین
غلام علامان سادات کرام نے جو کذب کاری منکر ولایت کی تفاسیر مصرحہ صدر وغیرہ احادیث سے ظاہر کردی ہی دیکہین
اور تطبیق دین تحریر حقیر سے اور جناب شاہ ولایت کو سردار جانین جب سردار زادہ کہلاوین اور حقیر کے حق مین دعا
کرین کہ اونکی جد امجد کی طفیل سے اونکی اقرار ولایت مین خاتمہ بخیر ہو کہ سیدزادہ ونکی ساداتی کے لئے اپنے لئے تکلیف
و مشقت کہینچ اجر پاوے نہ اہم علی اللہ
حقیر بہت اختصار چاہتا تہا اس جواب اجمالی مین کہ صرف تکذیب انکار مقصود تہی لیکن پہر بہی باوصف عجلت
و ارتجال تحریر کاذبہ مکذبہ سے تحریر حقیر زیادہ ہو گئی - مین ختم کرتا ہون اس بات پر کہ ظاہر انظر رفع ندامت
کے شیخ صاحب ندای ہل من مبارز مباہلہ بلند کرتے ہین سبحان اللہ کیون نہون نمونہ دکہائین گے الحرو حنین مع خیبر و صفین

بلکہ خندق کا بہی فافہموا و تدبروا واضح ہو کہ اعلام طلب مین پھر جناب سید صاحب کا آگیا خرچ ڈاک کے بہی کفیل ہین اور لکہا ہے
مین ہین اگر شاہ دی صاحب علاوہ کی سچی اور عقد پر قایم ہین تو فوراً روانہ ہونگی ورنہ وہ اور پھر منکر ولایت ائمہ سعید ازلی تو کب
کوئی ایسی شقاوت گوارا کریگا؛ اون جیسا جو مدعی ہو مخلع بجامہ خونی مقتول النفس سولی سامنے آوے شیخ صاحب کو لکہنو
جانا کیا ضرور یہان بہی ادنی ادنی خدام والا مقام جناب مجتہد العصر کمر بر کمر مستعد موجود ہین میدان خالی نہین ہے
خاکساران جہان تجارت منگر توجہ دانے کہ درین گرد سوار باشد تو ترا بیان مدار غلامان حیدر کرار غیر فرار اکیان سفینہ
اہل بیت اطہار حاضر اور موجود ہین بسم اللہ مجریہا و مرسہا ایک انمین سے بندۂ حقیر ہے اور باقی تمام شیعیان مخلصین
اس شہر کے اور ایک صاحب علاء الاسلام کے نوواردوں مین حاضر و موجود مگر چونکہ وقت تحریر اس تقریر کے جناب لیناد معتمدنا حضرت مولوی
محمد باقر صاحب ادام اللہ برکاتہم بہی تشریف فرما ہوئے اور ان قدسی بارشاد کو کشف الغطار الماذوت یقینا نہایت فرحاد خواہان
معلوم ہوئے اسلئے ہم سبکو تقدیم ان پر خلاف داب اداب ہے شیخ صاحب انہین منتظر و مہیائے مباہلہ جانین قول جناب مولانا یہ ہے
کہ اگر ندای شیخ صاحب سچ ہے تو حقیقت مین بہت مستحسن بات ہے ہزاران در ہزاران واقف چاہ ہلاکت و ضلالت سے نجات پا دینگی اور
انشاء اللہ تعالے حقیقت اہلبیت طہارت سب پر منکشف ہوجاویگی آدل ہا سوہ محمدی اونپر حجت تمام کیجاتی ہے کہ پہر ابین
سابقہ و حالیہ پر حضرات پہر غور کرین اگر ہدایت نصیب ہوئی تو فبہا اور نہین تو بسم اللہ تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا
ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین — ہو قف مباہلہ چاہو تو عیدگاہ چاہو تو مسجد جامع چاہو
تو قلعہ معلی پہر کیف بحضور سلطان عالمستان بہادر شاہ ناسخہ کہ اونکی زعم مین اونکی اولی الامر یہی ہین یا بحضور صاحب
ریذیڈنٹ بہادر نکر بقول صاحب تحفہ تورہ کیا جاتا ہے؛ ظہور مقصود عمل مین آوی پہر نمونہ قدرت الہی اور ظہور حقیت اہلبیت
رسالت پناہی دیکھین کہ شیخ صاحب کیسے صورت بدل کر اوٹہتے ہین جس سے خاص و عام عبرت پکڑین بلکہ خدا چاہی تو پہلی
ہی سجے دیکھہ لینگے اور وقت ظہور کیفیت مضمون یومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ و اذا جاء نصر اللہ والفتح اور الیوم یئس
الذین کفروا آشکار اور صداقت قصۂ قاضی موصل منکر ولایت شاہ ولایت نمودار ہو کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ چاہیئے
کہ اپنی ذی احترام اہل بواسیر سے کہ سرکار شاہی مین کمال ذی اختیار ہین؛ ایک سند سلطانی خواہ لطلب خواہ باجازت مسجد
جامع جلد بنام فقیر جاری کروا دین تا کہ انجام کو یہہ فریاد نہو کہ غیر مذہب مسجد شاہی مین فساد کو گہس آئے اور مثل سانحہ علم
شعجات حکام کو جاری ہونی پاتی ہو بیعت روز سقیفہ و بیعت خلیفہ پنجم مثل مسجد کے ظہور نمودار ہو اور جو اتنی بات ہو نہین ہے

تعیین تاریخ بحضور شیخ صاحب برای مباہلہ مکذوب

کسی پر نہ عمل کریں تو خاص امام باڑہ مولوی صاحب میں زیر منبر ادای حکم خدا و سنت رسول عمل میں آوے لیکن
پہلے اطلاع فرماویں کہ اگر احیاناً حین تشریف آوری خدام جناب مولوی صاحب کہیں تشریف لیگئے ہوں تو شیخ صاحب
کسی بہانہ کذب کاری کو کام نہ فرماسکیں۔ اور جو امید ہے ایک بات بہی نکریں گے تو بیشک بکمال وثوق ولا و ادای سنت
خلیفہ پنجم اور اونکی وزیر کے بکار جدید بالاتر خورد و کلان پر ظاہر ہوگیے و آخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ
علی سیدنا رسول محمد و آلہ الطاہرین حزبہم حزب اللہ و حزب اللہ ہم الغالبون اللہم وال من والاہم و عاد من عاداہم و
اخذل من خذلہم و انصر من نصرہم و السلام علی من اتبع الہدی **نقل اعلام نامہ** جناب مولوی
سید رجب علیخان بہادر کہ جو لدہیانہ سے آیا۔ این اعلام نامہ ایست بنام جناب مصنف منتہی الکلام کہ
اگر دعوی حقیت در سر دارند بلدہیانہ تشریف آرند خرچ ڈاک ذمہ من کہ براے مباہلہ مستعد ہستم والسلام
علی من اتبع الہدی انشاء اللہ تعالی روی معاندان اہل بیت طہارت عنقریب بمباہلہ سیاہ خواہند شد قبل از رسیدن
یا بعد آن بفاصلہ قریب فقط العبد سید رجب علی عفی عنہ ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۲۷۲ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تکملہ بعد چہپنے جانے مرتبہ اولی کے جناب مولوی سید رجب علیخان بہادر نے ایک نوشتہ بطریق استشہاد کے اہل مواہیر
خاتمہ اوراق کاذبہ کے پاس بتحقیق حقیقت حال احوال مواہیر بہیجا تہا سو وہ بہی جو بتحریر دستی و مواہیر جناب
صدر الصدور بہادر وغیرہ حضرات کے آیا جس سے زیادہ تر قلعی فریب کاری بلکہ جعل و افترای شیخ صاحب کے کہلے بنے
اور بعض تحریرات بہی جو مدایح و اوصاف میں شیخ صاحب کے اس عرصہ میں لکہنو و باندہ اور رامپور وغیرہ سے کاشف
مدایح خفیہ و جلیہ آگئی ہیں واسطے مزید توضیح کرامات شیخ صاحب کے مختصر کچہہ کچہہ انمیں سے بہی اب لکہدیا جاتا ہے کہ ناظرین
بالانصاف پر خود شیخ صاحب کے اہل مواہیر وغیرہ سے صدق و کذب اور حال صناعت اور قلعی کاری کا کالشمس فی نصف
النہار ظاہر و آشکار ہو جاویگا۔ ذرا گوش دل سے سنیں بجگانے بہی شیخ صاحب کی اور شرماویں اونہیں لازم ہے
کہ شیخ جیو کو ڈر بڑا دین یہہ پہلی بات ہے تو تمام اونکی اہل نحلہ اگلی پچہلوں سب کے بدنامی ظاہر کردیتے ہیں انصاف سے دیکہیں
کہ جب ان مدعی تصنیف و تالیف شیخ حال کا یہہ حال لوگوں پر ظاہر ہوگا تو اسی پر اگلی شیخوں کی احوال کا قیاس ہوگا۔ سبحان اللہ
مقام عبرت ہے کہ اس شخص کو اصلا شرم و حیا نہیں اوراق کاذبہ میں خود تو پانچویں صفحہ میں عبارت بنام

منتہی الکلام لکہی ہے جسمین عموماً درخواست مباہلہ کی سب شیعون سے اور پہر خود لکہا ہی کہ لطف یہہ ہی کہ مولینا یعنے شیخ کا ذب
نے فقط صدر الصدور بہادر ہی سے نہین کہوایا نواب امین الدین خان بہادر اور جناب احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خان
بہادر اور حکیم غلام نجف خان صاحب اور مرزا اسد اللہ خان غالب سے کہا کہ پیام بہیجو دیر نکرو تاریخ ٹہیراؤ اب تو
منشی صاحب جلی جاوین اور سب ارمان دلمین رہین اور صدر اعلی بہادر نے یہہ ارشاد کیا کہ جب مینے کہا کہ مولوی
صاحب مباہلہ پر مستعد ہین منشی جو چپ ہو رہے اور ٹال گئے تا بہانتک کہ منشی صاحب فرار ہو گئے الی آخر الخرخرفات و البہتانات
پہر گیارہوین صفحہ مین لکہا ہی کہ لکہنو کا نوروز مین سامنے کوئی نہ آیا اور اس شہر مین بتاکید تمام عمایدِ شہر کو کہا کہ منشی
صاحبکو لاؤ وہ بیچ اس سوال حیلہ لیسی بہاگ گئے ۔ اور بارہوین صفحہ مین ہی کہ منشی صاحب نے مباہلہ سے ہاتہہ اوٹہایا
جیسا جناب صدر الصدور نے فرمایا ۔ بہی اسی صفحہ مین ہے کہ اگر منشی صاحب مصر ہوتے تو آخر کسی ملاقات مین کر گذرتے
الخ ۔ پہر اسی صفحہ مین لکہا ہی کہ لطف یہہ ہے کہ جناب مرزا افضل بیگ صاحب نے چاہا کہ منشی صاحبکو مولینا پاس لاوین
یا اونکو منشی صاحب کے مکان پر لیجاوین ہرگز منشی صاحب نے قبول نہ کیا ۔ پہر سولہوین صفحہ مین ہے کہ عمایدِ شہر کو کہا کہ منشی صاحب کو
مباہلہ پر مستعد کرو منشی صاحب ٹال گئی اور میدان مین نہ آئے تنبیہ اب سرسری کر دوین شیخ جیو اونکی بچکانے اور خوش کرنے
بیگانے کہ جناب صدر الصدور بہادر جو مضمون بدستخط خاص بہم پہونچا فتادی استشہاد پر لکہتے ہین اوسسے صاف
ظاہر ہی کہ ایک عبارت بہی صدر الصدور بہادر نے لکہدی تہی سو شرماوین بچکانے شیخ جیو ہوے او بتلاوین کہ جو عبارہ مہر
صدر الصدور بہادر کے وہ عبارت خاتمہ پر کہان ہی مگر یہہ کہین کہ شیخ جیو کاٹ کر چٹ کر گئے او فرماوین ہی جعل کہین فریب
یا سرقہ ایسی نہین ہی انکو سرق کو سارق لکہا ہی ۔ الحق کا فرہمہ را بکیش خود می پندارد علاوہ اسکی صدر الصدور بہادر
یہہ صاف لکہتے ہین کہ مولوی سید رجب علیخان بہادر مولوی حید رعلی صاحب سے خواہان مباہلہ ہوئے اور اونہون نے اوسکی جواب مین یہہ
کہا کہ اول مناظرہ بعد اوسکی مباہلہ اور مولوی سید رجب علیخان اب بہی مباہلہ چاہتے ہین اور اصرار رہے ۔ خوب فرین
شیخ جیو جلنے پہر پانے مین کیا مونہہ جو الہ صدر الصدور بہادر کا دیکر اوس کذب کا ریونکو کام کیا ہی جو معاذ اللہ لکہا ہے
کہ سید صاحب چپ ہو رہی ٹال گئے ڈر گئے مباہلہ سے ہاتہہ اوٹہایا ۔ یہہ تو صرف ایک صدر الصدور بہادر کے تحریر سے جہوٹے
سمجہے گئے مونہہ مین شیرینی پا لچہہ اور چنیر بیٹہہ گئے اب سنین لیل الغاف اور ڈوب مرین بچکانے شیخ ذی اعتساف کے کہ جناب
احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خان بہادر اس سے بڑہ کر اونکی مونہہ مین شیرینی بہرتے ہین جو رقم فرمائی ہین کہ سب وردِ ستنی

درست یہہ ہی کہ مولوی حیدر علی صاحب ایک ورق کاپی اخیر رسالہ مصنفہ اپنی کا ایکدن میرے پاس لائی تہی اور سیہ مہرین اور بزرگون
کے مثل صدر الصدور وغیرہ کے سیاہی مرکب سے ثبت ہہین ہموجب اونکی فرمانیکے کہ مجہکو ہرگز انکار مباہلہ سے نہین ہے
اور لوگون نے میرے منکر ہونیکی خبر غلط اشتہار ہی اسواسطے مینی یہہ رسالہ واسطے اعلان مستعد اپنی کے مباہلہ کیواسطے
لکہا ہی جس طرح اورون نے مہرین کین مین تم بہی کردو چنانچہ بپاس خاطر اور بنظر صداقت اونکی تقریر کے مینے بہی مہر کی
اور سوا اسکی خاکسار کو حال اور کسی مضمون کا جو درج رسالہ ہو مطلق معلوم نہین ہے۔ واضح ہو ناظرین پر کہ یہہ حال در
حقیقت اخیر کا ہی یعنے وقت طبع اوراق کاذبہ کا آٹہہ مہینے گذر جانے پر بعد تشریف بری سید صاحب کے۔ اور حکیم غلام نجف
خان صاحب لکہتے ہین کہ جو کہ حکیم احسن اللہ خان صاحب نے درباب ثبت مہر سطرین لکہی ہین اسی طرح سے مینے بہی مہر اپنی
کردی سوا اسکی مجہکو کچہہ معلوم نہین تہی مولوی حیدر علیخان کی شکل بہی نہین دیکہی اور نہ میرے سامنے کوئی خواہان مباہلہ
ہوا اور نہ کسی نے انکار کیا۔ اور نواب امین الدین خان بہادر لکہتے ہین کہ صرف اتنا جانتا ہون کہ ایکروز مولوی حیدر علی میرے
ہان آئی مینی اون سے استفسار حال مباہلہ کیا اونہون نے جواب مین اتنا کہا کہ مجہی حقیقت مذہب ہین تسنن مین ایسا یقین
ہی جیسا کہ قول جناب میر لو کشف الغطاء لما ازددت یقینا اور زیادہ اس مقدمہ مین مجہی کچہہ آگہی نہین۔ جناب مرزا اسد اللہ خان
غالب الظرافت شاعرانہ لکہتے ہین کہ مولوی سید رجب علیخان صاحب اور مولوی حیدر علی دونو صاحب میرے گواہ نہین کہ مین صحبت خاص مین اوس
مجمع کے موجود نہ تہا اور میرے ہان جو مولوی حیدر علی آئی تو میرے سامنے مباہلہ سے انکار نہین کیا آمادہ ہونا ظاہر کیا اس بابت
پر میر مہر کی۔ اب ناظرین عند اللہ غور کرین بمضمون مرقوم مصدر مدعی کاذب اور مضامین تحریرات گواہان ممدوحہ کو اور
پہٹکار دین شیخ کاذب کو کہ بہلی مانس کس موہنہ سے لکہا ہی کہ نواب امین الدین خان اور حکیم احسن اللہ خان اور اسد اللہ
خان اور غلام نجف خان سے کہا کہ پیغام بہیجو دیر نکرو تاریخ ٹہیراؤ سو حکیم احسن اللہ خان کس کے موہنہ مین خبر دے
دیتی ہین یہہ کسکی موہنہ پر تہپیڑ الگا جو وہ لکہتے ہین کہ مولوی حیدر علی صرف ایک ورق اخیر کاپی سو بہی اپنی رسالہ مصنفہ کا
ایکدن لائے سو بموجب اونکی کہنے کے کہ انکار نہین سچا جانکی مہر کردی اور کچہہ حال مضمون رسالہ کا مطلق معلوم نہین ہے
وقس علی ہذا ایسا ہی تہپیڑ احکیم غلام نجف خان کا ظاہر ہی وقس علی ہذا اظہار نواب امین الدین خان صاحب کہ وہ بجز نقل
کلمہ لو کشف الغطاء بالکل اظہار ادعای کاذبہ شیخ جیو بعد مرور ایام بہی نہین لکہتے اور صاف لکہتے ہین کہ اور مجہی کچہہ آگہی
نہین اور اسی طرح جناب اسد اللہ خان کہ سوای ایکدن اپنی ہانکی اظہار کا دیتی شیخ جیو کے کچہہ نہین لکہتے غرض غلاصہ

اونکی تحرات کا نتیجہ ہی کہ میرے ہان جو آئی اور مباہلہ کا ذکر درمیان آیا تو اونہون نے اپنا آمادہ ہونا ظاہر کیا اور مین مجمع
مین نہ تہا غرض اپنی سامنے کے عدم انکار مباہلہ پر مہر کیے - اب گروہ ناظرین بالانصاف بغیر اعتساف کی غور کرین کہ
شیخ جیو کی یہہ بہی قلعے کہل گئے کہ کسی اپنی رسالہ کے ورق پر ان لوگون سے مہرین کروائین اور یہہ جو انوار الحق کے
نام سے اوراق مین انپر دوسری مہرین جاری ہین کہ حکیم حسن اللہ خان صاحب نے صاف تصریح بہی کردی یہہ دوسرا
جعل و فریب شیخ جیو کا کیون نہو غلام صادق و مصداق افعال نغل و مروان ہین نمونہ اقبلوا اقبلوا کا کیونکر
ظاہر کرین - تحریر مرزا آغا فضل بیگ صاحب صرف پیام رسانی اشتیاق ملاقات شیخ جیو کے طرف سے ظاہر ہی کہین بوی
ذکر مباہلہ وغیرہ اتہامات شیخ کا ذب کا نشان بہی نہین مضمون تحریر مرزا جام بیگ خدا مالیان ہوا ہے جسکا
نام و نشان بہی اوراق کاذبہ مین نہین ظاہر ہی یہ کہ صرف زبانی مولوی حیدر علی کے سنا کہ مناظرہ و مباہلہ کو موجود ہون
اور اور چند معتبرون سے یہہ سنا کہ مشتاق بمناظرہ ہین اسلئی بینے مہر اوپر رسالہ مولوی حیدر علی صاحب کے کردی - اس جگہ
سی بہی منصف لوگ دیکہین جعل و فریب شیخ صاحب کو کہ اپنی رسالہ پر تو مہرین کروائین اور اوراق کاذبہ مرقومہ پر جاری
کروائین یہی جہت ہی کہ سیاہی مرکب چہاپے کا لی پر کروائین جو کہ حکیم حسن اللہ خانصاحب کی تحریر سے صاف ظاہر ہے
واضح ہو کہ سیاہی مرکب سے کاغذ کاپے کو کاٹ کر دوسرے جگہ لگا کر بہتر چہاپ سکتے ہین جو کام کہ شیخ صاحب نے کیا -
اور یہہ بات بہی تحریرات مرقومہ سے اہل نظر نظر کرسکتے ہین کہ شیخ ابتدا سے مباہلہ سے بچکتا ہی اور ڈرتا ہی چنانچہ تحریر
مرزا جام بیگ سی بہی صاف ظاہر ہی کہ خود شیخ جیو نے سنا تو مناظرہ و مباہلہ کو اور معتبرون سے جو سنا تو صرف مناظرہ
تو غرض شیخ کو ہمیشہ تقدیم مناظرہ سے مطلوب یہہ ہی کہ مناظرہ مین بازاری کے باتین کرکے صحبت کو بے لطف کردین
تاکہ نوبت مباہلہ کے نہ رہی اور جو مباہلہ پہلے سے ہوگا تو کالا مونہہ ہوکے شیخ جیو کا حال مثل قاضی ہوصل کے ہوجائیگا
یا بندر کے صورت ہوجائے یا کوئی اور آفت آئیگی کیونکہ منتہی الکلام مین صرف حرف مباہلہ لکہہ دینی سے تو جلا وطنی
نصیب ہوئی تو وقوع پر کیا دہرا - غرض بعض گواہ بہی شیخ صاحب نے مثل گواہان جواب خوب چہانٹ چہانٹ کر
ڈہونڈی بلکہ وہ نامی نیک معاش کہ باید و شاید ظاہرا بعد لکہنے اوراق مرقومہ کے بعض گواہ حضرت کو میسر آئے کہ جنکا
نام بہی اوراق مین نہین اور مہر موجود اور بفحوای مدعی سست گواہ چست وہ چالاک کہ رہی سہی بہی شیخ کے مٹی خراب
کے اور سب قلعے کذب کاری کے کہولدئے چنانچہ قابل تماشا ہے شہادت محمد نور اللہ عرف قاضی ہنو و مرزا ابنو صاحب کے جو

جو دو مہرین ازار بند مین رکہین جنمین سے ایک خاتمہ اوراق کاذبہ پر اور ایک ادای شہادت پر وہ ادای شہادت کرتی
ہین کہ میرے روبرو بمکان صدر الصدور بہادر پر یہہ گفتگو ہوئی کہ سید صاحب علیخان مباہلہ کو زبان پر لائی اور
مولوی حیدر علی صاحب نے کہا کہ اول مناظرہ اور بعد اوسکی مباہلہ اسکی جواب مین سید صاحب نے سکوت اختیار کیا بعد اسکی
مین اوس جلسہ سے برخاست ہوا یہہ امر بچشم دیدہ ہی – سبحان اللہ زہی شیخ کاذب اور زہی شیخ کے گواہ لو اب مبارک
ہو دیکہین شیخ اور اونکی اہل محلہ خصوص بچکانے کہ کیا کچہ ظاہر کی سبحان اللہ سبحان اللہ اوراق کلونہ مین تو یہہ کہ شیخ سی اور
سید صاحب سے بمکان صدر الصدور بہادر پہلی ملاقات مین بہی مذہب کی گفتگو نہ آئی اور دوسرے ملاقات مین بہی مطلق گفتگوی
مذہب بیچ مین نہ آئی چہ جای ذکر مباہلہ بلکہ جو کچہہ ذکر مباہلہ ہوا تو بقول مشہور ہوتا بیغام معرفت صدر الصدور بہادر اور
جلسہ گفتگوی مرقوم مین کہین وجود بلکہ نام نشان قاضی ہو کا نہین اور قاضی صاحب کے گواہی باقرار دید چشم یہہ کہ سید صاحب نے
مباہلہ کو کہا اور شیخ صاحب نے مناظرہ کو اور پہر مباہلہ کو الی آخر المرقومہ الصدر اب کوئی پوچہے شیخ جیو سے کہ بہہ ایا
تم سچی ہو یا گواہ تمہارے قاضی صاحب – کیفیت تو اوس دن کہلتی جو شیخ جیو بغیر سیاہ کنگہی کرکے جلسہ کو آتی اور
تحریرین اور مہرین پیش ہوتین کہ قبل از مباہلہ شیخ جیو نے خضاب بہ تہ احباب رنگ خضاب تمام چہرہ پر حامل کر
کے دیکہنے والے سے تب رنگ ہوتے اچہی ڈہنگ ہوجی جو دیکہ رہی سے شیخ جیو لیا بڑاتے مین کہا تک پیوند لگائین گے
کہا تک رخنہ دوزی کرین گے غلامان کرار غیر فرار کے آگے تمام بخیہ اونکا ڈہیلا ہو جاویگا اور سب بادہ دوزی
اونکی فنا فی الہوا شیخ جیو اپنی اوراق دعوی کاذبہ اور شہادت نا اہل موہیر کو خود جناب صدر الصدور بہادر کی خدمت
مین اجلاس عدالت و افتا مین پیش کرین تو دیکہین کہ خود جناب مفتی صدر الصدور کیا فیصلہ شیخ جیو کی صدقیت کا جاری
کرتے ہین – شیخ صاحب اگر بعث و نشر اور جزا و سزای روز حشر و عدل خدای بے ہمتا کے منکر مین تو لوگونسی ہی شرم عیب
یہ صریح حرکاتین کرتے ہین اور پہر بخونخین ہو بند کہلاتے ہین کہان گئے وہ دعوے طمطراق کہ لکہنو تک داک مین
جانیکو موجود ہون اور جو شیعہ ہو سو مباہلہ کو حاضر ہو اور سید صاحب کیہ ٹل گئے اور بہاگ گئی اب اعلام پر اعلام تو سید صاحب
کا چلا آتا ہی وہ خرچ ڈاک اپنی پاس سے ادا کرتے ہین معرفت صدر الصدور بہادر مصرین اور دہر لدہیانہ مین نظر مین اب سید
صاحب منصور علی نے رد اوراق کاذبہ بہی بمعرفت حکیم احسن اللہ خان صاحب بہیجدیا اور یہہ بہی للہ بہیجا کہ خرچ ڈاک کا مین کفیل ہون
تمہارا توکل مین آتا ہو تم سچ مباہلہ کرتے ہو تو کانپور مین آو اکطرف آغا محمد ابراہیم صاحب نے ادہر جیو صاحب دو لوگ مع

میرٹھ مین کیون آیا اونکا متعذر اور محال ہے اور یہی بعینہٖ خرچ ڈاک مین اوکرس شدہ وہ بسبیل بطریق اعلام اخبار مین چھپوا چکے
ہین اور یہان جناب مولوی صاحب ہمارے موجود مہیا مباہلہ مجتہد منتظر مین سو شیخ جیو صاحب نہ آتے ہین اونہین بلاتے
ہین اور لکھتے ہین کہ جامع مسجد مین آؤ اور لطف یہہ ہے کہ اودھر تو لکھتے ہین کہ جامع مسجد مین آؤ اور ادھر اہلکاران شاہی
سے اجازت سلطانی مین خلل انداز ہوئی اور رسالہ رد اوراق کاذبہ کا آجتک جواب ہر عالم بالا ہی سبحان اللہ یادہ شور اشور
پایہ نکلی یا تو ڈاک مین جرہ کے سفر لکھنو تک کو تیار تھی یا آپ شہر مین قدم اوٹھاتے ہوئی دم چراتی ہین اور یہان تنہا
ہین حقیقت مین یہہ رسم یہان بنائی اور گئے یہہ یہان کہلائے صرف فطرت تھی شیخ صاحب کے کانپور مین بھی ایسی ہی
کوتک کیسی تھی جب سید اسمعیل حسین صاحب منیر اور میر آغا صاحب وہان جیتے تب شیخ جیو اسی طرح نکل بھاگے غرض فن فرار مین
شیخ جیو ملکہ ہی روزگار ہین خطوط جو سید اسمعیل حسین صاحب کے بتفصیل تمام انکی تمام حالات اور کرامات ترک مذہب کے بعد
تحریر رد اوراق کاذبہ کے ہمنے ہین انشاء اللہ تعالی بتفصیل لکھے جائینگے جن سے واضح ہو کہ حضرت شیخ تحفہ معجون ہین
پہلے شیعہ تھے پھر سنی ہوگئے آخر کو رفتہ رفتہ مرتبہ عروج دہریت مین قدم رکھا غرض شیخ صاحب بیشک مصداق ہین
اس مضمون کے بیت کہین رومی ہو کہین زنگی ہو کہین ٹوپے ہین فرنگی ہو ۔ خلاصہ یہہ کہ جیل باشندہ آپ
اودھ کے ہین اور وہان دکان حفت فروشی و کفش دوزی کا پیشہ رکھتی تھی اور نام شیخ حید بخش تھا بھائی انکی شیخ
محمد بخش صاحب شیعہ مذہب اب بھی لکھنو مین دکان رکھتی ہین یہہ جب کچھ پڑہی لکھی اور کچھ رونق بازار شیعہ سنی مین
باعتبار علمیت کے نہ دیکھی اودھر جانا کہ خانہ ہدایت مذیاد اجتہاد کے آگئے کچھ چرا نہ ہین جلبا تب شیخ جیو تغیر محمد جان
کے ہان جا کے بطمع دنیاوی سنی بنی اور یہہ کوتک اختیار کئے بلکہ کلمات گستاخی نبی ولی دہا تیج بی ایمانی کی
تعلیم فتوی انکی المغرہ کا لکھا تحریرات سعید منصور علی صاحب وغیرہ سے تمام قلعی شیخ صاحب کے کہ یہان تک کہ لقب شیخ صاحب
کا وہان جو دہیا باسی ہے کیونکہ اودہ کو ہنود اجودہیا کہتے ہین اور وہان کی باشندون کو اجودہیا باسی غرض نظر بر
مقولات صدر انکا لقب ون کفش دوزی اجودہیا باسی ہی ۔ یہہ حال مختصر شیخ صاحب کی جعل و فریب ہو اہمیر سرگذشت سابق
و حال کا ۔ اگر شیخ صاحب جواب رد اوراق کاذبہ کا منع لکھتے ہین تو انشاء اللہ تعالی جواب مین اسکی بتفصیل سب افترا و بہتان
کے قلعی کہولے جاینگے یا عہد المناظرہ و مباہلہ پر ظہر یک خدا تعالی اونکو توفیق عطا کری واللہ ولی التوفیق ہو ہم
واجر ما علینا والحمد للہ والصلوۃ علی النبی و الوصی وجمیع اہل البیت الطاہرین صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علیہم اجمعین

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاتمہ روسیاہی و فرار پناہی شیخ صاحب اجودھیا باشی

العیاذ باللہ جب چار طرف سے شیخ جیو پر تف اور پھٹکار ہونی لگی اور جواب مراتب مندرجہ رسالہ خاکسار سے لیس ع
ہوا اور مباہلہ سی دم کھینچا اور دم دبائی تو اخبار دہمین حیلہ وحوالہ روبہ بازیون سے زاغ بازیون او ژاژخائیونکو کام فرمانے
لگے اور سنت پر افترا و اغلاط اپنی عوام کالانعام کے بہکانیکو پھر بہت بدعت و منکرات کو کام مین لانیلگے اور اہل ہوا پیر و
انہین کے جو قلعی انکی کہولی تہی اوسمین کلام کرنے لگے اور اخبار دہمین چہپوانے لگے سو حقیر نے اوسکی جواب مین بہی جو
دندان شکنی اور پر شکنے انکی ظاہر کردی اور چہاپ کر انکی پاس بہی بہیجدیا اور تمام خواص عوام مین شایع کردیا وہ
یہہ ہی اہل انصاف بلاتعصب و اعتساف غور فرماوین گے بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا و مصلیا و مسلما
ایک خط مطبوع بنام بہاء الدین جلال الدین حنفی مثل رسالہ اسمی انوار الحق دیکہنے مین آیا جیسے کہ حسب تحریر جناب نواب احترام
الدولہ حکیم احسن اللہ خان بہادر احدا ہالی ہوا پیر حقیقت شیخ صاحب منتہی الکلام کہل گئی ظاہر اسی طرح اس خط کی بہی حال ہے
لیکن بقول شخصے شیخ جیو لاکہ فطرتین کرین لیکن نقادان صیرفیان سخن سے کب چل سکتے ہین ع بہر رنگی کہ
خواہی جامہ برپوش ؛ کہ من آن قد موزون می شناسم ؛ حقیقت یہ ہی کہ جب خدا رسوا کری تو کون بچا سکتا ہی
بقول مشہور شیخ جیو ہنس کے چال چلی تہی اپنی بہی چال بہول گئے عزیز دہلی بنا چاہتے تہی لیکن خدا ذلت دی تو
عزت کجا اور پہر بہی باز نہین آتے توبہ و استغفار نہین کرتے بہول گئے لکہنو او رکانپور اور رامپور اور بہوپال کا حال
ذرا اب پہر مزا چکہین گے آیہ وضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ وباؤا بغضب من اللہ محولہ رسالہ کاذبہ کا شیخ صاحب
یاد رکہین ع اوربستی نہین یہ دلی ہے تمام بازاری پنچ حال دکانداری بازار و دہ وغیرہ لکہنو کا بہول جاو
نہین جانتی کہ علما و فضلا بلکہ جو لوگ کچہہ بہی بہرہ عقل خداداد سی رکہتی ہین اگر ان کلمات عامیانہ بازاری کو
دیکہین اور سنین گے تو کیا اثر نتیجہ علمی اور مبلغ فضل و استعداد خدام کا ظاہر ہوگا اسی پر دعوی ہے تکملہ تفسیر عزیزی کا
یہہ کچہہ صدق کلامی اور کلام عامے اور دعوی فضیلت و علمیت و طمع و حرص عزت عزیز کا سبحان اللہ سبحان اللہ ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ جو حال لکہنو اور رامپور اور بہوپال مین ہوا ہے ایسی اوس سے بہت نہین بہرا ہمین شرم آتی ہی مجددا بعض
اون حالات کے زبان قلم پر لانی مین - اور جو وہ سبطرف لاتی ہین تو المجبور معذور ناچار تمام خطوط لکہنئو اور

ورام پور وبہوپال وغیرہ جو جو کچھ کہ اس عرصہ مین بہت لوگون نے لکھی ہین سب ہماری پاس ذخیرہ ہوتی جاتی
ہین ایک نہ ایک دن لکھی جاوین گے مگر خط کے سیاق عبارت سی صاف معلوم ہو گیا کہ پہر شیخ جیو لوگ دُم ہلاتی ہین
اب باتین تمام فریب بناتی ہین لیکن ایسی باتین کب بن آتی ہین آخر دودہ کا دودہ اور پانیکا پانی انجام کو سب پر
ظاہر ہوجاتا ہی بہلا کوئی پوچہی کہ پہلی بالنس تمنے ایک رسالہ لکہا اور استعداد مباہلہ کی بعد خرابی بصرہ اس طمطراق سیے ظاہر
کی کہ اللہ اکبر — سو باوصف اجمال وہ جواب دندان شکن پایا کہ دہنت کہٹے ہو گئی — یہان مناظرہ اور مباہلہ کو سب طرح
موجود و مستعد تاریخ کی تعیین تم پر رکہی گئی اگر راستی کا دعوی تہا تو بسم اللہ یا پاس کے پاس یہان آتی یا الدہیا یا
میرٹہ یا کانپور جاتے کہ ہر جگہہ ہے لتاڑ پر لتاڑ ہے — شیخ جیو نہ آتی ہین نہ جاتی ہین نہ شرماتی ہین ناحق کا غل
مچاتے ہین اور اگلی پچہلون سب کی عزت گنواتی ہین اب یہہ ہر تنگا اُٹہاتے ہین کہ کسی طرح بات عامیانہ ڈہنگ
مین آجای غافل از نہی لا تکونی فاحشۃ تسطلب اصلی کو پہکڑ بازی اور فحش پردازی مین ڈالتی ہین کہ اصلی بات کہٹائی
مین پڑ کر ملیا میٹ ہو جاے لیکن یہہ محض خام خیالی اونکی ہے یہان کوئی کو دون دیکی نہین پڑتا — اثر علمی ہے
عزت و وقت مرعی ہی خوف خدا ہی کذب کاری و فحش شعاری سے کراہت ہے لغویات سے نفرت ہی — شیخ صاحب اور
اون سا جہان آباد مین زمین آسمان کا فرق ہے اور خصوص اہل حق کے سامنے سے کہان بچ سکتے ہین غلامان حیدر
کرار سے دعوی مقابلہ کا رکہتی ہین جو اونکی لئی تازیانہ موجود ہین کہ موید لفلاح و نجاح علی بلکہ افلح عمر پہر ہم نہین چاہتی کہ کبہی
جواب بہی ایسی خط عامیانہ وکاذبانہ کا اسونکا لکہین لیکن چونکہ وہ جواب طلبی کے کلمات سے خطاب کرتے ہین اور ایسے
موقع پر سکوت بہی موہم قبال دعوی بلکہ الیقین افزای ناواقفین ہے اسلئے ناچار مختصر اضروری امور کا جواب لکہا جاتا ہی لیکن
بعض مراتب فہمی مین از روی لاعلمی و بے وقوفی غرض غایت اجرای اخبار کے اونہون نے زاغ پائیان کہے ہین اور درج اخبار
کروایا ہم ویسے نہین بن سکتی اگر کچہہ حوصلا اونہین باقی ہی تو مذہبی باتین جواب رسالہ رد تکذیب مین لکہین جیسی ایک
مہینا ہوا کہ لونکی پاس پہونچا اور دم خیا کر سکہیا گئے دیکہہ لین گے تماشا قدرت الہی کا کہ بوابان باب مدینۃ العلم پہر کیسے
کیسے جواب دیتی ہین کہ شیخ جیو کے ہوش بجا نہ رہین اور پہر دنگ ہو جاوین اور ناظرین با فرہنگ بہی عش عش
کرین شیخ جیو شرم نہین کرتے کہ آٹہ مہینے چند ورق معدود کو تہہ کو تہہ کر نکالی اور بقول اونکی ماہرین ہمکے
ذخیرہ ... کہ تہہ کر ... کے رسالہ سے دو ... ہفتہ مین سب کے ٹکڑے توڑ کر وہ نتیجہ کہولا کہ شیخ جیو کا جی

بھی جھوٹ ٹھہر گیا اور چار حرف جو لکھا گیا انکو بڑی ہی لکھی تھی وبالِ جان ہے بازارِ اودھ کی دکان یاد آتی ہوگی — واضح ہو
کہ اونکی کلماتِ عامیانہ و بازاریانہ کا جواب نوکِ قلم پر لانا خلافِ دابِ اہلِ علم و ادب بلکہ محذور و ممنوع ہی ناظرین تشنیع ہمکو ایسی
باتون سے کنارہ بلکہ ناقابلِ تصور کرین مگر باتین اخلاقِ ماموره و نتیجه علمی کے حالِ صداقت شعارے شیخ صاحب مین بجوابِ امر مرتب
مستفسره اونکی گذارش ہوتے ہین المختصر کہ خط مین ہی کہ صاحب اخبار نے مولینا صاحب منتہی الکلام پر بڑی مونہہ زوریان کین
ہین ذرا مہربانی کرکے وہ مونہہ زوریان تو فرما دین کہ کیا کی ہین اگر نقلِ مضمون کسی خط کی ہی تو پہر تہمت ناحق خلکسان
پر مونہہ زوری کی صرف سرزوری ہی از بس مشہور ہے کہ نقلِ کفر کفر نباشد سو خدا نخواستہ ایسی تہمت بہی ہمنے نہین لگائی اور
کوئی نسبت ہذیان و بکواس کی بہی ہمنے نہین دی اور اگر بالفرض ایسا ہوتا تو کچھ وہ معصوم نہین اور اونکی نزدیک تو یہانتک
بہی مونہہ زوری محذور نہین پہر جیسے الیس زاغ بائی سر مونہہ زوری بلکہ سرزوری ہی — ہمارے تحریر مین تہا کہ
آٹھوین مہینے ایک رسالہ تکذیب جیز الخ — سو یہہ پہلی صداقت شعار امانت دار کی ہی شیخ صاحب کے کہ آٹھوین مہینے
کو نوشِ جان فرماکے اوسکی جگہہ چند مدت قایم کی تاکہ فضیحت حضرت کی ناواقفون پر کہلے ع قیاس کن ز گلستانِ
من بہارِ مرا یہی حال حضرت کا مکاتیب وغیرہ سب باتون مین اور نقلون مین خیال کرنا چاہیے لا ریب ہی انکی عزیز مقتدا
وہ تصریح یوم دوشنبہ تاریخ ۲۶ صفر و یوم دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول وغیرہ اور انکار جملۂ لعن اللہ من تخلف مین اپنی غرض
کے لئے اسطرح دیانت دار کو کام کر گئے جسکو ہمنے رسالۂ تکذیب مین جواب طلب لکہا ہی جسے آجتک شیخ صاحب عنک
کر ٹہیر رہی ہین کچھ حمیت ہی تو شیخ جیو لکہین جواب رسالہ کا نہین تو پہر علم کا نام نہ لیوین اہلِ علم مین — ہمنے لکہا تہا
کہ آج چند اشخاص کے تحریر سے ظاہر ہوا الخ — سو خط مین سب کچھ ہضم کرکے آپ ترو پ صرف یہہ جواب دیتی مین کہ مہر
والے جناب صدر الصدور اور احترام الدولہ و عضد الدولہ و نجم الدولہ اور نواب امین الدینخان اور نواب حسن علیخان وغیرہ
ہین بتاو انمین سے کسنے بے تحقیق مہر کیے تاکہ اونسے پوچہا جاوے شیخ صاحب نہین جواب اپنی ارشاد کا یہا دکا و دیگران
آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک صدق مضمون المومن ینظر بنور اللہ جسکو چشم بصیرت نہ تہی کہ غلامان
نفس مخبرِ صادق نے اسی لئے پہلی ہی شیخ جیو کی قبر کہود رکہی تہی یعنے جناب سید صاحب نے ایک اشتہار للاظہار پہلی ہی
اہل ہوا ہیر سے شہادت لی رکہی ہے جانتے تہے کہ شیخ جیو پہیری بہیٹ مچا مین گے نظر مین پہیلا مین گے حرکات
مذبوحی کو کام فرما مین گے — ہرچند ہمارے پاس مدت سے یہہ تحریرین آئی ہین لیکن ہمنے آجتک رکہہ چہوڑی تہین

زبان قلم پر نہ لای تہی اب شیخ جیو سی ہمارے کم حوصلگی اور اپنی علو حوصلگی تصور فرماوین عرض مصداق نجر بون
ہو تیہم بایدہ ہم نے شیخ صاحب خود اپنی ہاتہون خرابی لای اور کوتک اپنی ظاہر کروائے خود شیخ صاحب وہ جو لکہتے ہین کہ
بنا دکرنے بے تحقیق مہر کے دو ایک تو جناب احترام الدولہ بہادر ہین جنکے دستی تحریر صاف یہہ ہی کہ راست و درست
یہہ ہی کہ مولوی حیدر علیصاحب ایک ورق کاپی اخیر رسالہ رسالہ مصنفہ اپنی کا ایکدن میرے پاس لای تہی اور اوسپر مہرین
اور بزرگون کی مثل صدر الصدور بہادر وغیرہ کی سیاہی مرکب سے ثبت تہین بموجب اونکی فرمانیکے کہ مجہکو ہرگز انکار
مباہلہ سے نہین ہے اور لوگون نے میرے منکر ہونیکی خبر غلط مشہور کی ہی اسواسطی مینی یہہ رسالہ واسطی اعلان مستعدی
اپنی کے مباہلہ کی واسطی لکہا ہی جس طرح اور ون نے مہرین کین ہین تم بہی کر دو چنانچہ بپاس خاطر اور بنظر صداقت اونکی
تقریر کے مینے بہی مہر کر دی اور سوا اسکی خاکسار کو حال اور کسی مضمون کا جو درج رسالہ ہو مطلق معلوم نہین فقط
اور دوسرے جناب عضد الدولہ حکیم غلام نجف خانصاحب ہین جو صاف یہہ لکہتے ہین کہ جو کہ حکیم محمد حسن اللہ خانصاحب نے دربار
ثبت مہر سطر بین الکین ہین اسیطرح مینی بہی مہر اپنی کر دی تہی سوا اسکی مجہکو کچہہ نہین معلوم مینے مولوی رجب علی
صاحب کی شکل بہی نہین دیکہی اور نہ میرے سامنے کوئی خواہان مباہلہ ہوا اور نہ کسینے انکار کیا فقط اب ضمنی ہونے
شیخ صاحب پو جہکر صدق الروحی **بیت** گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکان برد آپنی ہاتہون شیخ جیو
شامت لای اور اپنی پاؤن انواع الواع کے چاہ ہلاکت اور طرح طرح کی فضیحت مین پڑے کہ طرح طرح کی جعل و فریب
کیے کیونکہ تحریر مرقومہ حکیم صاحب سے صاف یہہ بہی ظاہر ہی کہ شیخ جیو اپنی رسالہ مصنفہ کا ایک ورق اخیر کاپی کا یعنی مہر کرانیکو
چہپنے کے لیے مہرین کروا کے لیگئے یعنی یہہ امر آٹہوین مہینے بعد تشریف بری ہو لوی سید رجب علیصاحب ہوا کیونکہ وہ
ماہ شعبان مین آئی اور گئی اور یہہ ماہ ربیع الاول مین چہپ کر جاری ہوا اگرچہ پیشانی پر قریب ماہ شوال اور پہر اب
قریب اوس مہینے مین طرح چہپایا اور اوسمین ماہ ربیع الاول لکہدیا غرض ہر امر مین فریب ہی المختصر کہ یہہ اور فریب پر
فریب بلکہ جعل شیخ جیو کا ہویدا ہوا کہ اپنی رسالہ کے اخیر ورق پر تو مہرین سیاہی مرکب سے کروائین اور ظاہر ہی کہ انوار الحق کے
رسالہ پر جعل سے چہاپ کر چہپوائین کہ یہہ فریب پر فریب اور جعل پر جعل ہے نہین تو شیخ جیو وہ رسالہ مصنفہ اپنا
پیش کرین جسپر مہرین کروائین تہین فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اور بہی ناظرین اوراق کاذبہ تکذیب پر ظاہر ہو گا
کہ اونہون نے لیری ہے پانچوین صفحہ مین مطبوعہ جعلی شوال کے لکہا ہے کہ فقط حضرت صدر الصدور بہادر سے مباہلہ کو نہین

نہین کہوایا نواب امین الدین خان بہادر سے اور جناب احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خان اور حکیم غلام نجف خان اور
مرزا اسد اللہ خان غالب سے مولینا صاحب نے کہا کہ پیام بہیجو دیر نکرو تاریخ ٹہیراو ایسا نہو کہ منشی صاحب جلدین الخ اور یہہ
بہی اے ناظرین نے فقرہ اخیر دیکہا کہ حکیم صاحب صاف لکہتے ہین کہ بپاس خاطر اور بنظر صداقت انکی تقریر کے مینے بہی مہر کردی
اور سوا اسکی خاکسار کو حال اور کسی مضمون کا جو درج رسالہ ہو مطلق معلوم نہین کہ بعینہا یہی حال ہی حکیم غلام نجف صاحب
کا بلکہ نواب امین الدینخان صاحب بہی ان اتہامات شیخ جیو سے بیخبری و بی آگاہی لکہتے ہین و قس علی ہذا مرزا
اسد اللہ خان صاحب کے ہان بہی مضمون مفترات کی تصدیق نہین بلکہ تکذیب ظاہر ہے ۔ اب کہین شیخ جیو در بہکانے شیخ
جیو کے کہ آیہ قرآنی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جو کوئی اس جگہ تلاوت کرے یا لکہدے تو مقر او سکا کہان الّو مفر تہمت کار کو
کیونکر ہوگا ۔ اور اب سنئین شیخ صاحب اور اونکی بہکانی جس سے اور فریب اونکا ظاہر ہوا کہ اسی لئے انہونے باوصف ہماری لکہنے
کے اسکا جواب نہ لکہا نہ پوچہا ہمنے لکہا تہا کہ بعض عبارت لکہی ہوئی صاحب مہر کی نہین لکہی سوان بعض کا نام نامی بہ
پوچہی سنئین وہ مفتی محمد صدر الدین خان بہادر صدر الصدور ہین ۔ ظاہرا شیخ جیو دلمین جلی ہین حکیم صاحبون اور مفتی صاحب
سے جو کہ ظاہر ہی اس جوٹ سی کہ لکہا ہی خطا ہین کہ اگر بغیر دیکہی مقام استشہاد کی مہر کی ہی تو مقدمات شاہی انگریزی
مین بہی دہوکا کہاتی ہونگی کہ یہہ کمال قدردانی ہی اور باوصف حسن سلوک مہمانسازی اور پاس خاطرداری و صداقت شیمہ
کے ادای حق اور شکرگذاری ہی شیخ صاحبکی بقول شخصے اپنی ہی فوج پر خیر اولمسی تو شیخ صاحب پوچہین گے اور وہ انکی
آنکہ سو پوچہین گے اور کچہہ انسو مفتی صاحب نے اگرچہ علما او فضلا پوچہہ نہی دئی ہون لیکن کلنک عبارت تراشی کی البتہ
کہل گئے بلکہ شیخ جیو کو اور کلنک انواع انواع طرح سے لگ گیا مگر ہم تینون صاحبونکی طرف سی شیخ صاحب کو جواب یہ دیتی
ہین کہ مفتی صاحب کی طرف سی تو کہہ سکتی ہین کہ یہ اون بعض مین سے نہین کہ بغیر دیکہی مضمون کے مہر کی بلکہ دیکہہ کر اسی لئی عبارت
بتصریح ادای شہادت بمضمون خاص لکہدی تہی سو وہ ہین جنکی عبارت تم چٹ کرگئے اسی طرح مقدمات انگریزی مین
بہی دہوکا نہین کہاتی ہونگی آپ ہی حکیم صاحبان سوان دونون صاحبون نی باعتماد ہیئت نقلی و لحیہ بعض معلم صورت
بپاس دینی مذہبی و نظر بر صداقت تقریر شیخ صاحب مہرین کردین سو مقدمات شاہی اس قسم کے پاس اور احتمال صداقت
منجانبین متساویۃ الجوانب کاہیکو ہوتے ہین کہ وہان دہوکا کہاتی ہون البتہ اب تجربہ ہوگیا کہ ایسی جگہ بہی اب اعتماد
نہوگا اور مضمون مولینا روم ہمیشہ منقش خاطر رہیگا ۔ ای بسا شیطان کہ آدم روی ہست ۔ پس بہر دستی

نباید

نبایہ داد دست ولله در القائل نتوان شناخت بیک لمحہ از فضائل مرد کہ تا کجاش رسیدہ است پایگاہ علوم
ولی ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم غرض شیخ جیو نے اپنی تمام اہل محلہ کذائی سبقہ
و لحقہ کا نام بدنام کیا اب بہلا کوئی کسکا اعتبار کرے بوڑہا شیخ دعوی دار سند فضل عزیزی اپنی رسالہ مصنفہ کے خاتمہ
پر تو مہرین کروا وی اور شاگرد کے ہان چہکا وے جب عالموں کا یہہ حال تو وای بر احوال آمیونکی آسی جگہ سی قیاس کیا چاہیے انکی
تمام بات تو بگاڑ در خرافات تو بگا یا یہہ کہ جیسے حیدر بخش سے حیدر علی ہوئی اب حیدر علی سے انوار الحق لیکن یہہ مضمون عنوان اندرونے
رسالہ تکذیب اسکی تکذیب کریگا آب یہہ تو بتا وین شیخ جیو کہ اس رسالہ کو شیخ جیو کا کہین یا شاگرد جیو کا شیخ جیو اس کلنک
کو کسی طرح مٹا دین سبحان اللہ ایسی موٹہ سے کلنک لگاتی ہین خصموں کو اور بگڑ فرماتی تہی کہ جلد نام بتا دو اور کلنک اپنی
اوپر سے مٹاؤ اب سن لیا نام اصحاب تینون حضرات اہل مواہیر کا اور چکہا مزا تبرا بر گشتے کا خدای ذی جرم والمآب کی تائید سے
اب سر پہوڑین شیخ جیو حکیم صاحب پاس خود اب علاج کلنک کہونیکا جا کر پوچہین لیکن یاد رہی کہ یہہ داغ نسل داغہائے عزیز
شیخ جیو بہی قبر مین لیجاوینگے - لکہتے ہین کہ جاننا چاہیے بعضے ایسی ہین کہ مولینا کے آمادہ ہونیکو جانتی ہین بعضے شریک
جلسہ الخ مہربانی کرکے تفصیل ہر ایک کی نام بنام ہر قسم کے تصریح سے ذرا پہلے ثبت فرماوین جب قلعی کاری حضرت کی ناظرین
پر کہلی بعض کا حال تو دیکہا گیا جعل سازی ظاہر ہوئی - ہمارے پاس اظہار دستخطی و مہری موجود ہین پہلے شیخ جیو فہرست بتفصیل
مرقوم شیخ کرین تو مزا دیکہین وہ کس کو کس قسم کا لکہتے ہین اور اونکا اظہار ہے انکا کس قسم کا ہی ہم اونکی کان کہولدیتی
ہین اونکی مضامین اوراق تکذیب بالکل اونسے جہوٹے ہو گئی ذرا مباہلہ پر آمادہ ہوں تو اسکا بہی مزا چکہلینا دیکہنا خورد
وکلان پر کیا کیفیت ظاہر ہوتی ہی - لکہتے ہین کہ دوسرا مطلب اوس پرچہ مین یہہ تہا کہ منشی صاحب لدہیانہ مین مولینا
کو طلب کرتے ہین الخ اور جواب یہہ ہی کہ منشی صاحب یہان سے کیون چلدئی تا ایسی مزخرفات تک کہ یہہ بات پہلی منشی صاحب
نے نکالی تہی آو دہند الصدور گواہ او منشی صاحب کیون بہاگ گئی اور سچی تہی تو مقیم کیون نہ رہی الخ - معلوم ہوتا ہی
کہ شیخ جلکرانی اور سٹپٹائی کہ کلمات ہذیانی پر اوتر آئی بہتیرے مطلب چہوڑ کر دوسرا مطلب ایسی ظاہر کرتے ہین مرحبا
باین علم و فضل و دست بازی و سخن سازی ناظرین غور کرین اور شیخ جیو کے موٹہہ مین شیرینی دیوین محل غور ہے
ظاہر ہی کہ سید صاحب بارادۂ کسب خیر و منافع دنیا یا بارادہ سکونت کے دہلی مین تشریف نہ لائے تہے کسی امیر و رئیس
و بادشاہ ذو المعہد کی نوکری کو نہین آئی تہے نہایت مشہور ہے کہ صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ نے کہ نہایت علم دوست

اور صاحب اخلاق روسا، عالی خاندان واہل علم سے نہایت قدردانی سے پیش آتے ہین مولویصاحبکو بمبالغہ
معرفت بکمال اشتیاق واسطے ملاقات کے بلایا تہا مولوی صاحب نے اثناء راہ مین ایک روز دہلی مین بہی مقام کیا
جب یہان کے امرا اور روسا ملاقات سے سیر نہوئی اور چند روز یہان قیام پذیر ہونیکے لئے مصر ہوئے تو نظر باستدعا اخلاق
آپ نے بمقتضائے انک لعلی خلق عظیم باصرار واستدعاء عمائد شہر یہان چند روز رہے اور بااینہمہ اگر شیخ جیو صاحب
کو وہ مناظرہ و مباہلہ پر مستعد پاتے تو ہرگز یہان سے بے مباہلہ نہ جاتے لیکن اس زمانہ مین جب تک مولوی صاحب
یہان رہے شیخ جیو کی ایسی سون برتی کہ سانس بہی نہ لیا اب غل مچاتے ہین جبکہ مولویصاحب یہان سے تشریف لیگئے
اب جو شیخ جیو نے میدان خالی جانکر آواز نکالی مولویصاحب نے ازراہ عالی ہمتی خود شیخ صاحب کو باداے خرچ ڈاک وہان
بلایا یہہ تمام حجت اسلئے ہی کہ شیخ جیو اپنی رسالہ مین لکہنؤ جانیکو اپنا مستعد ہونا ظاہر کرتے ہین اگرچہ عقلا پہلے سے
حقیقت اوسکی جانتے تہے اب اس تحریر سے ہر خورد و بزرگ پر خوب اصلیت اون دعوی کاذبہ کی ظاہر و آشکار
ہوگئی سبحان اللہ وہان کیے جانے مین جو یہ عذر کرتے ہین کہ وہ ملک سکہون کا ہی یہہ محض حیلہ بیجا و عذر لاطایل
ہی یہ کلام شیخ جیو قابل دارالشفا مین پہنچنے کے ہی یا قابل بازپرس حکام والامقام کے کیونکہ سکہان مفرور
و جلاوطن اگر یہہ خبر پاوین تو سر شیخ ارادہ دلیس کا کرین شیخ جیو کو آجتک یہ خبر نہین کہ لدہیانہ مین عملداری کسکی ہے
اور یہان کسکی ہی پہلے ہالس ہوش مین آوین تین چار ہی حرفون مین دو تین ہفتو مین چکرا گئے لدہیانی تکی
بی سرو پا بہکنے لگے تعبیر احتراز از ملک سکہان یعنے چہ اگر باعتبار اسکی ہے کہ کسی زمانہ مین ملک سکہون کا تہا تو قبل سکہون
کے نہین خیال کرتے کسکا تہا اب جبکہ وہ ملک تحت حکومت ہی اونہین کا یہہ ملک معاذ اللہ بلا تشبیہ اگر کوئی مکہ اور مدینہ
مین شیخ جیو سے طالب مباہلہ ہوگا تو کفار قریش اور یہود کا ملک شیخ جیو بتلادین گے غرض کسی طرح مباہلہ سے جان
بچاوین گے ع از کرامات شیخ ما چہ عجب گربہ شاشید گفت باران است ع کہتے تہے انکو مہینہ آگیا آیا بہونچال
شیخ صاحب کے کرامات کا سر پاؤن نہین سرکار دولتمدار انگریزی کی لدہیانہ مین بہی عملداری اور یہان بہی اور
مختلف المذہب جیسے وہان ویسے یہان حاکم دہلی و لدہیانہ ایک ملک ہند مین سب جگہ موجود خصوصا جبکہ
خاص تمہاری اہل محلہ دہلی کو دارالحرب ٹہیرا چکے ہون اور در باب عدم جواز نماز جامع مسجد مین رسایل طویلہ تحریر
ہو چکے ہون پہر خصوصیت شہر دہلی اور پہر خاص مسجد جامع یعنے چہ مفتے صاحب سے جو گواہی چاہتے ہین خود

خوبی گواہی اوپر دیکھہ چکی اور دیکھہ لینا ابو زمباہلہ کہ وہ کس شد و مد سے اصرار سید صاحب مباہلہ پر لکھتے ہین اب
گواہی شاہدی کچھہ کام نہین آتی — شیخ شرماتی نہین یا لکھنؤ جاتی تھے یا کانپور اور میرٹھہ کی جو طلب ہے وہان کا ذکر
بھی نہین فرماتے کیا وہان بھی سکھونکی زمانہ سابق مین عملداری تھی اور لکھنؤ کو چلی تھی کیا وہان مسجد جامع سے زیادہ
قوت اسلامی اونکی عقیدہ مین تھی آیا اوسوقت بھی شیخ جیو شیعہ تھی اور یہان ہماری مولینا کے امام باڑہ مین کیون شیخ
جیو کا لہو خشک ہوتا ہی کہ تہراتی ہین اور قدم اوسطرف نہین اوٹھتا غرض شیخ جیو کی کسی بات مین بہدرک نہین چکر آنا
اسکو کہتے ہین — اور یہہ جو لکھتے ہین کہ مولوی رجب علیخان نے فرار کیا سو یہہ مفتی صاحب سے کہلوا دین تو ہم خط غلامی لکھتے
ہین جنکو وہ خود گواہ بھی لکھتے ہین مولوی رجب علیخان تو صاف فراری پر لعنت کرتے ہین بھلا شیخ جیو بھی ایسطرح
کہدین اور یہہ جو لکھا ہی کہ مولوی رجب علیخان نے پہلے بات مباہلہ کے مونہہ سے نکالی یہہ پھر کلام قابل دار الشفا
جانیکے حضرت نے مونہہ سے نکالا یا یہہ کہا جاوے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد بہول گئی شیخ جیو خاتمہ منتہی الکلام کے عبارات
ابہی تو اوراق کاذبہ تکذیب مین نقل بہی کر چکے ہین اسپر یہہ حال ہے آیا وہ عمومی دعوی مباہلہ کا مولوی رجب علیخان
کے مقبولی مباہلہ سے بعد کا ہی یا پہلی کا یا مولوی رجب علیخان صاحب عموم شیعہ مین اونکی نزدیک داخل نہین شیخ صاحب
یاد رکہین چکر آنا اسکو کہتے ہین کہ کچہہ پیش و پس کی خبر نہ رکھی ٹہوکر پر ٹہوکر کہائی سبحان اللہ یا تو ڈاک پر چڑہ کے لکھنؤ
جاتے تھے یا اب جو سید صاحب خرچ ڈاک تک دیتی ہین لدہیانہ مین طلب کرتے ہین تو آپ لکھتے ہین کہ کتابین بیچکر خرچ ڈاک
سید صاحب کا دیوین گے وہی جامع مسجد مین آوین واہ ری شیخ تمہاری فطرت کس رنگ ڈہنگ سی ولیعہد بہادر
وغیرہ پر افلاس جتایا جی بچانے اور قوم چرانے کے فطر تو نہین روپیہ کمانیکے فطرت بھی ساتہہ چلی جاتی ہی — ذکر سبحان
علیخان اور مکاتیب وغیرہ کا دہوکا اور زاغ بابئی جو بنام پیروان عبد اللہ سبا فرماتی ہین اور خطوط مہر سبحان علیخان سے
ابلہ فریبیان کرتے ہین یہہ محض فضولی ہی جیسے کچہہ اوراق کاذبہ کا حال ظاہر ہوا ایسا ہی کچہہ حال وہان نکلیگا دیکھین ایسے
تیر بازگشتے کو ہیچ در کفو نم ناہت نہ زنار را رسوا مکن مکاتیب کو تو بہت بغل مین دابی پہرتے ہین گہڑی گہڑی لکھتے
ہین جواب مانگتی ہین اور رد مکاتیب کا ذکر بھی نہین فرماتی کہ ذبیحان حضرت کی خان مرحوم نے اوڑائی ہین اوسکا
جواب کیون اب لکھا جاوے جو سو چو دہی مگر سوال کے عادت ہی شیخ صاحب کو ست خوی بد در طبیعتی کہ نشست
جز بوقت مرگ از دست نرود انشاء اللہ رد مکاتیب لکھنؤ سے یہان بھی آتا ہی جتنا شیخ جیو چاہین اپنا خاکہ اوڑوا دین

اوڑے اوئین اوسمین بہی آپ کی ارتداد کی تصریح ہے - عبداللہ سبا کی نسبت جو رسالۂ رد تکذیب مین جو ہمنے تقریر کار
کی ہے شیخ جیو کی صفراشکنی نہین ہوئے کہ پہر بار بار ابلہ فریبیان کرتے ہین پہلے اوسکا جواب لکہین اور اپنا کلنک مٹادین
- شیخ جیو کی منتہی کی جو دہجیان بہرت پورمین اوڑی ہین رد تکذیب مین نہین دیکہا کہ پہر جواب کے طالب ہین
اور فرار کے نسبت اتباع اسد اللّٰہی کو دیتی ہین فرار اور دم چرانا اتباع فراریونکا کام ہے اور منتہی کے چہپے چہپائے
ورق نکالڈالنے اپنی دلمین سوچین اور شرما دین کہ یاد نہین رہا شیخ جیو صاحب کو کہ فی الحقیقت جکڑ ادہی ہین کیونکر سمجہہ مین
آوی کچہہ جکڑ انمیسے کچہہ کذب کاریون سے حافظ نہین رہا مناظرہ و مباہلہ کے وقت یاد دلادیا جاویگا کہ کس غایت بیکسی کی فطرت
سے اوراق خطبہ اسمی بادشاہ حال نکالکر بنام بادشاہ سابق بدلے گئے اور آخر کر بر شیخ جیو نے کیسے استاد تہاہی وہ
لکہے ہین کہ ہم کہتی ہتے کہ خدا کا غضب جہوٹو نپر ٹوٹے کہ کیسے جہوٹے خبر چہاپتے ہین کہ اسی اثنا مین ایک اور پرچہ نظر سے گذرا
اوسمین بہی یہی رونا رویا الخ سبحان اللہ بد دعائے ماموری کرد گار کو تو باستہزا کوسنا کاٹنا تعبیر کیا جاوے اور دم چرایا جاوے
مباہلہ سے اور فحوای یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم جہوٹا دعوی اتباع حسبنا کتاب اللہ کا ہے اور پہر دلمین بہی
کچہہ کوسنا کاٹنا کہ خود اقرار کرتے ہین - اس دعا کے ظاہر کرنیسے یہہ بہی ظاہر ہوگیا کہ شیخ جیو جہوٹے ہین اور ہم سچے کیونکہ
باوصف اونکی کوسنے کاٹنے کے عنایت الہی سے یہان بال بہی بانکا نہین ہوا اسی طرح روز مباہلہ بہی انشاء اللہ سب
دیکہہ لین گے اور شیخ جیو مستجاب الدعوات ہین بیشک کہ دعا بہی اونکی قبول ہوئی اور جہوٹا ہونا بہی اونکا ثابت ہوگیا یہہ غضب
خدا کا اونپر ٹوٹا کہ شرم حیا جاتی رہی بد دعائے ماموری خدا پر استہزا اور پہر اظہار اسکا اس سے زیادہ اور کیا غضب خدا کا ہوگا حیا
ایک ٹکرا ہی ایمان کا سو بالکل مفقود ہوگئی بڑی حیادار آپہی لوگون سے مباہلہ طلب ہوئے جب چارطرف سے پکارے تو کان پر جون
نہین چلتی اور پہر فرماتی ہین کہ اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹی کس بے حیائی سے لکہتے ہین کہ رقعہ نہین پہنچا اب کوئی میر ظہور علی
وغیرہ صاحب کو بلا کے پوچہی کہ شیخ صاحب رقعہ جہہ ہماری مولینا کا جیب مین ڈالکر سکہیا ہی گہر مین جا چہپے ہین اور
اب پہر بنگا گاتی ہین کہ ہماری رقعہ پر ایک سطر متضمن مضمون اقبال مناظرہ و مباہلہ بعد از مناظر لکہی اور کچہہ سوچکر اوس
سطر کو چاک کرڈالا آجکل سطر چاک کرنیکا دعوی ہے کل اور کچہہ چاک کرنیکا ہوگا - حقیقت مین شیخ جیو جکڑ الکی ہین اسنے
یہہ تو کوئی پوچہی کہ اس سے کیا حاصل یہہ ہذیان سرائی کیا ہے رد تکذیب مین صاف ہمنے زبانی جناب مولینا کے اقبال
مرقوم لکہدیا جاری کرد یا خود شیخ جیو پاس بہیجدیا پہر رقعہ مہری شیخ جیو کے جیب مین جا پہنچا پہر ان توہمات سے کیا حاصل

شکر ہی کہ مضمون اقبال مناظرہ و مباہلہ بعد از مناظرہ تو شیخ جیو کے موہنہ سی نکلا ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است
نہین فرار و انکار کی نسبت دیدیتی تو کون اونکا موہنہ پکڑتا یہہ فریب کاریان اور سخن سازیان شیخ جیو کی ہمیش ہین چلتی کین
جتنا بات کو بڑہاتی ہین رسوا ہوتی ہین ہر سخن اونہین کا اونکا گریبان گیر و دہان بند ہوتا ہی ــ ہم سے پوچہتے ہین اُن
اہل کاران شاہی کا نام جیسے ملکہ شعرا اجازت شاہی مین ہرج کر ادیا سبحان اللہ یہہ وہی مثل ہی کہ دروغ گوئی برروی من
اور قسم دیتی ہین جناب امام حسینؑ اور حضرت امیر المومنینؑ کے ساتہہ کس ادائی آداب و وداد ضروریت کے کہ نہ حضرت سے نہ امام سے نہ امیر
نہ جناب سے کیونکر نہون تابع مین قائلین ہذیان گویان خاص ذات اقدس نبویؐ کے اور پہر کوستے ہین شیخ جیو یاد رکہین
کہ ہم تو صاف صاف کہنے والے ہین اون سے پہلے ہمکو قسم دی ہوئی ہی اون صاحب نے جنہون نے یہہ حال ہم سے کہا ہی اور ہم نے
عہد کیا ہوا ہی کہ بغیر حالت مجبوری کے ہم نام نہین ظاہر کرین گے ــ شیخ صاحب اگر کسی حاکم جائز پاس نالش کر کے مجبور
کروا دین تو بیشک ہم نام بہی ظاہر کر سکتی ہین لیکن نہ مثل حذیفہ بن الیمانؓ کہ وہ بہی پابند ارشاد و عہد رسولؐ تہے نام بتلاتے
نہی مگر اصرار سے اون صاحب کے جو عمرؓ پہر اون سے پوچہتے تہے کہ مجہی تو پیغمبرؐ نے منافقون مین نہین شمار کیا آخر تصریح
مسلم وغیرہ اتنا کہدیا تہا کہ بارہ منافق تہے اور جو تم بہی ہو تو تیرہ ۱۳ یا تیرہ ۱۳ تہی اور تم بہی ہو تو چودہ ۱۴ ہوا اشارہ ہم بہی اتنا
کیئے دیتی ہین کہ جیسے صاحبون نے پاس خاطر سے مہر بہ لب کر دین ایسی ہی پاس رکہا ہی شیخ جیو سے تاریخ شقہ بہی ہون ــ
یہہ جو لکہا ہی کہ نادان یہہ نہ سمجہا کہ اس بحث سے کیا فائدہ الخ سبحان اللہ کیا کلام فی اخلاق تو نکلا بلکہ خواص علما کا ہی اہنین
کون جنت فروش بازاری جو دہیا پاسی کہی سید اسمٰعیل حسین صاحب منیر نے بہتان لیا ہوگا آدہی بات لکہی شیخ جیو نے اور
آدہی نہ لکہی تو اوسکا اقرار فی المعنے ظاہر ہے کلام سے اور جو آدہی لکہی ہی اوسکا فائدہ ہم سے سنین یہہ ہی کہ حضرت کے یہہ کو تک
ظاہر ہون کہ پہلی سنی تہی پہر شیعہ ہوئے انجام کو ناصبی حروری اپنی وقت کے علی بن جہم قرشی ہین ایسی کا کیا اعتبار سوائے
کلمات مذمت حروریت مندرجہ منتہی وغیرہ کے خلاصہ فوسہ سے بہی ظاہر ہے کہ نام جنابمین نفس رسولؐ و فرزند رسولؐ رنگ ڈہنگ
بازاری پن سے کیا جاتا ہی کہ سوق کلام مظہر حروریت ہی یہ حسن اعتقاد کاتب صاحب مطبع کا ہی کہ نشانی علیہ السلام کے ہی کیونکہ
شیخ جیو لکہتے تو رضی اللہ عنہ وغیرہ لکہتے ــ شیخ جیو کیا شفا خانہ والون کے سی باتین کرتے ہین اونکی شیعہ ہونیکا دعوی
کسنے کیا کہ فرماتے ہین ایسا دعوی آفتاب بر خاک ڈالنی ہے ہم تو اونہین ناصبی حروری جانتے ہین و قس علیٰ ہذا الی آخر الخرافات
کہ وہ قابل التفات کیسے عاقل کے نہین ــ یہہ جو ہمنے کہا ہے کہ وہ سنی ہی نہ رہے اسمین کیا جہوٹ ہی ایک تو ایسی حرکت

سن لی کہ آلِ رسولؐ کا نام کس عظمت سے لیتے ہین اور شرافت سی خطاب کرتے ہین للانا، پھر شیخ بما فیہ دوسرے جو سنہ ا
قصۂ عطای خاتم پر معاذ اللہ کیا ہی وہ تغایرِ معتقدایانِ سنیان معتمدین سے رد تکذیب مین با وصف اجمال ہمنے تصریح
کردیا ہی جسکے شیخ جیو منکر ہین لکہین جواب دینگا اور اپنا کلنک مٹا دین پہر سنی بنین مثل شیخ جیو کی مصداقِ
مضمون کذائی ہی شعر کہین رومی کہین زنگی ہو کہین ٹوپی پہن فرنگی ہو - ایک اثر حروریت اور کذب
کاریکا یہہ تحریرِ خط سے ظاہر ہے اور اوراق تکذیب وغیرہ سی یہی کہ لعنت جناب سیدہؑ کی کلمۂ گنشتے تعبیر کیا ہی اور
بحار کے آٹھوین جلد کے تہمت ہی اکاذیب عزیزیہ کو جلادیتی اگر گنشتے کا لفظ بحار مین نکالدین تو کلنک اس تہمت
اور جدال و شقاق بالبضعۃ رسولؐ مٹی نہین تو شیعہ بلکہ سنیونکی بہی لعن کے سزاوار ہین - حالاتِ جہل و فریب
شیخ جیو کو صاحبان بصیرت مہر ونکی فریب کاری سے خوب جان سکتی ہین - یہہ جو مضمون طرفہ تر اس پرچہ مین
لکہے پوچہا ہی جواب اسکا اوپر ہوچکا مگر شیخ جیو کا دم چرانا اور چکرانا اور بہٹکانا جو کہ بار بار اہل حق کے طرف منسوب
کرتے ہین اور بچکانو نکو بہکاتے ہین اہل ادراک و بصیرت پر زبان قلم پر لانے سے لکم دینکم ولی دین کے بتعبیر حمیت
اسلامی صاف ظاہر ہوگیا کہ شیخ جیو دلی اور چکلی کہ ایسا نعرہ مارنیکی ہدایت کرنے لگے الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ یہہ کیا
واہیات ہی کہ گہڑی گہڑی لکہتے ہین کہ منشی صاحب مناظرہ سے کیون بہاگتے ہین ہم شیخ جیو نے مناظرہ کہین نام
شیخ سدو کے گوشت کی بوٹیکا رکہا ہے عقل کے دشمن کتنے کتابین لکہنے کا تو دعوی رکہین کتنے کتابین
اسطرف سے ہوئین اور ہوئے جاتے ہین یہہ مناظرہ نہین تو کیا شیخ سدو کا سر ہے کیا بے سر و پا واہیات مین صرف
اوقات کرتے اور کرواتی ہو سچی ہو تو لدہیانہ یا میرٹہہ یا کانپور سید کے لینے ہو سب بلاتے ہین کہین نہین جاتے تو ہمارے
مولینا کے امام بارہ مین چلے آو جو کچہ کہو موجود ہی اب تمہارا پنڈ کیسے طرح نہین چہوٹتا اگر نہ کہین آتی ہو جاتے
ہو تو یہی نعرہ لکم دینکم ولی دین آیۂ منسوخہ کا معمول سمجہا جائیگا باقی اور خرخرفات مشیخت پناہی اسی قسم کے قابلِ
التفاتِ اہلِ عقل نہین معلوم ہوتی بلکہ تضیع اوقات ظاہر ہے - بہلا منشی جیو کو سنے ہونا کیون پڑیگا جنکو
یقین ہی کہ عند المباہلہ منکرِ ولایت مولائے مومنینؑ کا مونہہ کالا ہوگا معتقدِ تاجدارِ لوکشف الغطا یہہ صاحب ایقان ہین
- شیخ سدو والونکا یقین تو حقیقت پر اپنے مذہب کے ظاہر ہوگیا کہ خود لکہدیا کہ مولانا کب قابل ہین کہ آفت آوی اور
اوری بہی تو شیعہ ہونا ضرور نہین الخ مرحبا باین خرافات اسی مونہہ سے دعوی ہے کہ منتہی ہین دعوی مباہلہ ہی اور

تکذیب مین طمطراق اگر ایسی ہی خرافات لکہتے ہین شیخ جیو تو قابل خطاب نہین تصور کیے جاوینگے اس دعوی
پر توضیحات اپنی کتابوں کی بہی نظر مین نہین توضیح وغیرہ دیکہین اور شرحاوین ابن عباس اور ابن مسعود اور
عکرمہ و غیرہم کودن کون مدعی مباہلہ تہی یہہ سنی تہی یا شیعہ یہ کیا شرم و حیا ہی قصۂ قاضی موصل جسکا ذکر بار بار ہوا
ہی شیخ ایسی جگہ اپنی کر اسکا بہی خیال نہین یہہ سنی تہا یا شیعہ شیخ جیو کو شیخ سدو نی خواب مین آ کہدیا ہوگا کہ خبردار
قائل نہونا اب کہین شیخ جیو سُنتے رہی یا کون ۔ عقل کے دشمن بتاوین کس کتاب مین شیعہ کے یہہ عقیدہ ہی کہ پیغمبر
پیغمبر نے مباہلہ کیا اور معاذ اللہ دعا قبول نہوئی کیا واہیات مزخرفات ہیے شیخ جیو بکچا تو تمکو بہسلاتی ہین الناس
علی دین ملوکہم کہتے ہوئے شرم نہ آئی شیخ جیو کو الحق اِذا لم تستحی فاصنع ما شئت جو شیخ جیو سمجہ کر کہہ رہی ہاتہے
اس تیر بازگشتے نے اونہین کے سینہ کو نشانہ بنایا کہ تبصریح قاضی عضد وغیرہ اونکی کیسے کیسے ذی صفات
ظلمہ و فجرہ تک امام و مقتدا مین اور واجب الاتباع جنکے ساتہہ معاذ اللہ حرب بالنفس رسولؐ و جگر گوشگان رسولؐ
مجزی و معمول کہ خلفای اثنا عشر مین اونکی حضرت خلیفہ پنجم اور صاحبزادہ آمر قتل سید شباب اہل الجنۃ دوب
مرین شیخ جیو جیسے پہر ہانہین غیرت ہو تو اہل حق کے سامنے موںہہ نکرین زبان نہ ہلاوین ۔ نسبت مرجع الکی
اصلا کے طرف سید صاحب کے کیا کلام عاقلانہ ہی جگر انا اسکو کہتے ہین شیخ جیو پہلی شیعہ تہی کہ سید صاحب
سُنتے تا زیم تا بین فہم و فراست و شرم و حیا و عدم ندامت ۔ وہ مزخرفات جو لکہی ہین کہ قید جامع مسجد کے بنا پر
وسعت ہی اور وہ فحش کا زبان جو لکہی ہین کہ اپنا مکان مخصوص شیعہ تہا مین امام باڑہ وقفی مین اتنی گنجائش
کہان کہ سقدر سما سکین الخ اس قسم کے جوابات بالمثل کا ہم پہلے انکار لکہہ چکے ہین البتہ جامع مسجد ہی سیر ہون
والے ایلاودہ کے بازار اجودہیا باسے ایسے کلمات کے جواب دی سکتے ہین جنہین کچہہ جوتی پیزار کے بہی عار ہو
ہم اسقدر بس جانتی ہین کہ سبحان اللہ شیخ صاحب کیا معقول آدمی ہین اور ناظرین بابصر و بصیرت خیال
کر سکتے ہین عذر ہای معقول شیخ صاحب کو کہ لدہیانہ تو اسلئے نہین جاتے کہ سکہون کا ملک ہی اور کانپور
اور میرٹہہ کا عذر ہے کہ امام باڑہ واقع ہا سلے مین جس و سلے مین کہ جامع مسجد ہے واقع ہے
گنجائش نہین سچ ہے شیخ صاحب کے ساتہہ اجماع کثیر بنی عدی و بنی تیم و بنی امیہ وغیرہ لشکر شام کا ہوگا ظاہر
کمال علشتام و تحمل و تجمل بلکہ تفضل کے ساتہہ آنا ہوگا سبط امام باڑہ مین وسعت کہان اونکی لئے تو کوئی بڑا امکان

وسیع چاہیے معلوم نہین کہ مثل موضع سنگ کے تصریح صاحب مدارج جانب عالیہ مدینہ منورہ مین واقع ہے اگر میسر ہو تو
وہ بھی شیخ صاحب کے نزدیک وسیع متصور ہو یا تنگ یا میدان صفین و معرکہ جمل ہو تو لشکر بمقدار معرکتین کو کافی ہو
یا نہین — شیخصاحب بھلا کیون زبان کھلواتے ہین ہمارے عادت نہین کہ ہم اونکی کلمات معقول سے زبان آلودہ
کرین وہ چاہین سو کہین بیشک شیعہ غریب ہون بمقتضائے الدنیا سجن المومنین عرصۂ دار فانی تنگ ہے اول تو ایسا نہین
میسر کہان جنکے مقتداؤنکی چند کچہرون کے زمین تک بموجب اونہین کے ہان کے تصریح کے عدالت العالیہ مین ضبط
ہوگئی تو انکا کیا پوچہنا دوسرے انکو وسعت کے کیا ضرورت کچہ جاہ و تحشم نہین کہ حشم و خدم ہوا لے ہمین کہتی اگر مثل
سالم و افلح وغیرہ حشم و خدم ہوتے تو بالضرور مکان بھی وسیع ہوتا — سبحان اللہ نااکرذکر انکے نسبت سادات کو
شیخ صاحب دیتی ہین خوب حق ایمانی و اسلامی ادا کرتے ہین عقل کے دشمن نوکری سابقہ پر بہت بھی تو اپنی
نوکران حال کے لئے کیا کہین کے یا نہین ہمنی غلطے کی سادات کی ادای شہادت کے سبب وہ بھی مستحق انہین
کلمات کے شیخ صاحب کے زعم مین ہو گئی اپنی دانست مین ایک چوٹ دو طرفہ کی ہے گی یا یہ کہ اپنی ہانکی جہین اور ونکو
لگاتی ہین کہ کوئی کہنے نہ پاوی بیشک علمای شیعہ ایسی ہی ہین کہ بہ تبعیت حکام جور قدیم جیسے حکم برخلاف ما انزل
اللہ قیاس و تحکم سے جاری کرتے ہین مخالفین ثقلین مین عدم بیع ام ولد کا فتوی برخلاف نفس رسول جاری
کرتے ہین تابع احکامات جہر بسم اللہ وغیرہ پورا بوسفیان کے تابع حرام کرنیوالون متعہ کے عادل جانتی والے
جاربان نفس رسول کے الحق اذا لم تستحی فاصنع ما شئت — شیخ جیو ہمارے کلمہ بار بار کے نقل کرتے ہین اوسپر شرماتے
نہین ع چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد — عوام کو دہوکے دیتی ہین اور مناظرہ پر کمر باندہنے کو کہتے
ہین اور مباہلہ کو ہٹ ب — یہان مناظرہ اور مباہلہ دونو ہم تمکو کم بر کم موجود ہین — ہم کو تحریر سے شیخ جیو کی صاف
ظاہر ہو گیا کہ مباہلہ سے نوک دم بہاگے آخر زبان قلم پر آہی گیا جب خط مین خود لکہا جو اور ہرگز اکا اگر منظور مذہب ہے
تو مولینا کو شیعہ ہونا ضرور نہین الخ — شیخ کو شرم نہین آتی ذرا بھی غیرت ہو تو جیتے جی زمین مین سما جاوین
باقر خانی اور رجب شاہی بنہہ جاری کرنیکی نسبت فرماتے ہین — کیسے علما و مجتہدین مذہب حقہ اثنا عشریہ مین پہلے
اس بدعت کو کام کیا ہو تو اب بہی کیتنے زیبا تہے یہان کو لنہ مثل حنفیے وغیرہ بنہہ جاری کرنیوالا اور بقول انہین
کے اہل نحلہ کے چورا سہ پوجنے والا ہی چار کہونٹ مین ڈہونڈ کر بتلاوین اور یہ کلنک مٹلوین — سبحان اللہ یہ دعوی

شاگردہی ابوحنیفہ یا امام یحییٰ ناطق حضرت امام جعفر صادقؑ اور منسوب با بوحنیفہ وغیرہ سبحان اللہ جزاہم اللہ حشرہم
اللہ مع من یحبون بیت حشر غلامان علی با علی حشر غلامان فلان با فلان — لطیفہ کیلئے جو دوسرے وقت پر
جواب تفصیلی کا وعدہ کرتے ہین جب جیسا لکہین گے ویسا پاوین گے اب تو اقرار اوس لطیفہ کا ظاہر ہوگیا اور
جواب اوپر لکہا گیا — پہر جو بجگانون کے پہسلانے اور عوام کے بہکانیکو لکہتے ہین کہ ہم بار بار غیرت دلاتے ہین یہہ
حرکت دہان فلتہ شیخ جیو سے محض بالائی ہی بنظر ابی ہی تصمیماً قلبے نہین بلکہ یہ بات مثل حرکات اپنی خلیفہ
بنجم کے ہے جیسے منبر پر اونہون نے کیہی تہی جسپر صعصعہ بن صوحان نے گوز بند کیا تہا کیونکہ اگر تصمیماً او قلباً ہوئے
تو اب تلک کب کیسا پالکو گہر سے چلے آئی ہوتی ذرا دیکہین کتاب اثمان الباویہ اور ربیع الابرار زمخشری اور بجگانون کو
سناوین وہ خطبہ جو ذکر ضرط مین لکہا ہے کہ جناب والا مقام سلطان ابوصبشام نے منبر پر مسجد جامع مین فرمایا
تہا الحمد للہ الذی خلق ابدانا واسکنہا ارواحنا وجعل فیہا ریاحا وجعل خروجہا للنفس راحۃ فربما اخلجت فی
غیر اوانہا وانفلتت فی غیر وقتہا فلا جناح علی من جاء منہ ذلک والسلام چنانچہ صعصعہ بن صوحانؓ شیعہ
مولا کے ہو شان نے فوراً یہہ کہا صدقت ان اللہ خلق ابدانا واسکن فیہا ارواحنا وجعل فیہا ریاحاً وجعل خروجہا
للنفس راحۃ ولکن جعل ارسالہا فی الکنیف سنۃ وعلی المنبر بدعۃ یا اہل المسجد قوموا فقد خرء امیرکم فلا صلوۃ لہ ولا لکم
شیخ جیو کو لازم ہے کہ شرماوین اور اہل حق کے سامنے کبہی لب ہلا دین — شیخ جیو کیا معرکہ مین سامنے آوین
گے یاد کرین حال اون وزیر اعظم دبیر مدبر کا جو معرکہ صفین مین یادن لیسار کے مدبر ہوگئی جنہین اوس دن سے
اونکی خلیفہ بنجم وغیرہ آزاد کردہ دبر کہا کرتے ہین دیکہین کتب تاریخ اپنی اور سر پیٹین اور کف افسوس ملین کہ کیا
مٹی خراب کر گئے — پہر جو لکہتے ہین کہ یہ باتین مجمل مجمل ہمنے لکہین ہین اور بہت باتونکا جواب رہ گیا ہے دو تین
جزو اونکی تحقیق کے رکہی ہین آیندہ درج اخبار کرائینگے — مبارک ہو جب وہ ایسا کچہہ کرائین گے تب ہم بہی موافق اونکی
مرضی کے حاضر ہین اب جو اونہون نے لکہا ہمنے جواب دیا اپنے تمام جزو طیار جسوقت بہیجین گے اسی طرح دہجیان
اوڑا دیجائینگی — شیخ جیو صاحب مدت چاہیے شیخ جیو اجود ہیا نہین رہی ہین پہلے کلام کا حوصلہ پیدا کرلین جب
مناظرہ کا نام لین اور یہہ بہی ارشاد کردین کہ اس کام مین حضرت کو کس سے بیعت واقتدا ہے اگر عمر بہر جواب سوچین
گے یا اور کسی سے پوچہین گے تو یہہ کلنک نہین مٹ سکنے کا یہہ کلمہ بہی مثل ضرطہ مرقومۃ الصدر فلتہ شیخ

شیخ جیو کے موہنہ سی نکل گیا دیکہین جاڑانا اور بہنانا اسکو کہتی ہین یا نہین — شیخ جیو کو ہنسی ٹہٹی کیا دلمین اوٹہی
ہفتہ ہای گذشتہ مین جو جو حال ہمین پونہچا تہا نظر بر جواب ہمنی لکہا تہا جب وہ ہر یسے کچہہ جواب نہوا ہم بہی درگذر کر گئے کیونکہ
بہاگنے کے پیچہے ہونا ہمارا کام نہین تابع ہین نفس رسول کرار غیر فرار عفو کار کے یہہ نہین کہ عمر بہر بار تونکی اگاڑی
اور بہاگتون کے پچہاڑے کہ حال احد اور خندق دونون باتونکا ماہرین کے نزدیک شاہد عادل ہی۔ یہہ جو لکہتے ہین کہ اب
ہم منتظر ہین کہ خدا انکو توفیق جواب دیتا ہی یا دکہین جسنے آگی اونکی صفحہ آشکنے کی اور لا جواب کیا کہ آجتک دندان شکن
کا جواب نہین وہی حقیر اونکی کمر توڑ نیکو کمر بر کمر ہے جیساکہ ہمارے جناب امیر نے اونکی امیر نوصب کو لکہا تہا کہ وہی قوت خداداد
اور وہی فر و ذوالفقار عطای رسول خدا عباد جو خدا و رسول نے ہمکو عطا کی ہی جس سے بدر و حنین مین تیرے بزرگونکو انکی جگہہ پونہچایا
اب بہی برقرار و موجود ہی سو باسوہ اپنی امیر و مولی باب مدینۃ العلم کے ہم بہی شیخ جیو کو لکہتے ہین کہ وہی دست و قلم موفق بتائید
الہی و اسد اللہی برقرار و موجود ہین ہم یہہ لکہنے کو مستقیم اور مہیا ہین واللہ ولی التوفیق ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
— یہہ جو لکہتے ہین کہ ہم مجیب سے کہہ دیتے ہین کہ سوال کا جواب دیجیو اور دشنام آمیز باتین نہ کرے اور شعر لکہتے ہین دہن
خویش الخ یہہ نصیحت اپنی دلمین سوچین کسکے لئے چاہیے ہماری تحریرین کہین دشنام آمیز باتین بتلادین ناحق
کی باتین نہ بتادین دشنام دہی کام بازاریون اجودہیا باسی کا ہی ایسی جوتی پیزار عادت جنت فروشونکی ہوتی
ہی اپنی لکہی ہوئے شعر کے لئے حکم تیر باز گشتہ تصور کرین بلکہ وہ ہمین زر قلب بہی دیتی ہین تو ہم سر اور آنکہون پر رکہین گے
ہم یہہ سمجہتے ہین کہ کچہہ دیا ہی ہمکو ہم سے کچہہ لیا نہین رہی یہہ بات کہ بد چیز دی سو وہ مجبور ہین جو چیز کسیکے پاس ہوگی
وہی دیگا بہر کیف ہمارے وہ معطی ہین ہم اونہین دعای توفیقات نیک و ہدایت اقرار ولایت شاہ ولایت دیتی ہین
والاجابۃ علی اللہ — یہہ جو لکہا ہی کہ اگر مجیب بہی ہمیشہ اختیار کریگا تو ناحق زبان گندی کرنے پڑیگی — یہہ خوب پاکیزہ تقریر
ہی جس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسا پیشہ کسی مجیب کا اونکی حق مین حق ہے ایسی حق پر زبان جاوے کہتے ہین نہین تو ناحق ہی
یعنے چہ الحمد للہ کہ حضرت کے خود اقرار سے حقیقت یہان بہی حق و باطل کے کہل گئی حق یا ناحق زبان گندی کرنے
اونہین مبارک رہی جب ناحق مین ایسی بات کا دریغ نہین تو وقت ضرورت تو زبان بلکہ تمام دو ہی ہان مین دریغ
نہو گا اور حق بتلا دین گے — شیخ جیو کو شرم نہین آتی لکہا تو کیا لکہا دس باتونمین ایک بات کا جواب سو بہی جکڑ ایا
ہوا ناصواب اگر دعوی ہی تو خواہ اجمالی خواہ ہر ایک بات کا جواب لکہو تو ہم اونکو قسم دیتے ہین اونکی بڑی بہی ٹہری کہ

انکی کرو دہان بتلا دین کہ شیعہ ہے سُننے کیونکر ہوسی اُدہر شیخ محمد بخش اونکی جواب بہی دوکانِ جنت فروشی لکہنؤ
مین رکہتی ہین بدستور شیعہ مین یا نہین — ذرا شیخ جیو میدان مناظرہ و مباہلہ مین کسی طرح آجاوین تو تمام
قلعے تحریف اور بہتانین و اتہامات کی اور عملت رام پور سے بہوپال جانیکے اور دیباچہ منتہی الکلام کے نکالدینے
وغیرہ مراتب کے کالشمس فی وسط النہار صغار و کبار پر آشکار ہون شیخ خدا کے واسطے مسجد جامع پر آڑی ہو تو شفقہ حضور
سلطانی سے ہمارے اجازت کا جاری کروادو خلل انداز نہو روز ولیعہد بہادر کے ہان جاتی ہو اور بہکاتے ہو اور بہانہ
باتین بناتے ہو بہلا دلی والے بہی تو دیکہہ لین کہ منکر ولایت شاہ ولایت کا کیونکر منہ کالا ہوجاتا ہے دیکہو
ہم اُسوقت مولای مومنین کے جیسے اُنہون نے جنگ صفین مین فرمایا تہا کہ کیون لوگونکو ہلاک کرواتا ہے ہم تو
سمجہہ لین ہم تمکو اپنی مولینا کے طرف سے اسی طرح لیتے ہین ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور —
المختصر جب یہہ تحریر لکہو گیر شیخ صاحب ہوئے تو شیخ صاحب کو ایسا سرمہ در گلو کیا کہ حضرت جیو سانس نہ لیسکے
اور بقول خویش ایسی چکرائی کہ دم بند ہوگیا یا تو کوسِ لمن الملک اور صدای ہل من مبارز بلند کرتے تہے اور فرماتے
تہی بلکہ یہان تک دعوی کاذبہ کہتے تہے کہ اپنے رسالہ تکذیب مین زبانِ قلم تک لائی ہین معاذ اللہ نقل کفر
کفر نباشد کہ شیعونکو آپہا پار سے تباہ کرین گے کہ چکرا جاوین اور بہنا جاوین اور جہالت اور حماقت اور لاجوابی
انکی ظاہر ہو یا شیخ جیو کی خود یہہ نوبت ظاہر ہوئی سچ ہے بقول مشہور اُلٹا بول قاضی کا پیادہ آدر آسمان کا
تہوکا حلق مین آتا ہے شیخ مقتدی شیوخ فاروقِ ابو جہل ابان باب مدینۃ العلم غلامانِ امام البررۃ و قاتل الکفرۃ
اشداء علی الکفار رہے وہ چکرائی اور وہ بہنائی کہ قلم ہاتہہ مین پکڑنا اور نام مباہلہ کا بہول گئے گہر سے نکلنا چہوڑ
دیا خود شیخ جیو کے بچانے شیخ جیو کو پہٹکار کرنے لگے اور سب خویش و بیگانہ پر ظاہر و آشکار ہوگیا کہ شیخ جیو لوگ دم
بہنگ لگے الغرض جب چار طرف سے شیخ جیو کو ملامت ہونی لگی اور بقول مشہور نوبت تالی پیٹنی کی شیخ جیو کے پیچہے
نمودار ہوئی اور معتقدین اونکی خود فضیحت کرنے لگے کہ پہلے مالنس اگر تمکو مباہلہ اور مناظرہ سے ایسا انکار تہا
تو کیون اسطرح کا دعوی زبانِ قلم پر لائے تہے اور کیون اتنی پہلے مالنسون سے مہرین کروائین تہین تمنے تمام
اہلِ محلہ کی خاک اوڑوائی اور تمام معتقدین کو بچکانونکی اپنی ساتہہ ناک کٹوائی ہو اوسوقت شیخ جیو کو اور کچہہ
فطیر چونہ بن آئی تو یہہ شعبدہ بازی اوٹہائی کہ صاحبو مین تو مباہلہ کو موجود ہون اپنے سخن پر قایم ہون

ہوون لیکن یہہ صاحب جو مناظرہ و مباہلہ کو اوہی مین آنکو تو انکی عمایداہل محلہ داخل دایرہ اثنا عشریہ نہین جانتے بلکہ خود بعض بعض نے یہہ بات مجہسے کہلا بہیجے ہے تو مین اونسی کیونکر مباہلہ کرون — ہرچند اوسیوقت بعضے اونہین کے فی الجملہ ذی شعور و اہل ہوش ہم کیشون نے خود اونکی موہنہ مین شیر مینی دی کہ یہ تلی بالنسں یہہ کیا دہقانیون اور عامیون بازاریون کی سی بات ہی خدا کے واسطے ایسا کلمہ موہنہ سے نہ نکالو کوئی سنیگا تو کیا کہیگا وہ کونسا حمارِ وحشی احمق الحمقا ہوگا جو ایسی شخص کے حق مین ایسا کلمہ کہی جو شیعونکا مرشد کہلاوے اونکا واعظ مشہور ہو مناظرہ اور مباہلہ کو موجود تحریراً و تقریراً سب طرح تم سے حاضر ہہلا کب کوئی ذی عقل و ہوش ایسی مزخرفات کو باور کریگا اور جو کچہہ چاہو سو لکہو پڑہو خدا کے واسطے ایسا کلمہ کبہی موہنہ سے نہ نکالنا کہ جو خورد و کلان اسی سنین گے تو تمکو برا کہا اور دہقانی اور مفتری کذاب کہین گے جو کلنک لگتا تہا سو لگ چکا اب زیادہ رسوا او فضیحت نہو ہرگز ہرگز ایسی بات قلم سے کاغذ تک نہ پونہچانا انکار تصدق خاتم اور نزول آیہ ولایت تو مزا چکہہ چکی لیکن اوسمین صرف خواص مین فضیحت اٹہائی ہی اسمین خواص و عوام خویش و بیگانہ تمام خورد و کلان مین زیادہ تر رسوائی اور فضیحت ہوگی — اوسوقت شیخ جیو نے ایسی مزخرفات کے لکہنے لکہانے سے توبہ کی لیکن بیچارے نون عوام کالانعام اور بہولے بہالے بعض بعض صاحبزادگان قلعہ معلی کو اس قسم کے مزخرفات سے اپنا بیچہا چہڑانے لگی یہانتک کہ بعض بعض شہزادون وغیرہم نے جو انکی گہر پر جاکر دم بند کرنا شروع کیا تو اونسے عذر بعدم مقابلہ و مباہلہ مین ایسی اہلہ فریبی سے بیچہا چہڑاتے اور بہکاتے تہے سو حقیر نے بمصداق دروغ گو را تا بخانہ اشکی اظہار بیوفائی اور قطعی کشائی فریب پردازی کے لئے ایک محضر استشہاد مرتب کیا اور سادات و مومنین متقین اکمل الایمان الدین کے مواہیر سے فی الفور مزین کرکے کذب کاری شیخ فرار و شیخ کذاب مدعی کاذب کی کالشمس فی وسط النہار ظاہر و آشکار کردی لیکن اس شرم و حیا اور دعوی عدل و ایمان کو مدعی کاذب کے دیکہا چاہیے کہ اپنی حمقا بچکانو نکو یہہ اس طرح بہکانے لگا کہ جناب مجتہد العصر کے مہر اس استشہاد پر ہو تو قابل اعتماد ہو المختصر چونکہ حجت غلامان مولا حجت اللہ کے ہمیشہ غالب ہی اور بفحوای مضمون لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا معاندین مومنین و مولا مومنین کو کبہی مومنین کاملین پر غلبہ نہین ہوسکتا ہمیشہ حجت بالغان حجج اللہ کی بمصداق الحق ابلج والباطل لجلج غالب ہتی ہے حقیر نے واسطے اتمام حجت کے اوس استشہاد کو دار الہدایۃ اجتہاد مین فوراً بہیجدیا یہانتک کہ استشہاد

مرقوم مزین بمواہیر حضرات بابرکات مجتہدین ادام اللہ برکاتہم وغیرہم عماید مومنین کمل وہان کے بہی ہامعو
آبانت تو شیخ مدعی کاذب اور اونکی ہم کیشون کے مونہہ پر ہوائیان اوڑنے لگین اور سیاہی قلب چہرہ پر نمایان
ہونے لگی اوسوقت تمام کذب کاریان اور ابلہ فریبیان اور تمام فریب بازیان اور دہوکہ اندازیان اور زاغ پائیان
اور خواتز خائیان شیخ فرار و مدعی کاذب کے سب خوب دو کلان خویش و بیگانہ پر کہل گئین اور بحول و قوت و تائید
الٰہی بتصدق مولائے غالب کل غالب بمصداق الیوم یئس الذین کفروا تمام ہم کیش و اخوان الشیاطین شیخ مدعی کاذب کے
مایوس و زرد رو بلکہ سیاہ رو ہوگئے اور بمقتضائے قد جاء الحق وزہق الباطل اور یومئذ یفرح المومنون مومنین کاملین
حزب اللہی فرحان و شادان ہوے شیخ فرار و مدعی کاذب کو خود معتقدین او رجگانے اونکی تہوڑم تہر اکرنے لگے
حقیر نقل اوس استشہاد کے بہی مع مواہیر واسطے صغرا شکنے اور ظہور کذب و نفاق شیخ فرار و کذاب کے لکہدیتا ہے
وہو ہذا بسم اللہ الرحمن الرحیم لاتکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ اثم قلبہ
ومن اظلم ممن کتم شہادۃ عندہ الآیہ اما بعد باعث تحریر ایں وثیقہ صادقہ مصدق
حقیت دین حقہ کا یہہ ہے کہ مصنف منتہی الکلام عدو مبین مذہب حقہ ائمہ انام و ذریت طاہرین حضرت
ختم المرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام جو کہ پہلے منکر تہا مباہلہ کا اور عذر وجود معصوم پیش کرتا تہا جناب زبدہ
خاندان مرتضوی مولوی سید رجب علیخان بہادر سے فرار از مباہلہ اختیار کیا تہا اور جب وہ اسی لیس ولعل
کرکے اپنی وطن مالوف کو تشریف فرما ہوئے تو اب آٹہوین مہینے پہر لوای غدر و مکر نصب و خروج بلی بہنگ
و جہل بندای استعداد مباہلہ علی العموم بلند اور برپا کیا اور ایک رسالہ اپنی شاگرد کے نام سے خرافات و
مذمت مذہب حقہ مین جاری کیا کہ کوئی دقیقہ ہتک عزت عترت نبوی اور مذہب حقہ اثنا عشری اور سادات
حسینیہ و خواص و عوام مومنین آل یسین مین نہین چہوڑا جسکا جواب اس حقیر اضعف العباد ابو ترابی شہامداد
عفی عنہ کمترین زلہ خواران نعمای ہدایت وارشاد جناب مجلسی زمان وحمید دوران زبدۂ موالیان مولای
مومنان محیی ملت حقہ اثنا عشر حضرت استاذی و مولائی جناب مولینا مولوی محمد باقر صاحب دام برکاتہم نے
اوسکی رد و مزخرفات مین باجابت ندای ہل من مبارز اوس لشکری سر گردگان الف شہر کے جاری کردیا
اور اوس شرطۃ الخمیس یعنی عدی و بنی تیم و بنی امیہ کے پاس بہی بہیجدیا کہ اب بہی لوایان مباہلہ نصب العلم
جناب غلام یاد وفا کو بہی سید بنلادین گے اور کچہہ تعجب نہین کہ اونہین کی دعوی ذریتی سے یہہ دعوی

و شیعیانِ مولائی کرار غیر فرار ہوتر ابیانِ حجت الٰہی موجود و مستعد ہین ۔ اور چونکہ جناب مولینای ممدوح
اس حقیر کے اعظمِ اعاظم و حب التعظیم ہین اور وہ نہایت مستعد اور مولع مباہلہ آسلئی یہہ حقیر اونپر تقدیم ترک
داب ادب جانتا ہی چنانچہ یہ تمام حال اور اقرار اونکا بتصریح موقف و مقامات مباہلہ مفصل بےکمسر لکہہ دیا
سو چونکہ اوس فرار ہیر و فراریانِ احد و صفین نے پہر بدستور مومنینِ مخلصین مولائے کرار غیر فرار کو مستعد اور
مہیا پایا اور علم و فضل جناب مولینا کو خوب جانتا ہی اور سمجہتا ہی کہ اونسے مناظرہ مین بہی پس پا ہوگا اور مباہلہ
مین بہی خوف اور قطعی نقصانِ جسم و جان منکرِ ولایت مولائے انس و جان انجام کو ہی سو انجانے نکو بہگاتا ہی اور
پہر عذر ہای لنگ عذر مکر و بہ بازیون سی پیش لاتا ہی اور بہ بہانہ زور و فریب ظاہر کرتا ہی کہ جناب مولینا کو خود
اونکی بعض عماید اہل نحلہ داخل دایرہ اثنا عشریہ نہین گنتے بلکہ خارج جانتی ہین غرض اس مکر و فریب سے اپنا پیچہا
چہڑانا چاہتا ہی اور جانتا ہی کہ نہ کوئی اور اوٹہیگا نہ مقابلہ ہوگا اور اپنی زعم مین عذر معقول جانتا ہی ہر چند یہہ
خیالِ محال و حجت باطلہ عذر لاطائل اوسکا سراسر لغو دبی اصل ہی وہ اپنی ہان کی جبر کیوی ہی اور شرارت وی آپس کی ضد
و منازعات مین سب جگہ ایک دوسرے کو ہر کچہہ کہتے ہین ۔ ظاہر ہی کہ معاذ اللہ جناب مولینا جلیسے مشہور زبدہ موالیان
مولای مومنین محیی دین حقہ اثنا عشر ائمہ طاہرین کو کوئی بشر مخالف و موالف بجز مومن دل سے ولیسا
کہی یا جان سکتا ہی جیسا کہ وہ شقی اپنی عقب گذاری کے لئے ظاہر کرتا ہی بلکہ جو عظمت و خلوص جناب مولینا ظاہر و
باہر ہے سب مومنین بلکہ غیر مومنین تک بہی خورد و کلان رطب اللسان ہین اور کہ وہ مقر خلوص اتقاد ایمانی
جناب مولینا ہین علی الخصوص ظہور پر اس سانحہ کے کہ بعد صد ہا سال نمودار ہوا ہی اور جناب مولینا اس حال اور اس
زمانہ مین بہی اس امر پر مستعد او معین دین حقہ کہ جو مومن با صفا مخلصین شیعیان و اہل ولای مولای مومنین
سے ہی اب زیادہ مقر فضل و کمال عدل و ایمانی مولینای ممدوح ہی خاص و عام کے زبان بر دل سے جاری ہوتا ہے
کہ مولانای ممدوح خلوص ایمان و یقین و حرارت دین و اشاعت مذہب حقہ ائمہ معصومین مین آج یہان لاثانی ہین
او مفتری خروج مدعی کاذب ہی سو اس ضعیف العباد کی رای مین کوئی طریقہ اس سے بہتر نہین معلوم ہوا کہ یہ قرطاس
صداقت اساس بتصدیق اس التماس کے بمواہیر تمام عماید سادات و مومنین دام عزہم مزین ہو جاوے جس سے کہ صاف تکذیب
اوس مفتری او مدعی کاذب کے سب خورد و کلان پر ظاہر و باہر ہو جاوے تا حجت اہل حق سب طرح تمام ہو جاوے

محمد اکبر شاه بادشاه غازی
قلندر علیخان بهادر فدوی
افضل الدوله

قاضی محمد علی حیدر علی ولد

کاظم علی بیگ

آغا محمد رضوی ۱۲۶۰

میر داود رضوی سنه

غلام علی

یا مظهر العجایب

جوهر

رجب خان

مرزا صفدر علی	محمد نادر علی بیگ	رضی ضیا عباس رضا	بنده علی	میر سجاد حسین عبده	سید باقر علی الحسینی
میر یوسف علی	مرزا افضل بیگ علی	رضا خان سید ابوطالب	فیض علی ... دنیا و دین	میر قاسم علی	حیدر علی
مرزا عبد الله بیگ	مصطفی خان	میر فضل علی	میر کاظم علی	جهبو خان	نواب یعقوب علی خان
کرامت علیخان	جعفر علی خان ولد حاجی علیخان	مرزا جان بیگ	میرزا امیر بیگ	میر امداد علی	میر ولایت علی
ببو خان	میرزا جلال الدین حسین	امام خان	رضا علی	شیخ حسین بخش	حیدر حسین
مرزا امیر علی بیگ	ضیاء الله بیگ	میر بنگلے	ابراهیم بیگ	مست علی بیگ	سید امیر علی

ابراہیم علیخان بہادر انتخاب الدولہ	شکوه بهادر ابن شاه عالم بادشاه غازی خسرو شکوه بهادر ابن مرزا محمد سلیمان نصیر الدین حیدر بهادر ابن مرزا محمد مرزا محمد سعید الدین حیدر بهادر ابن مرزا محمد	الساجدین غلام سید خلف مرزا محمد خسرو شکوه بهادر

مہر خلف الصدق نواب لطف علیخان مرحوم — مہر نبیرہ مرزا سلیمان شکوہ بہادر

ولد میر حسن علی میر سید علی	میر نیاز علیخان	محمد رضا خان	محمود علیخان سید	شیخ اکبر علی	میر نجف علی
داروغه	رئیس دہلی	جاگیردار	جاگیردار	وثیقہ خوان شاہی	سید رضوی
عظمت الله	محمد بیگ	میر مظہر علی	میر جان	میر محمد حسین	آغا جان
داروغه	جاگیردار	سید رضوی	سید رضوی	سید موسوی	رئیس دہلی
سید بہادر علی	ولد میر غلام احمد میر غلام عباس	زین العابدین غلام خاص	میر سنگی ولد میر علی بخش	ولد مرزا محمد علی مرزا احسن	سید محمد کاظم علی
رضوی	رضوی	نقوی	رضوی	داروغه	موسوی
سلطان علی	احمد علیخان	محمد حسین بیگ	علی نقی خان	میر دہی ولد میر امین الدین	عباس بیگ
سید بنو	کاظم علیخان ولد قلندر علیخان	محمد مراد	نواب مرزا علیخان	محمد افضل بیگ	میر حاجی احمد
رضوی	ٹھیکہ دار	داروغه	از امرای شاہی	رسالہ دار	مہر خلف نواب قلندر علیخان بہادر
میر حسین مرزا	دولت دنیا و دین گرد غایت حسین	نبیرہ مرزا عسکر ... عبدہ محمد علی	میر احمد علی ولد مرزا علی	ولد سید امیر علی سید احسان علی	سید منور علیخان

فدا علی	ولد خواجہ ... خواجہ ...	سید نثار علی	میر منور علی	میر لطف علی	میر محمد علی	سید محمد فاضل	حکیم خان	سید ...

سید محمد مہدی عالیجان	سید محمد خورشید علیخان	سید محمد جعفر حسن خان	سید محمد ظفر حسین خان	غلام عباس	میرزا منیر	میر دوست علی	میر ببر علی	میر بخشش علی
میر امداد علی	عزیز آغا	حاجی مومن	حاجی حاملن	محمد علیخان	میر حسین علی	سید فضل علی	سید معصوم علی	غلام عباس رضوی
سرگروہ محمد شاہ	میر اشرف علی	فرزند علی	میر علی حسن	امجد بیگ	رضا یار علی جان علی	محمد حسین	میرزا ابو علی خان	سید مظفر علی
تہماز بیگ	میر سعادت علی	میرزا محمد	دلاور علی	ہاشم خان	محمد منیر	سجاد علی	شمشاد حسین	غلام مرتضی
میرزا حسن	آغا علی	میرزا قدرت اللہ	محمد تقی	خواجہ حسن	شیخ وزیر اللہ	ولی اللہ	ابو الحسین	احمد خان
علی اکبر	محمد ناصر خان	محمد حمید	آغا جعفر	آغا اسمعیل	ظہور حسین	سید حیدر علی شاہ	سید غضنفر علی	سید منور علیخان

نظر بر اختصار حذر از عن الطوالت بہت مہرین اور اسماء دستخطی گروہ کثیر و جم غفیر چھوڑ دی جاتی ہین اور ہر چند مہرین مہر جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر کی و سطی دندان شکنی اور ظہور روسیاہی کذاب کذابی کی کافی اور وافی تہین لیکن نظر لحاظ جواب بصورت المثرا اکثر روساء و عماید خواص و عوام کی بہی لکہدی گئین کیونکہ ان لوگون نے اپنے سیاہ اعمال مین مہرین بہی پیش کین تہین لیکن اتنا فرق ہی کہ وہان کذب و فریب ناحق ہی اور یہان راستی و درستی حق ہی القصہ مختصر کہ جب یہہ مضمون شایع ہوا تو بعض شاہزادہ والاتبار وغیرہ کا اختیار مذہب حقہ شیعہ صاف ظہور کذب اور فرار شیخ فرار پر منحصر تہا کہ بیستر مذہب حقہ اور بہت گوشی جناب مولینا پر ہوئے اور شیخ فرار اور مدعی کا ذ علمائے تمام بجگانے اور کوچک ابدال اونکی سب خورد و کلان مین کاذب و کذاب ظاہر ہو گئی - غرض در حقیقت یہہ اشتہار موہوم اسکی قلع و قمع بنیاد زور و فریب اور ظہور کذب روسیاہی افرستانی شیخ کاذب تمام عوام اخوان الشیاطین کذاب یک گز دو فاختہ بلکہ صد بلکہ ہزار فاختہ کہا جاوی تو بیجا نہین اور زیادہ سیاہی الا ان حزب اللہ ہم الغالبون مولائیون کی انکار غضب خدای قہار جانا چاہیے الحمد للہ علی احسانہ لقد رجع الحق علی مکانہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ وآلہ الطاہرین المعصومین حجج اللہ علی العالمین ولعنۃ اللہ علی اعدائہم اعداء المومنین ومکفری المومنین واللعن المومنین الی یوم الدین اللہم صل علی محمد وآلہ الطاہرین وعاد من عاداہم واخذل من خذلہم وانصر من نصرہم آمین یا رب العالمین بحق محمد وآلہ الطاہرین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین

تمت